ہی اور بچا ہی بالون کا اسمین چار دقیقے ہین پہلا دقیقہ عقیقے کی لفظ کی معنی کی بیان مین جاننا چاہیے کہ عق کی لفظ جو عین کی زبر اور قاف کی تشدید کی ساتھ ہی اسکی معنی لغت مین پہاڑنا اور لڑکی کیطرف سی قربان کرنا اوسکی پیدا ہونی سی پہلی ہفتی مین اور ماکی پیٹ کی بال جو لڑکی کی سر پر ہوتی ہین دور کرنا اور عقیق جواہر کی وزن پر ہی اور عقہ عین کی زیر اور قاف کی تشدید کی ساتھ اور عقیقہ سفینہ کے وزن پر انسان اور حیوان کی بچی کی بال اور عقیقی کی معنی اونٹ کی بچی کی بال کی بہی ہین اور بکری مینڈہا جو پہلی ہفتی مین لڑکی کی لیی قربان کرین یہ مضمون قاموس اور صراح کا ہی اور سفر السعادۃ کی شرح مین ہے کہ ابو عبیدہ اور اصمعی وغیرہ علما کی نزدیک مختار یہ ہی کہ عقیقہ اصل مین اون بالونکا نام ہی کہ پہلی پہل لڑکی کی بسر پر جمتی ہین اور پیدا ہونیکی وقت موجود ہوتی ہین اور اون بالون کا نام عقیقہ اسواسطی رکہا کہ عق کی معنے پہاڑنا اور یہ بال گوشت اور چمڑا پہاڑکی نکلتی ہی ہین پہر اب مجازا اوس جانور کا نام عقیقہ رکہدیا جو لڑکی کی لیی ذبح ہوا اسواسطی کہ لڑکی کی سرکی بال اس جانور کی ذبح کا سبب ہین تو اس سبب سی مسبب کا جو نام تہا وہ مسبب کا ٹہرایا سو اب یہ مجازی معنی ایسی مشہور ہوگیی کہ عقیقی کی لفظ بولتی ہی جہٹ پٹ وہ جانور ہی بوجہا جاتا ہی اور ابن عبد البر نی نقل کی کہ امام احمد نی اس معنی کا انکار کیا اور کہا کہ عق کی معنی قطع کی ہین چنانچہ ماباپ جب اولاد سی قطع کرتی ہین تو اوسکو عقوق والدین بولتی ہین اور ذبح کی معنی گردنکی رگ کاٹنا تو عقیقی کے معنی وہیہ ٹہری عام لفظ کا استعمال خاص مین کیا حقیقۃ العقیقہ مین مفاتیح الجنان سی نقل کرکی لکہا ہی وہی ای العقیقۃ الشاۃ المذبوحۃ علی ولادۃ المولود من العقۃ بالکسر وهی الشعر الذی تولد علیه مولود من الناس والبهائم ثم سمیت الشاۃ بها الذبحها عند حلقه فی الیوم السابع کذا فی مختار الصحاح وفی عقد اللآلی العقیقۃ هی ان تذبح شاۃ عند الحلق اذا اتی علی الولد سبعة ایام وفی المرقاۃ نقلا عن المغرب العق الشق ومنه عقیقۃ المولود وهی شعره لانه یقطع عنه یوم اسبوعه وبها سمیت الشاۃ التی تذبح عنه وفی شرح المقدمۃ العقیقۃ لغۃ شعر راس المولود وشرعا ما یذبح عند حلق شعره وفی شرح الاوراد العقیقۃ اصلها الشعر الذی یکون علی راس الصبی حین یولد وانما سمیت الشاۃ التی تذبح عنه فی تلک الحال عقیقۃ لانه یحلق عنه ذلک الشعر عند الذبح ویسمی الشیء باسم غیره اذا کان مجاوراله خلاصہ مطلب اس عبارت کا یہ ہی کہ عق کی معنی پہاڑنا اور عقیقہ اون بالون کو کہتی ہین کہ لڑکا اونکو لیی پیدا ہوتا ہی پہر اب جو بکری اون بالون کی موندنی کی وقت ذبح ہوا اوسکا نام عقیقہ رکہدیا دوسرا دقیقہ اسمین دو نکتی ہین پہلا نکتہ اسمین وہ حدیثین ہین جنمین عقیقی کی فضیلت ہی سو سننا چاہی کہ صحیح بخاری مین سلمان ضبی کے بیٹی سی روایت ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ مع الغلام عقیقۃ فاهریقوا عنه دما وامیطوا عنه الاذی یعنی لڑکی کی ساتھ عقیقہ ہی سو گراؤ اوسکی طرف سی خون اور دور کرو اوس سی ایذا

[illegible]

چیز و فی المرقاة اميطوا عنه الاذى اى بحلق شعره وقيل بتطهيره عن الاوساخ التي تلطخ به عند الولادة وقيل بالختان وهو حاصل كلام الشيخ توربشتی یعنی مرقات مشکوۃ کی شرح مین ہی کہ مراد ایذا کی چیز دور کرنی سی لڑکی کی سر کی بال منڈوانا ہی اور بعضون کی نزدیک اوسکی تولد کی وقت کی آلایش پوچھنا اور پاک کرنا اور بعضون کی نزدیک اوسکا ختنہ کرنا اور یہی شیخ توربشتی کا مذہب ہی اور ابو داؤد نے ام کرز رضی اللہ تعالی عنہا سی روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عن الغلام شاتان وعن الجارية شاة ولا يضركم ذكرانا كن او اناثا یعنی لڑکا پیدا ہونی مین دو بکریان چاہیین اور لڑکی مین ایک اور اس مین کچھ تمہارا نقصان نہین کچھ ذکر ہون یا مونث اور امام ترمذی نی کہا کہ یہ حدیث صحیح ہی یہ سب مشکوۃ مین ہی اور انس بن مالک نی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نبوت کی بعد اپنا عقیقہ کیا لیکن حدیث کی شرح کرنی والون نے لکھا ہی کہ اس حدیث کی اسناد مین ضعف ہی اور جامع الاصول مین ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نی سمرہ بن جندب سی روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا كل غلام رهينة بعقيقته يذبح عنه يوم السابع ويسمى ويحلق راسه یعنی ہر ایک لڑکا اپنی عقیقی پر گرو ہے کہ ساتوین دن اوسکی پیدا ہونی سے ذبح ہو اور اوسکا نام رکھا جاوی اور اوسکی سر کی بال مونڈی جاوین جاننا چاہیئے کہ مرتہن کے لفظ جو حدیث مین ہی اوسکی معنی مرہون کی ہین اس واسطی کہ مرتہن اوسکو کہتی ہین جو اپنی پاس چیز گرو رکھی اور جو چیز گرو رکھی جاوے اوسکو مرہون اور رہن اور رہینہ کہتی ہین اب اس مقام پر ایک سوال ہے جو طلب کی قابل وہ یہ ہی کہ باوجودیکہ لڑکا عاقل بالغ مکلف نہین کہ اوسپر احکام شرع جاری ہون اور عقیقہ کرنی مین ثواب اور ترک مین مواخذہ ہو پھر یہ جو حدیث مین فرمایا کہ ہر ایک لڑکا اپنی عقیقی پر گرو ہی اسکا کیا مطلب تو اس سوال کا جواب کئی طور پر ہی اول یہ کہ امام احمد حنبل نی اس حدیث کی معنی یون بیان کئی کہ عقیقی کے تاکید اور زجر اور نکرنی پر وعید سی مراد یہ ہی کہ اگر لڑکی کا عقیقہ نکرین اور وہ لڑکا لڑکپن مین مر جاوی تو قیامت کی دن اپنی ماباپ کی شفاعت نکریگا تو جیسے گرو کی چیز بند ہوتی ہے اور اس سی فائدہ لینا منع ہوتا ہی ویسا ہی لڑکی کی شفاعت بند اور ممنوع ہوگی ماباپ کی حق مین اور رہن کی معنی لغت مین حبس اور منع کے ہین طیبی نے لکھا ہی کہ تعجب نہین کہ امام احمد نی یہ معنی صحابہ تابعین سے سنی ہون اور وہ خود بڑے مجتہدون مین ہین تو ہمکو لازم ہے کہ اونکا قول مانین اور اونکی حق مین نیک گمان کرین اور شیخ توربشتی نی اس مضمون مین خلل نکالا ہے

ام کرز نام کا [illegible]
اور سکون رہتی [illegible]
[illegible]
حضرت [illegible]
[illegible] حدیث [illegible]
[illegible] روایت [illegible]
[illegible]
[illegible] حدیث [illegible]
[illegible]
مضمون [illegible]
مین ہی [illegible]

بہ الصداق ایسرہ یمنا

بکو صحیح بتلایا اور کمتر حد مہر کی

مقرر نہین اور اوسکی تفصیل تحفۃ [illegible] جاتی بلکہ اسمین جو فرق ہی سو بڑی لوگ درکنار ادنی آدمی جان سکتا ہی

نجاست نہین **فائدہ** مصنف ذریت [illegible] العین سی سنی ہونگی یہ تو ایک ترغیب کی بات بیان کرتا ہی جسکے

سنکے [illegible] ومماتی مقلدونکو چاہیی مجتہد جو خود محقق ہو وہ کیون مانی فی شرح المقدمۃ

ومحیای ومماتی للہ رب العالمین [illegible] لم یعق عنہ لم یشفع فی والدیہ یوم القیمۃ وفی مرقاۃ

وفی التعین بالتعیین واعتبار الناس علی اقوال واجودھا ما قالہ احمد بن حنبل معناہ

بہی لحاظ [illegible] لم یشفع فی والدیہ وروی عن قتادۃ انہ یحرم شفاعتہما

ومن لاریب فی ان الامام احمد بن حنبل رحمہ ما ذہب الی ہذا القول الا بعد ما اطلع من الصحابۃ والتابعین علی انہ امام من الائمۃ الکبار فیجب ان یتلقی کلامہ بالقبول وتحسین الظن بہ انتہی وفیہ ان الحکم بتلقی ہذا المعنی من الصحابۃ والتابعین من علم الغیب وان وجوب قبول کلامہ انما یکون بالنسبۃ الی مقلدیہ لا بالنسبۃ الی العلماء المجتہدین الذین خرجوا عن ربقۃ التقلید ودخلوا فی مقام تحقیق الادلۃ والتایید اس عبارت کا مطلب یہی ہی جو اوپر لکھا گیا اور دوسرا جواب یہ ہی کہ اس حدیث کی معنی یہ ہین کہ جبتک لڑکی کا عقیقہ نہو جاوی تب تک اوسکا نیکیان حاصل کرنا اور آفتون سی بچنا اور اچھی اچھی صفتین اوسمین جمع ہونا بند اور موقوف رہتا ہی تیسرا جواب یہ ہی کہ لڑکی کا ایسا حال ہی جیسی کوئی چیز گرو ہوتی ہی کہ جبتک اوسکی عوض کا مال ندی لو تب تک اوس سی نفع لینا درست نہین سو ایسی ہی لڑکی کا جبتک عقیقہ نکرلو تب تک اوسی پورا فائدہ نہین اسواسطی کہ اولاد اللہ تعالی کی جناب سی ایک نعمت عنایت ہوتی ہی سو اوسکا شکر واجب ہی یہ معنی حدیث کی شیخ توربشتی نی اختیار کیی اور یہی شرح سفر السعادۃ مین شیخ عبد الحق نی لکھا ہی افاد مولانا علی القاری رح فی شرحہ للمشکوۃ ویحتمل انہ اراد بذلک ان سلامۃ المولود ونشوہ علی النعت المحبوب بالعقیقۃ وقال الشیخ توربشتی معنی الحدیث ان الطفل کالشیء المرہون لا یتم الانتفاع والاستمتاع بہ دون فکہ والنعمۃ انما تتم علی المنعم علیہ لقیامہ بالشکر وطریقۃ الشکر فی ہذہ النعمۃ ما سنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو ان یعق عن المولود شکرا للہ تعالی وطلبا لسلامۃ المولود یہ عبارت مرقات شرح مشکوۃ کی ہی اس کا حاصل مطلب یہ ہی کہ لڑکا اللہ تعالی کی دی ہوئی نعمت ہی اوسکا شکر ادا کرنا چاہیی اور اس نعمت کا شکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی عقیقہ ثابت ہوا ہی کہ اس مین اللہ کا شکر اور لڑکی کی سلامتی کی طلب ہی **دوسرا نکتہ**

بیان اسکا کہ اولاد نعمت ہی اوسکا شکریہ عقیقہ مقرر ہوا

دوسرا نکتہ

---

بیچ اختلاف کی بیان مین کہ لڑکی لڑکا دونون کا عقیقہ برابر ہی یا مختلف مطلب یہ کہ لڑکی لڑکا دونونکی لئی ایک ایک بکری چاہیی یا یہ کہ لڑکا ہو تو دو بکریان اور لڑکی ہو تو ایک بکری درکار ہی سو اکثر علما کی نزدیک مختار یہ ہی کہ لڑکا ہو تو اس مین دو اور لڑکی کی تولد مین ایک بکری ذبح کرین اور اسی پر اہل علم

عمل کرتی رہی یہی مذہب بہت قوی اور بیشک یہی سو اسطی کہ یہ مذہب [illegible] قیل [illegible] عن
یعنی لڑکی پر دو بکریان ذبح ہون بہت قوی اور صحیح ہی
ترمذی سی نقل ہی کہ اس معنی کی حدیث کی روایت [illegible] و هو حاصل کلام الشیخ
کہ مراد انکی [illegible] دور کرنی سی لڑکی :
و سمرہ و ابو ہریرہ و عبداللہ بن عمرو و انس و سلمان بن عامر تولد کی وقت کی آلایش پوچھنا
کی ہی اور امام ترمذی کی حدیث حسن صحیح ہی اور بعضی عالم کہتا انتہی شیخ تورپشتی کا مذہب ہی اور
ایک بکری ذبح کرین چنانچہ یہ مضمون حقیقۃ العقیقہ مین موجود ہی [illegible] شاۃ
الغلام شاتان و عن الجاریۃ شاۃ و بہ قال جمع و منہم الشافعی و سوی قوم بین الغلام و الجاریۃ علیہ وسلم
عن کل شاۃ و هو قول مالک اور بعضی علما ایک بکری ذبح کرتی ہین دو حدیثون کی سند لاتی ہین
پہلی حدیث یہ ہی عن محمد بن علی بن حسین عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم قال عق
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الحسن شاۃ و قال یا فاطمۃ احلقی راسہ و تصدقی
بزنۃ شعرہ فضۃ فوزناہ فکان وزنہ درہما او بعض درہم رواہ الترمذی و قال ہذا حدیث
حسن غریب و اسنادہ لیس بمتصل لان محمد بن علی بن حسین لم یدرک علی بن ابی طالب کذا
فی مشکوۃ المصابیح یعنی امام محمد باقر امام زین العابدین کی بیٹی امام حسین رض کی پوتی نی علی ابن ابی طالب
سی روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی امام حسن کا عقیقہ ایک بکری سی کیا اور حضرت فاطمہ زہرا رض کو
فرمایا کہ اسکا سر مونڈوا اور بالون کی برابر چاندی خیرات کر سو تولی تہی وہ بال تو ایک درہم بہر نکلی اور یہان
راوی کو شک ہی کہ حضرت علی نی ایک درہم بہر فرمایا یا کچہ کم یا اسکو حضرت علی نی تخمینا فرمایا ہو اصل حال
خدا جانی اس حدیث کی راوی ترمذی ہین اور ترمذی نی کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہی اور اسکی اسناد
متصل نہین اسواسطی کہ امام محمد باقر نی حضرت علی کو نہین پایا یہ مضمون مشکوۃ کا ہی اس حدیث سی صاف
معلوم ہوا کہ عقیقہ لڑکی کا ایک بکری ہی فی المرقاۃ نقلا عن شرح السنۃ اختلفوا فی التسویۃ
بین الغلام و الجاریۃ فذہب قوم الی التسویۃ بینہما بان یعق عن کل واحد منہما شاۃ واحدۃ
لہذا الحدیث و عن ابن عمر رض یعق عن الذکور و الاناث شاۃ و مثلہ عن عروۃ بن
زبیر و هو قول مالک یعنی مرقاۃ مین شرح السنہ سی نقل کیا ہی کہ لڑکا لڑکی کی برابری مین لوگون کا
اختلاف ہی سو ایک گروہ تو برابری کی طرف گئی ہین اور انکی دلیل یہ حدیث ہی کہ ابن عمر سی روایت ہی
کہ مذکر اور مونث کی عقیقی مین ایک بکری ذبح کی جاوی اور ایسی ہی عروہ بن زبیر سی روایت ہی
اور یہی امام مالک کا قول ہی اور دوسری حدیث یہ ہی عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عق عن الحسن و الحسین کبشا کبشا رواہ ابو داود
و عند النسائی کبشین کبشین کذا فی المشکوۃ یعنی ابن عباس نی روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم

یر الصَّدَاقِ اَیْسَرُہٗ بعث
مبکو ہیج بتلایا اور کمتر حد مہر کی
مقرر نہین اور اوسکی تفصیل تحفہ ۱۲ کا عقیقہ ایک ایک دنبی سی کیا اور نسائی کی روایت مین دو دو
لبنا یشں نہین، فائدہ مصنف [illegible] علمانی کئی وجہ سی جواب دیا ہی پہلی وجہ یہ کہ حضرت حسنین کے
نُسُکِی ویرا و پیسر کاہی [illegible] وما [illegible] کیا اسواسطیکہ حضرت امام حسین کا تولد جس سال جنگ احد واقع
وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کی برس امام حسین پیدا ہوی اور امام کرنے کی حدیث ہجری کے
و فی التعین بالتعیین و اعتبار ال ہوئی تب کی ہی اور یہ بات ظاہر ہی کہ پچھلی حدیث پہلی سے
بہی لحاظ یہ سند ٹہیک ہوئی دوسری وجہ یہ کہ پیغمبر کا قول پیغمبر کے فعل سی زیادہ قوی اور پوری
دلیل حکم کی ہی کیونکہ فعل کبہی حضرت کو خاص ہوتا ہی اور کسیکو ویسا کرنا درست نہین ہوتا بخلاف قول کے
کہ اوسمین کسی شخص کی خصوصیت کا احتمال نہین مگر ہان جب حضرت جو کسیکو خاص کردین تو وہ بات جدی ہے
تیسری وجہ یہ کہ پیغمبر کی فعل سی فقط اتنی بات ثابت ہوتی ہی کہ یہ کام جائز ہی برا نہین اور قول سی معلوم ہوتا ہے
کہ یہ کام مستحب ہی اسواسطیکہ شارع جس کام کا حکم کرے اوسکا کم سی کم درجہ یہ ہی کہ مستحب ہو چوتھی وجہ
یہ کہ اللہ تعالی نی مرد کو عورت پر بڑائی دی ہے چنانچہ میراث مین مرد کا حصہ عورت سی دونا مقرر کیا
ایک مرد کی گواہی دو عورتونکی برابر ٹہرائی اور نماز مین عورت کی امامت درست نہین عورت کو ملک کی
ومت اور امامت کا حکم نہ کیا تو ضرور ہوا کہ عقیقی مین بہی مرد عورت مین فرق اور
متیاز ہوا اور یہ فرق دو ہی طور سی ہو سکتا ہی ایک یہ کہ لڑکے کے لیے عقیقہ ہو اور
لڑکی کی سیلے نہو جیسے مرد کی امامت درست ہی عورت کی نہین دوسری یہ کہ لڑکے کے
تولد مین دو بکریان ذبح ہون اور لڑکی کی تولد مین ایک ذبح ہو سو پہلا طور تو ہو نہین سکتا
اسواسطیکہ لڑکی کی عقیقی کی مقدمی مین حدیثین موجود ہین تو باقی رہا دوسرا طور تو اس
تقریر سے ثابت ہوا کہ جن حدیثون مین لڑکے کی تولد مین دو بکریان اور لڑکی کے تولد مین ایک
بکری ثابت ہوتی ہے وہ راجح اور قوی ہین اور یہی مطلب ہی یہ سب مضمون سفر السعادۃ کے
شرح مین شیخ عبد الحق دہلوی نے لکہا ہے پانچوین وجہ یہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
حضرت امام حسن رض کی تولد مین جو ایک بکری ذبح کی تو اس سی فقط اتنا معلوم ہوا کہ
ر لازم نہین ہی کہ دونون بکریان پیدا ہونیکی ساتوین دن ذبح کرین تو بس اسمین
تمال ہی کہ آنحضرت نی ایک بکری امام حسن کی تولد کے دن ذبح کی ہو اور دوسری
ہ ساتوین دن یہ مضمون مرقاۃ کا ہے اور محققون نی اس مقام پر یہ اختیار کیا ہی کہ بہتر
ر افضل تو یہ کہ لڑکے کی سیلے دو بکریان ہون پہر اگر ایک ہی ہو تو بہی جائز ہی اور لڑکی کی واسطی ایک ذبح
رنا اور جانا چاہیے کہ لڑکی کی تولد سی بہت خوشی نکرین اور لڑکی کی تولد مین غمگین نہووین کہ لڑکیونکا ثواب بہت ہی
بہت لڑکون والون نی آرزو کی ہی کہ کاش ہماری لڑکا نہوتا لڑکی ہوتی یہ مضمون مسائل اربعین اور سراج المنیر کا ہے

تعالی [illegible] فی الحیات [illegible] علیہ الصلوۃ والسلام [illegible] یعنی [illegible]

[illegible] زینت [illegible] دنیا مین [illegible] اولاد [illegible] حضرت [illegible]

[illegible] مشکوۃ المصابیح [illegible] بالبنات [illegible]

اناثا [illegible] الذکور [illegible] جسکو چاہتا ہی مونث دیتا ہی اور جسکو چاہتا ہی مذکر دیتا ہی سو مونث کی مقدم کرنی سی معلوم ہوا کہ لڑکیون کی تولد مین بہت سا خوشحال ہونا چاہیے ۱۲

تیسرا وثیقہ

تیسرا وثیقہ اس بیان مین کہ عقیقہ سنت ہی یا واجب سو جاننا چاہیے کہ ام
حنبل رح کی نزدیک عقیقہ سنت ہی شرح مقدمی مین ہی العقیقۃ سنۃ وقیل بتطہیلوہ عن
عقیقہ سنت موکدہ ہی اوکی حدیث کی دلیل سی اور سوا اسکی وھو حاصل کلام الشیخ
ہی کہ امام احمد کی نزدیک واجب ہی لیکن امام اعظم کی نزدیک ایذا کی چیز دور کرنی سی لڑکی کی
حقیقۃ العقیقۃ ناقلا عن مجموع الروایات العقیقۃ سر ولد کی وقت کی آلایش پونچھنا
بعض الناس وعندنا لیست بواجبۃ ولا سنۃ لقولہ علیہ السلام تو رشیم رکا مستحب ہی اور
کل دم قبلہا یعنی اوس رسالہ مین جسکا نام حقیقۃ العقیقہ ہی مجموع الروایات سی نقل کرکے لکہا ہی کہ
امام شافعی کی نزدیک سنت اور بعضی لوگون کی نزدیک واجب ہی اور ہماری عالمون کی نزدیک نہ واجب
ہی نہ سنت اسواسطی کہ حضرت صلعم نی فرمایا کہ قربانی نی انچہ پہلی کی سب خون منسوخ کر دیی اور بعضون سی نی
یہ زعم کیا ہی کہ عقیقہ امام ابوحنیفہ رح کی نزدیک بدعت ہی لیکن محققین حنفیہ اسطرف گئی ہین کہ بدعت کی نسبت
امام صاحب کیطرف صریح افترا ہی بلکہ حنفیون کی نزدیک عقیقہ مستحب ہی اور امام محمد کی موطا مین ہی کہ
عقیقہ جاہلیت کی رسم تہی سو پہلی اسلام مین جاری رہی پہر اسکی بعد قربانی نی سب اگلی ذبح منسوخ کر دیی
جیسی کہ رمضان کی روزون نی سب روزی منسوخ کر دیی اور جیسی جنابت کی غسل نی سارے پہلی غسل منسوخ
کر دیی اور زکوۃ نی بالکل سب کی صدقی منسوخ کر دیی ایسا ہی مضمون شرح سفر السعادۃ کا ہی چوتہا وثیقہ

چوتہا وثیقہ

[illegible]

اسمین دو تتمی ہین پہلا تتمہ اسمین کئی فائدی مذکور ہین جو عقیقی سی تعلق رکہتی ہین سو معلوم کیا چاہیے
ایک لڑکون کا حق ماباپ کی ذمی پر یہ ہی کہ پیدا ہونی سی ساتوین دن لڑکی کا عقیقہ کرین لیکن اوس
لڑکی کی مال سی نکرین پہر اگر اوسکی مال سی کیا تو تاوان یعنی بدلہ دینا لازم ہوگا مگر اگر باپ کو عقیقی کا مقدور
نہو اور ما سی ہو سکتا ہو تو ما ہی کر دیی چنانچہ شرح مقدمی مین لکہا ہی والمخاطب بہا من علیہ نفقۃ
الولد فلیس للولی فعلہا من مال ولدہ لانہا تبرع فان فعل ضمن ولا تخاطب بہا الام
الا عند اعسار الاب یعنی عقیقی کا حکم اوسپر ہی جسپر لڑکی کا کہانا کپڑا واجب ہی سو لڑکی کی ولی کو
اوسکی مال سی عقیقہ کرنا درست نہین اسواسطی کہ عقیقہ نفل ہی اپنی طرف سی احسان سو اگر اوسکی مال سی کیا
تو ضمانت دینا ہوگا اور ما کو عقیقی کا حکم نہین مگر جب باپ بیمقدور ہو تو البتہ ما کر دیی اور عقیقہ کیا ہی لڑکا
پیدا ہونی مین دو بکریان اور لڑکی کی تولد مین ایک بکری ذبح کرنا اور اگر ساتوین دن عقیقہ نہو سکی تو امام
شافعی سی روایت ہی کہ چودہوین دن کری اور اگر اوسدن بہی نہو سکی تو اکیسوین دن کری اور اگر اوسدن
بہی اتفاق نہو تو اٹہائیسوین دن کر دیی اور اوسدن بہی نہو جاوی تو پینتیسوین دن کری اور اگر اوسدن
بہی موقوف رہی تو جب بیالیس دن گذرین تب یہ سنت ادا کری اسیطرح سات سات دن بڑہاتا جاوی
پہر اگر مہینی گذر جاوین تو بہی سات کا حساب لگاتا جاوی مثلا سات مہینی بعد یا چودہ مہینی بعد یا اکیس مہینی بعد

یعنی لڑکے کا مال [illegible] اپنے مال سے عقیقہ [illegible] درست نہیں

سکو صحیح بتلایا اور کمتر حد عمر کی [illegible] فلاسفی نی ۷ برس یا چودہ برس یا اکیس برس اور علی ہذا القیاس اور امام محمد سے
قدر نہیں اور اوسکی تفصیل تحفۃ [illegible] بتلایا [illegible] مین ایک بکری تو اوسکی پیدا ہونیکی دن ذبح کرین اور دوسری
نجاستین نہین فائدہ مصنف [illegible] وجہ [illegible] یہ ہی کہ موٹا اور تندرست اور ہاتھ پاؤن سی سلامت ہو جیسے
[illegible] اشیئا وما آنہی وہی کالاضحیۃ فی سنہا وجنسہا وسلامتہا ما منع
ومحیای ومماتی للہ رب العالمین [illegible] منہا والتصدق والاہداء والادخار وفی امتناع نحو البیع
وفی التعین بالتعیین واعتبار النیۃ وفی غیر ذلک یعنی قربانی کی جانور کیطرح عقیقی مین جانور کا
بہی لحاظ کرین اوسکی عمر مین یعنی جیسا وہ ہونا چاہیی ویسی ہی یہ اور جنس مین یعنی جیسی قربانی کرنا مینڈہی
اور دنبی اور اونٹ اور گائی کی خصی سی درست ہی ویسی ہی عقیقہ درست ہی اور جیسا اوسکا بدن
بی عیب چاہیی کہ قربانی کو کفایت کری ویسا ہی یہ اور جیسا اوسمین اچہا جانور چاہیی ویسی ہی اسمین اور جو
اوسکو کہاوی سو اسکو کہاوی اور جیسی اوسکو خیرات کرین ویسی اسکو خیرات کرین اور جیسی وہ دوستونکو
تحفہ بہیجا جاوی ویسی ہی یہ اور جیسا وہ باسی رکہا جاوی ویسی ہی یہ اور جیسا اوسکا بیچنا منع ہی
ویسا ہی اسکا اور جیسا وہ معین کرنی سی معین ہو جاتا ہی ویسی ہی یہ اور جیسی اوسمین نیت کا اعتبار ہی ایسی ہی
اسمین اور اسکی سوا اور چیزون مین قربانی اور عقیقی کا ایک حکم ہی اور عقیقی کی جانور کی ہڈیان اسطرح
علیحدہ کرین کہ ٹوٹ نجاوین اسواسطی کہ ہڈی نٹوٹنی مین لڑکی کی سلامتی کی تفاؤل ہی اور یہی امام مالک کا
مذہب ہی شرعۃ الاسلام کی شرح مین ہی ولا یکسر للعقیقۃ عظم من عظامہا بل یقطع من المفاصل
کہ عقیقی کی ہڈی نتوڑی جاوی بلکہ جوڑ سی چہڑا لیا جاوی اور مشکوۃ کی ترجمی مین ہی کہ امام شافعی کی
نزدیک یہ ہی کہ ہڈی نتوڑی جاوی اور میزان شعرانی مین ہی کہ امام شافعی اور احمد رح کی نزدیک
مستحب ہی کہ ہڈی نتوڑی جاوی اور بعضی علما ہڈی توڑنی کو مستحب کہتی ہین کہ اسمین لڑکی کی تواضع
اور انکسار کی فال ہی جاننا چاہیی کہ بہتر تو یہ ہی کہ عقیقی کو لڑکی کا باپ یا دادا یا چچا ذبح کری یا ایسا نائب
یعنی جسکو یہ کہین وہ ذبح کری اور نہین تو جو کوئی ہو اور یہ بہی عقیقی کی تابع ہی کہ بعد ذبح کی مولود کی
سر کی بال مونڈوا کی بالون بہر چاندی یا سونا تول کی محتاجون کو دی دیوین اور بال زمین مین گاڑ دین
یہ مضمون طیبی مشکوۃ کی شرح کا ہی اور اس لڑکی کی سر پر کوئی خوشبو کی چیز جیسی زعفران اور صندل لگاوین
اور جاہلیت کی رسم تہی کہ جب جانور ذبح کرنیکا ارادہ کرتی تہی تو اوس جانور کی تہوڑی سی بال لیکر
اوسکی گردن کی رگونکی مقابل رکہتی تہی اور جو خون اون رگونسی نکلتا تہا اوسمین اون بالونکو تر کرکی سر پر
ملتی تہی کہ خون کی لکیرین اوسکی سر پر بن جاوین بعد اسکی سر کو دہوکر مونڈواتی تہی اسکو تدمیہ کہتی ہین یہ
بری رسم ہی اس سی پرہیز کرین فی شرح المقدمۃ ویکرہ تلطیخ راس المولود بالدم لانہ
فعل الجاہلیۃ اور مشکوۃ مین بریدہ رض سی روایت ہی کہ وہ کہتی ہین کہ کنا فی الجاہلیۃ اذا ولد

[illegible] بکری [illegible] دنبہ اور [illegible] برس [illegible] اونٹ [illegible] پانچ برس [illegible] درست ہی [illegible] زیادہ [illegible] عیب [illegible] نہیں [illegible]

جس جانور کی ایک [illegible] یا اسکا کان تہائی سی زیادہ [illegible] یا اوسکی دم تہائی سی زیادہ [illegible] یا اسکا [illegible] تہائی سی زیادہ [illegible] تو ان سب جانورون کی قربانی درست نہین [illegible] درست ۱۲

لاحدنا غلام ذبح شاة ولطخ راسه بدمها فلما جاء الا
السابع ونحلق راسه ونلطخه بزعفران رواه ابو داؤد
جاہلیت کی زمانی مین ہمارا یہ حال تہا کہ جب ہم مین کسیکی لڑکا پیدا
اور اوسکا خون اوس لڑکی کی سر پر لگاتی تہی پہر جب اسلام آیا تو ہم
اوسکا سر مونڈواتی تہی اور سر پر زعفران لگا دیتی تہی اس حدیث کی ر
لفظ اور بڑائی ہی کہ ہم اوسکا نام رکہدیتی تہی اور خطابی کہتی ہین کہ اوس لڑکی کا سر خون سی بہر کر نجس کرنا
کیونکر درست ہو حالانکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ مولود سی ایذا کی چیز اور نجاست دور کرو اور عقیقی کا
گوشت بانٹنی کا مستحب طریق یہ ہی کہ اوس جانور کا سر مونڈنی والی کو دین اور ایک ران دائی جنائی کو دین
بعد اسکی باقی گوشت کی تین حصی کرین سو ایک حصہ تو فقیرون محتاجون کو دین اور دو حصی اقربا اور ہمسایہ کو تقسیم
کرین یہ تقریر مسائل اربعین کی ہی اور عقیقی کا چمڑا اور سر اور پانی گاڑنا جو مشہور ہی سو اوسکا کسی کتاب مین کچہ اثر
نہین معلوم ہوتا تو ظاہر یہ ہی کہ ناجائز ہو اسلیے کہ اسمین تلف مال ہی اور مال کا تلف کرنا شرع مین درست نہین
اور امام شافعی کی مذہب کی کتابون مین مذکور ہی کہ عقیقی کا گوشت پکا کر تقسیم کرنا بہتر ہی اور اگر شیرین پکاوین
تو اور بہی بہتر ہی کہ اسمین لڑکی کی شیرینی اخلاق کی فال ہی چنانچہ یہ مضمون شرح مقدمہ مین موجود ہی وان
يطبخ بحلو تفاؤلا بحلاوة اخلاق المولود اور یہ جو مشہور ہی کہ عقیقی کا گوشت عقیقی والی ماں باپ دادی دادا
نانی نانا بیٹی بیٹا پوتی پوتا نکہاوین سو مسلمانون اور صالحون کی رسم ہی ما راٰه المؤمنون حسنا فهو عند الله
حسن بلکہ خاتم المحدثین نی حدیث کل غلام مرهون بعقيقته سی نکالا ہی کہ اس حدیث مین رہن کی لفظ کہ
گرو کی معنی مین ہی فدیہ دینی پر دلالت کرتی ہی اسواسطی ماں باپ وغیرہ کو کہ اوسکی طرف سی فدیہ دینی کا ارادہ کرتی ہین
کہانا مکروہ ہی چنانچہ اسی سبب سی مسلمانونکی عادت جاری ہی کہ ماں باپ اس گوشت کو نہین کہاتی اور فقہا کی فہم
بموجب اس حدیث مین اس معنی کیطرف لطیف اشارہ ہی چنانچہ یہ تقریر تحفة المشتاق فی بیان النکاح والصداق مین
موجود ہی اور عقیقی مین اونٹ اور گای بہی ذبح کرنا درست ہی اور ان دونونکا ساتوان حصہ بمنزلہ ایک بکری کی ہی
سبع البدنة او البقرة كشاة شرح مقدمی کی عبارت موجود ہی یعنی ساتوان حصہ اونٹ یا گای کا ایک
بکری کا حکم رکہتا ہی اور جب ارادہ ذبح کا کری تو یہ دعا پڑہے کی بسم اللہ اللہ اکبر کہکر ذبح کری اللهم هذه
عقيقة ابني فلان دمها بدمه ولحمها بلحمه وعظمها بعظمه وجلدها بجلده وشعرها بشعره اللهم
اجعلها فداء لابني من النار یعنی ای اللہ یہ عقیقہ میری بیٹی کا ہی جسکا فلانا نام ہی اسکا خون اوسکی
خون کی بدلے اور اسکا گوشت اوسکی گوشت کی بدلی اور اسکی ہڈی اوسکی ہڈی کی بدلی اور اسکا چمڑا
اوسکی چمڑی کی بدلے اور اسکی بال اوسکی بالون کی بدلے یا رخدایا کر دی اس عقیقی کو میری بیٹی کا اول
آگ سی بچا کر ذبح کرنی والا اگر لڑکی کا باپ نہو کوئی اور ہو تو اس کا اور اوسکی باپ دونونکا نام لیوی

ناچاہیی کہ عقیقہ تو شعرہ وقیل بتطهیره من الادیان وهو حاصل کلام الشیخ
مراد ایذا کی چیز دور کرنی سی لڑکا ۱۰

تقسیم گوشت عقیقہ

بجای فلان کی جگہ لڑکی کا نام اور بیٹی ہو تو ابنتی ۱۲ منہ

بر الصداق ایک رکوع

بکو ہیچ بتلایا اور کمتر حد مہر کی افلانی نی لکہا ہے اور اگر مولود موءنث ہو تو ضمیر مذکر موءنث
کر نہین اور اوسکی تفصیل تحفۃ [illegible] ت بلا مہا آخر تک پڑہے بعد اسکی یہ دعا بہی پڑہ لے
بالیسر نہین. فائدہ مصنف [illegible] ت وجہی للذی فطر السموات والارض
[illegible] اور پیر کا حی [illegible] حنیفا وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی
ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لاشریک لہ وبذلک امرت وانا من المسلمین اللہم
منک ولک بسم اللہ واللہ اکبر یعنی مینی منہ کیا اوسکی طرف جسنی زمین اور آسمان بنایے ابراہیم کی
دین پر ایکطرف کا ہوکر اور مین نہین شریک کرنیوالا بیشک میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا
اور میرا مرنا اللہ کیطرف ہی جو پروردگار ہی عالم کا کوئی نہین اوسکا شریک اور یہی مجکو حکم ہوا اور مین
حکم بردارون سی ہون ای اللہ تجہی سے اور تیری لیی ہی سب کچہ اللہ کی نام سی مین شروع کرتا ہون

اور اللہ بہت بڑا ہی دوسرا تتمہ اسمین اون حقوق کا بیان ہی جو اولاد کی ماباپ کی ذمی ہین سو دریافت
کیا چاہیی کہ ایک حق یہ ہی کہ اولاد پیدا ہو تو اوسکو نہلاوین اور سفید کپڑی مین اوسکو لپیٹین اور زرد کپڑے
سی بچاوین چنانچہ حقیقۃ العقیقہ مین شرعہ سی نقل کرکی لکہا ہی کہ یُغسل ویُلف المولود فی خرقۃ بیضاء نقیۃ
ولا یُلف فی خرقۃ صفراء دوسرا حق یہ ہی کہ اوسکی کانمین اذان کہی عن ابی رافع قال رایت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذن فی اذن الحسن بن علی حین ولدتہ فاطمۃ بالصلوۃ رواہ
الترمذی وابوداؤد وقال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح یعنی ابو رافع سی روایت ہی کہ وہ
کہتے ہین کہ مینی دیکہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کی اذان دیتی حضرت امام حسن رض کی کان مین جب
وہ پیدا ہوی اور مفتاح النجاۃ مین ہی کہ جب ایک امام دونون امامون یعنی حسنین مین سی پیدا ہوی تو
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی داہنی کانمین اذان کہی اور بائین کان مین اقامت اور امام حسین رض سی روایت ہی کہ
جسکے کوئی اولاد پیدا ہوی تو چاہیی کہ داہنی کانمین اذان اور بائین کان مین اقامت کہی اسکی برکت سی لڑکا مرض
ام صبیان سی محفوظ رہیگا سید نی مشکوۃ کی شرح مین لکہا ہی کہ کان عمر بن عبد العزیز یؤذن فی الیمنی
ویقیم فی الیسری اور شرح مقدمہ مین ہی کہ یسن ان یؤذن فی اذن الولد الیمنی وان یقام فی الیسری
للاتباع ولانہ یمنع ضرر ام الصبیان اس کا مطلب وہی ہی جو امام حسین رض کی روایت کا ہی
جاننا چاہیے کہ اذان کہنا اس واسطی مسنون ہوا کہ لڑکی کو پہلے ہی دنیا مین آتی وقت اللہ تعالے کا
نام سنایا چاہیی پہر اذان کی تخصیص اسواسطی ہی کہ اس سی شیطان بہاگتا ہی اور رزین کی روایت مین آیا ہے
کہ قل ہو اللہ بہی پڑہے اور روضہ مین ہی کہ مستحب ہے کہ لڑکی کی کانمین کہی اللہم انی اعیذہا بک وذریتہا
من الشیطان الرجیم یعنی ای اللہ مین اس اولاد کو اور اوسکی اولاد کو تیری پناہ مین دیتا
ہون شیطان مردود سے یہ مضمون مشکوۃ کے شرح اور شرح سفر السعادۃ کا ہے

دوسرا ترجمہ
دوسرا حق
دوسرا حق

کنز العباد مین ہی کہ موذن اذان کہتی وقت ابتدا سر داہنی سی بائین پہیرتا جاوی حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح کہی [illegible] جب دوسری کان مین اقامت کہی [illegible] اللہم اجعلہ [illegible] [illegible]

[illegible] اعیذہا بک وذریتہا من الشیطان الرجیم [illegible] پناہ مین دیتا ہون [illegible]

**تیسرا حق**

تیسرا حق یہ ہی کہ اوس لڑکی کی تالو مین کوئی میٹھی چیز ملین جیسی خرما یا شہد ایمان کی شیرینی نصیب کرے حقیقۃ العقیقہ مین ہی ویُحَنَّکُ بالتمرِ کذا وقیل بتطهیره عن الیدین ای یُمضَغُ له التمرُ ثم یُطعَم وفی العینی شرح البخاری ویستحب وحاصل کلامِ الشیخ تحنیکُه فان قلتَ ما الحکمةُ فی تحنیکه قلتُ قال بعضهم یصنعُ ذلک بالصبی لیتعوّد علیه فیا سبحانَ الله ما ایرادُ هذا الکلام واین وقت الاکل من وقت التحنیک وهو حین یولد والاکلُ غالبًا بعد سنتینِ او اقلَّ او اکثرَ فالحکمةُ فیه انه یُتفاءَلُ له بالایمان لان التمرَ ثمرةُ الشجرةِ التی شبّهها رسولُ الله صلی الله علیه وسلم بالمؤمن وبحلاوته ایضا والاولی فی التحنیکِ التمرُ فان لم یتیسّر فالرطب والا فشیءٌ حلوٌ وعسلُ النحلِ اولی من غیره ثم ما لم تمسّه النار یعنی تحنیک کیا جاوے لڑکا چھوہارے سے تاج المصادر لغت کی کتاب مین لکہا ہی کہ تحنیک کی معنی لڑکی کا تالو ملنا مطلب یہ ہی کہ چھوہارا چبا کر اوسکو کہلانا اور عینی بخاری کی شرح مین ہے کہ مستحب ہی لڑکی کی تحنیک اور لیجانا کسی اچھی آدمی پاس کہ وہ تحنیک کردے پہر اگر تو کہی کہ تحنیک مین کیا حکمت ہی تو مین کہونگا کہ بعضونکا قول تو یہ ہی کہ اسواسطی تحنیک کرتی ہین کہ اوسکو کہانیکی عادت ہووے یعنی وہ کہانیکا خوگر ہو جاوے اور قوت حاصل اوسکو کہانی پر سو یہ بات بڑی تعجب کی ہی ای سبحان اللہ کہان کہانیکا وقت کہان تحنیک کا وقت تحنیک پیدا ہونی کی وقت ہوتی ہی کہانا کم و بیش دو برس بعد ہوتا ہی حکمت اسمین لڑکی کی ایمان کی تفاؤل ہی اسواسطی کہ چھوہارا ایسی درخت کا پہل ہے کہ اوسکو اور اوسکی شیرینی کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مومن سی اور اوسکی شیرینی ایمان سی تشبیہ دی ہی اور بہتر یہ ہی کہ خشک چھوہارے سی تحنیک کرین پہر اگر نہ میسر ہو تو تر ہی چھوہارا سہی اور یہ بہی نہو تو جو میٹھی چیز بہم پہنچے اور مکہی کا شہد بہتر ہی اور شیرین چیز سے پہر اسکی بعد جو ایسی چیز ہو کہ آگ مین پکی ہو روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی خرما چبا کر عبد اللہ بن زبیر کی موہنہ مین ڈالا تو پہلی چیز کہ اوسکی شکم کی اندر گئی حضرت کی دہن مبارک کا لعاب ہی تہا بعد اسکے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی خرما اونکی تالو مین ملا پہلا لڑکا کہ اسلام کی زمانی مین پیدا ہوا ابن زبیر ہی تہی انکے پیدایش کی مسلمانونکو بڑی خوشی ہوئی تہی سبب یہ کہ لوگ کہتی تہی کہ یہودیون نی سحر کیا ہی کہ مسلمانون کے اولاد نہ پیدا ہو یہ مضمون جامع شتی کا ہی

**چوتہا حق**

چوتہا حق یہ ہی کہ اوسکو کسی صالحہ شریف القوم عورت کا دودہ پلاوے نہ فاسقہ اور اجلاف عورت کی دودہ سی بچاوے اور سنت تو یہی ہی کہ خود ماں ہی پلاوے حدیث مین ہی کہ لیس للصبی خیرٌ من لبنِ امّه یعنی نہین بہتر ہی لڑکی کی حق مین اوسکی ماں کی دودہ سی یہ مضمون شرعۃ الاسلام کا ہی

**پانچوان حق**

پانچوان حق یہ ہی کہ لڑکی کی رونی سی تنگدل اور ملول نہو چاہیے کہ روتی وقت لڑکا حق تعالی کی حمد اور والدین کی لیے دعا اور استغفار کرتا ہی اور بعض اخبار مین وارد ہی کہ فرزند مومن چار مہینی تک لا اله الا الله کہا کرتا ہی بعد اوسکی چار مہینی تک محمد رسول اللہ کہا کرتا ہے

بر الشماق الحمدہ لعبت
سکو ... بتلایا اور ... کی
عذر نہین اور اوسکی تفصیل تحفہ!!
بالیس نہین، فائدہ معنف ابن
مز بڑا اور سپیر کا ہی بر

ہم اغفر لی ولوالدی کا ورد کرتا ہی اور کافر کا لڑکا ہی کلمہ پڑہتا ہے اللہم لعنۃ اللہ علی والدی کہتا ہی یہ سب تقریر شرح شرعۃ الاسلام مین ہے پیدا ہونیکی ساتوین دن اوس بچی کا اچہا سا نام رکہی شرعۃ الاسلام مین ہے ویحسّن اسمَ ولدہ فانہ یُدعی یوم القیمۃ باسمہ واسم ابیہ وتسمیتہ باسم من اسماء الانبیاء صلوات اللہ علیہم اجمعین واحبّ ما یُسمّی بہ الوالدُ عبدُاللہ وعبدُالرحمن ونحو ذلک یعنی اچہا نام رکہی اپنی اولاد کا کہ قیامت کی دن وہ اپنی نام اور اپنی باپ کی نام سی پکارا جائیگا اور پیغمبرونکے نام پر نام رکہی اور بہت بہتر نام عبداللہ اور عبدالرحمن ہی اور اسکی سوا جس نام مین عبد کی لفظ یا امۃ کے لفظ ہو اللہ تعالی کی کسی نام کیطرف مضاف ہو جیسی عبداللہ مذکر کا نام اور امۃ اللہ مونث کا نام یا اللہ دیا اور اللہ دی اور خدابخش وغیرہ نام آور ترمذی مین ابن عمر کی روایت سی ثابت ہوا کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتوین دن لڑکی کی نام رکہنی کا حکم کیا مشکوۃ مین ہی احبُّ الاسماءِ الی اللہ عبدُاللہ وعبدُالرحمن واصدقہا ہمامٌ والحارثُ یعنی بہت پیارا نام اللہ تعالی کی نزدیک عبداللہ وعبدالرحمن ہی اور بہت سچا نام ہمام اور حارث ہی فائدہ عبداللہ اور عبدالرحمن اسواسطی اچہا نام ٹہرا کہ اس نام سی بندہ کی صفت کہ حقیقت انسان کی ہی اللہ تعالی کے واسطے ثابت ہوتی ہی اور ہمام اور حارث اسواسطی سچا نام مقرر ہوا کہ ہمام کی معنی ہین اندوہناک اور کوئی شخص دنیا مین غم اور اندوہ سی خالی نہین اور حارث مشتق ہی حرث سی جسکی معنی کسب اور زراعت کے ہین اور دنیا مین سب لوگ کاسب ہین جو کچہ یہان بوئین کی وہان کاٹین کی الدُّنیا مزرعۃُ الآخرۃ اور یہہ بہی روایت ہی کہ خیر الاسماءِ ما حُمِّدَ وما عُبِّدَ یعنی بہتر نام وہ ہی جو حمد اور عبد سی نکلا ہو جیسی محمد اور احمد اور عبداللہ اور عبدالکریم اور سنن نسائی اور ابوداؤد مین وہب جُشمی سی روایت ہے کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تسمَّوا باسماءِ الانبیاءِ یعنی نام رکہو پیغمبرونکی نام پر یہ حضرت نی بطریق استحباب فرمایا کہ پیغمبر مخلوق مین افضل اور اکمل لوگ ہین تو انکی نام سب نامونسی اشرف اور افضل ہوی سیوطی کی جامع صغیر مین ہی کہ طبرانی نی عبداللہ ابن عباس سی روایت کی کہ مَن وُلِدَ لہ ثلثۃ اولادٍ فلم یُسمِّ احدَہم باسم محمدٍ فقد جہل یعنی جسکی تین اولادین ہوئین سو اسنی ایک کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نام پر نہ رکہا تو بیشک اوسنی اسکا ثواب نہ جانا اور بخاری اور مسلم اور ابوداؤد مین ابوہریرہ رض سی روایت ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تسمَّوا باسمی یعنی میرے نام پر نام رکہو جاننا چاہیے کہ حضرت کی نام پر نام رکہنا مستحب ہے اکثر روایتون مین اسکی ترغیب اور بشارت واقع ہی کہ جسکا نام محمد ہوگا اوسکی رسول خدا شفاعت کرینگی اور اوسکو بہشت مین لاوینگی چنانچہ صاحب قصیدہ بردہ نی کہا ہی شعر فانّ لی ذمّۃً منہ بتسمیتی محمدًا وہو اوفی الخلق بالذمم اشرف الوسائل شرح

۵۲

قال فی احیاء العلوم اذا سمی الولد
اسماء الانبیاء والملائکۃ [illegible]
الرباعۃ او [illegible] الصق بان
ذکر [illegible] باسم التصغیر علی سبیل
[illegible] یستحقار [illegible]
عملہ فانہ وکان [illegible] ولا یدعون
فیقول لہ [illegible] اما اذا اسمہ
المسیح [illegible] الولد مع الوالد
ذکر اسمہ وبکرہ [illegible] اذا سمیتم
محمدا [illegible] احیاء العلوم
محمدا فاکرموہ یعنی [illegible] دنیا
[illegible]
نام پر [illegible]
اور اوسکا [illegible]
[illegible] کی راہ سی [illegible] ثواب
اوسکی [illegible]
ایسا ہی [illegible] کی عزت [illegible]
اور اوس [illegible]
جسکا نام [illegible]
[illegible]

یعنی ابراہیم اسحاق
یعقوب یوسف وغیرہ

[illegible]

شمائل مین ہی ومنعی ان تجری التسمیۃ باسم من اسمہ صلی اللہ علیہ وسلم وقیل بتطہیر لوجین
قال اللہ تعالی بعزتی وجلالی لا اعذب احدا یسمی باسمک فی النار وحاصل کلام الشیخ
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسے نام پر نام مقرر کیا جاوی اسواسطی کہ حدیث [illegible]
روایت ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ مجکو اپنی عزت اور جلال کی قسم کہ ہرگز نہ عذاب کرونگا کسیکو
جسکا نام تیری نام پر ہوگا آگ مین اور یہی حدیث قدسی مین وارد ہی کہ انی الیت علی نفسی لا ادخل
النار من اسمہ احمد او محمد یعنی بیشک مینی قسم کہائی اور ٹہرالیا اپنی نفس پر کہ نہ داخل
کرون آگ مین اوسکو جسکا نام احمد یا محمد ہو اور ایسی نام جنمین خصومت اور بدخوئی نکلی ہرگز نہ رکہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ برا نام حرب اور مرہ ہی کہ پہلی سی لڑائی اور خصومت اور
دوسری سی تلخی اور بدخوئی ظاہر ہوتی ہے اور ان ناموں سی احتراز کرین جنسی بڑی شان اور بڑا مرتبہ
معلوم ہو جیسی شاہنشاہ اور ملک الاملاک حدیث مین آیا ہی ابوہریرہ رض کی روایت سی کہ پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ خوار ترین ناموں مین اللہ تعالی کی نزدیک شاہنشاہ ہی اور ایک روایت مین
اتنا زیادہ ہی کہ لا مالک الا اللہ یعنی کوئی بادشاہ نہین سوا اللہ کی اور صحیح مسلم مین ہی کہ سخت
غضب مین اور بڑا خبیث وہ آدمی قیامت کی دن خدا تعالی کی نزدیک ہوگا کہ اوسنی اپنا نام ملک الاملاک
یعنی شاہنشاہ رکہا تہا کوئی بادشاہ نہین اللہ تعالی کے سوا اسواسطے جاننا چاہیے کہ ان ناموں کی سوا
جس نام مین ایسا وصف پایا جاوی اوسکا یہی حکم ہی مثال کی واسطی ایک دو نام لکہی گئے یہ مضمون سفر السعادۃ
و شرح کا ہی **ساتوان حق** لڑکی کا ختنہ کرنا ہی مجمع البرکات مین ینابیع سی نقل کرکی لکہا ہی للاب
ان یختن ولدہ یعنی باپ کو چاہیے کہ اپنی بیٹی کا ختنہ کری اس مقام پر ختنی کی معنی لکہنا مناسب ہے
سو جاننا چاہیے کہ ختن فتح خای نقطہ دار اور سکون تای مثناۃ کی ساتہ ختنہ کرنا اور اگر تا اور نا دونو
زبر یعنی فتح پڑہو تو دادا اور خسر یعنی جورو کی باپ اور جورو کی طرف کی رشتہ دار کو کہتی ہین اور ختان
خی کی زیر یعنی کسرہ کی ساتہ ختنہ اور مرد اور عورت کی پیشاب کی جگہ کا ٹہنا اور ختنہ خی اور تی دونو
زبر سی ساس یعنی جورو کی ما یہ سب قاموس مین ہی اور جاننا چاہیے کہ امام اعظم اور مالک اور احمد اور
اکثر علما اور بعضی شافعیوں کی نزدیک ختنہ کرنا سنت ہی اور شعار اسلام سی ہی یہان تک اگر کسی
شہر کی سب لوگ ملکر اتفاق کرین کہ ختنہ نکیا چاہیے تو حاکم کو چاہیے کہ اونسی لڑے یہ مضمون محیط سی منقول ہے
اور فتاوی قاضی خان مین یہہ ہی کہ اذا اجتمع اہل مصر علی ترک الختان قاتلہم الامام کما
یقاتلہم فی ترک سائر السنن اور ختنی کی مسنونیت کی موید امام احمد کی مسند مین حدیث ہی کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا الختان سنۃ للرجال ومکرمۃ للنساء اور اکثر شافعیون اور بعضی مالکیون
کی نزدیک واجب ہی اور دونون گروہ کی دلیلین بڑی بڑی کتابوں مین موجود ہین جسکو دیکہنا ہو

[illegible]

**ساتوان حق**

[illegible] الشادی [illegible] الرجال [illegible] الختان [illegible] وقال بعضهم [illegible] سنۃ وقال بعضهم [illegible] وقال بعضهم [illegible]

[illegible]

ہر الصداق ایک درہ یعنی بکو صحیح بتلایا اور کمتر حد مہر کی مقرر نہین اور اوسکی تفصیل تحفہ ا [illegible] با شر نہین فائدہ مصنف ہشاکر و پر اور پیر کا ہی

[illegible]ن ہی اختلاف سوا امام اعظم سی منقول ہے کہ لا علم لی بالمدۃ کا کچھ علم نہین اور کوئی قطعی دلیل ہے تا ہم نہین اور رضا [illegible] ام محمد سی بہی اس مقدار مین کچھ ثابت نہین [illegible] الا یہ بھی روایت [illegible] کہ ختنہ

وقت اوسوقت سی شروع ہوتا ہی کہ لڑکا ختنی کی تکلیف کو سہہ سکی اور باقی رہتا ہی جبتک بالغ نہو جاوی چنانچہ فتاوی قاضی خان مین یہ مضمون موجود ہی و ابو حنیفة لم یقدر وقت الختان قال شمس الائمة الحلوانی وقت الختان حین یحتمل الصبی ذلک الی ان یبلغ اور بعضے کہتے ہین کہ ختنہ پیدا ہونیکی ساتوین دن کیا چاہیی اور بعضون نے سات برس کی بعد تجویز کیا ہی اور بعضون نے نوبرس کی بعد اور فتاوی قاضی خان مین ہی کہ اگر نوبرس سی کم عمر مین ختنہ کر ڈالا تو بہتر ہی اور اگر کچھ تھوڑی زیادہ عمر کی بعد کرین تو بہی کچھ ڈر نہین اور وہ عبارت یہ ہی وینبغی ان یختن الصبی اذا بلغ تسع سنین فان ختنوہ و ہو اصغر من ذلک فحسن وان کان فوق ذلک قلیلا فقالوا لا باس بہ اور بعضون نی دس برس بعد اختیار کیا ہی اور بعضی شافعیون نی یہ اختیار کیا ہی کہ لڑکی کے ولی پر واجب ہی کہ قبل بلوغ کی اوسکا ختنہ کرڈالی اور صحیح مذہب یہ ہی کہ لڑکیکا حال دیکہین اگر اوسکو طاقت ہو تو تاخیر نکرین اور اگر ضعیف ہو تو قوت آنی تک دیر تک مضایقہ نہین چنانچہ یہ مضمون مجمع البرکات مین موجود ہے والصحیح ما قالہ ابو حنیفة بانہ لا یوقت ولکن ینظر الی حال الصبی فان کان بہ من القوۃ ما یطیق ذلک فانہ لا یؤخر واما اذا کان ضعیفا فانہ یؤخر الی ان یقوی ثم یختن کذا فی کنز العباد اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین ابو ہریرہ رض کے روایت سی ثابت ہوا کہ حضرت ابراہیم کا ختنہ اسی برس کی عمر مین واقع ہوا اور تفسیر زاہدی مین ہے کہ مروی ہے ان ابراہیم علیہ السلام اختتن وہو ابن ثمانین سنة بالقدوم اور بعضی روایت ہی کہ حضرت ابراہیم کا ختنہ قدوم مین ہوا اور وہ اسی برس کی تھی اور حضرت اسحاق کا ختنہ پیدا ہونیکی سی ساتوین دن ہوا اور حضرت اسمعیل کا تیرہوین برس تو حضرت اسمعیل کی اولاد مین یہ سنت جاری ہے کہ تیرہوین برس ختنہ کیا کرتے ہین یہ تقریر شرح سفر السعادۃ مین ہی اور مواہب لدنیہ مین ہے کہ فخر الدین رازی نے ختنی کی مشروعیت کی حکمت مین صحبت نکتہ لکہا ہی کہ جب تک ختنہ نہووی اور سر ذکر کہلڑی مین چھپا رہی تب تک آلہ مجامعت نرم ہوتا ہی اور ست کی وقت لذت زیادہ ملتی ہے اور جب وہ چمڑا کٹ گیا اور سر ذکر ظاہر ہوگیا تو اوسمین کچھ کڑاکی آجاتی ہی تو اس صورت مین وہ پہلی لذت کم ہو جاتی ہی حاصل یہ کہ جو عضو چھپا رہتا ہی اوسمین حس لمس زیادہ ہوتا ہے بہ نسبت کہلی عضو کے چنانچہ زبان اور لبون سے یہ تجربہ ظاہر ہے

[illegible]

اور شریعت کی حکمون مین درمیان کی راہ اور اعتدال ہی نہ افراط اور
چہوڑتی ہین کہ بہت افراط سی لذت ہو نہ ایسی تدبیر کرتی ہین کہ بالکل لذت حاصل
کر ڈالتی ہین کہ اسین اعتدال نہ فوت ہووی یہان ختنی کی لگاوٹ کی کئی مسئلی [illegible]
رکہنا چاہیی پہلا مسئلہ جس لڑکی کا ختنہ ہوا اور اوسکا چمڑا جتنا چاہیی اوتنا سب نکٹا اگر آدہی سی
زیادہ کٹا تو اوسپر ختنی کا حکم جاری ہوگیا اور سنت ادا ہوگئی اور اگر آدہا یا آدہی سی کم کٹا تو اوسکا ختنہ نہوا
اور سنت باقی رہی ادا نہوئی دوسرا مسئلہ ایک ایسا لڑکا ہو کہ بغیر ختنہ کیی ہوی اوسکا اوتنا بدن نکلا ہو
جتنا ختنی سی ظاہر ہوتا ہی اور اوسکو جو کوئی دیکہی تو یہ جانی کہ اسکا ختنہ ہوگیا ہی اور اونکا ختنہ بغیر ایذا و
تکلیف کی ممکن نہین تو اسکو کسی سیانی حجام کو دکہلاتین پہر اگر وہ کہی کہ اسکا ختنہ کرنی سی حد سی بڑہ جائیگا تو
ختنہ نکرین اسقدر سی اوسپر سی ختنی کا حکم اوتر گیا تیسرا مسئلہ ایک بڈہا کافر مسلمان ہوا اور حجام نی کہا
کہ اسکو ختنی کی طاقت نہین تو اوسکا ختنہ نکرین اور یہی حکم اوس مسلمان کا ہی جو بڈہا ہوگیا اور اوسکا ختنہ نہوا
یہ تینون مسئلی فتاوی قاضی خان مین ہین چوتہا مسئلہ جو لڑکا بالغ ہوگیا اور اوسکو ختنی کی طاقت حاصل
ہی تو اگلی حنفی علما اوسکا ختنہ منع کرتی ہتی تاکہ اس سنت کی ادا کرنی مین ستر چہپانا کہ فرض ہی ترک نہووی
پچہلی عالمون نی از راہ مصلحت جہان مرتد ہونیکا خوف ہو ایسی شخص کا ختنہ جائز رکہا ہی اور شافعی لوگ تو
ختنی کو فرض کہتی ہین تو اونکی نزدیک مرتد ہونیکا خوف ہو یا نہو دونون صورت مین ختنہ ضرور ہی کرنا چاہیی
یہ مضمون خاتم المحدثین نی اپنی کسی رسالی مین لکہا ہی اور بعضون نی اس صورت مین یہ احتیاط کیا ہی کہ اگر
ہو سکی تو وہ شخص خود اپنی ہاتہ سی اپنا ختنہ کر لیوی یا کسی عورت سی کہ ختنہ کرنا جانتی ہو نکاح کر لی وہ ختنہ
کردی یا ایسی لونڈی مول لی جس سی ختنہ ہو سکی چنانچہ فتاوی عالمگیریہ مین یہ مضمون موجود ہی اوسکی
عبارت یہ ہی وقیل فی ختان الکبیر اذا امکن ان یختن نفسہ فعل والا لم یفعل الا ان یمکنہ
ان یتزوج او یشتری ختانۃ فتختنہ پانچوان مسئلہ سنت یہ ہی کہ ختنہ پیر کی دن آفتاب ڈہلی کرین اور
اتوار کیدن مکروہ ہی جواہر الفتاوی مین ہی السنۃ فی الختان ان یکون فی یوم الاثنین بعد
الزوال ویکرہ یوم الاحد لانہ للبناء والزیادۃ وھذا نقصان یعنی ختنی مین سنت یہی کہ
پیر کیدن کیا جاوی زوال کی بعد اور اتوار کیدن مکروہ ہی اسواسطی کہ اتوار کا دن بنائی اور زیادتی کی
واسطی ہی اور ختنہ نقصان اور کم کرنیکا نام ہی آٹہوان حق یہ کہ اولاد کو دین کا علم سکہلاوی جیسی وہ
پڑہاوی نوان حق یہ کہ جب اولاد بالغ ہو جاوی تو وہ اگر لڑکا ہی تو کسی شریف القوم عورت سے
اوسکا نکاح کردی اور اگر لڑکی ہی تو اوسکو بہی کسی پرہیزگار آدمی سی بیاہ دی اور فاحشہ عورت اور بد وضع
مرد سی لڑکی لڑکا دونونکو بچاوی کہ اسمین دین و دنیا دونونکا نقصان ہی اور بہت سا مہر نہ مقرر کریے
کہ مہر کی خوبی تہوڑی ہی مین ہی چنانچہ عقبہ بن عامر رض سی روایت ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا

وقیل بتطہیرہ عن
لاحاصل کلام الشیخ

[illegible] شہوت [illegible] ہو جاتی ہی ۱۲ مولف

عہ
یعنی اللہ تعالی نی اتوار کیدن جہان
پیدا کیا جس آسمان بنا اور مٹی خمیر کیے
جس سی زمین پیدا ہوئی ۱۲ مترجم

[illegible]

عہ
شرعۃ الاسلام مین ہی قالت الحکماء
ینبغی للمتزوج ان تکون الزوجۃ
دونہ باربع السن والطول والمال
والحسب والا استحقرتہ وتتاوت
بہ وان تکون فوقہ باربع الجمال
والادب والخلق والورع یعنی
عقلمندون کا قول ہی کہ بیاہ کرنیوالیکو
لائق ہی کہ ایسی عورت سی نکاح کری کہ اوس سی
چار باتون مین کم ہو عمر مین قد مین
مال مین حسب مین اور نہین تو مرد کو حقیر
اور ذلیل جانیگی اور چار باتون مین زیادہ ہو
جمال مین ادب مین خو مین پرہیزگاری مین
۱۲ مولف

خیر الصَّداقِ ایسرُہٗ یعنی اچہا مہر وہ ہی جو تہوڑا ہو اس حدیث کی راوی ابو داؤد وحاکم ہین جنکو صحیح بتلایا اور کمتر حد مہر کی دس درم شرعی جنکی ساڑہی اکتیس ماشی ہوتی ہین اور اکثر کی حد مقرر نہین اور اوسکی تفصیل تحفۃ المشتاق فی بیان احکام النکاح والصداق مین ہی اس مختصر مین اوسکی گنجایش نہین **فائدہ** مصنف نی اسی رسالی کی آخر مین لکہا ہی کہ جو ماں باپ کا حق اولاد پر اور استاد کا حق شاگرد پر اور پیر کا حق مرید پر ہی اسکا بیان جہادیہ رسالی مین خوب تشریح سی ہمنی لکہا ہی اس رسالی مین تطویل کی سبب نہ بیان کیا جسکو دیکہنا ہو تلاش کر کی اوسین دیکہ لی وصلی اللہ تعالی علی

خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین

## خاتمۃ الطبع

لاکہہ لاکہہ شکر اوس خالق بیمثال کو کہ جسنی خاک سی انسان کو پیدا کیا* اور اشرف المخلوقات بنایا* حسن علم و جمال فضل الہی سا دیا* کہ مظہر صفات کر دکہایا* اوسکی یم احسان سی قلزم ایک قطرہ ہی* ذرون انوار جود سی آفتاب ایک ذرہ ہی* ہزارہا درود اوس ہادی پر کہ جسنی سیدہی راہ اسلام کی بتائی* محنتین اپنی اوپر لین ہمسی تکلیف اوٹہائی* احسانون کا اونکی کیا بیان* بیان انسانین آوین کہان* شکریہ تولد فرزند کا عقیقی کو مقرر فرمایا* فرض و واجب نہین کہا بلکہ مستحب ٹہرایا* صدہا رحمت علما کو کہ مسائل کہ صاف بیان کیا* بڑی برکتین اون لوگون کو کہ جنہون نی چہاپ کر رواج دیا* خصوصا عبد الرحمن خان بیٹی حاجی محمد روشن خان مغفور کی کہ والا محامد اور صاحب اوصاف جمیل ہین* فہم و حلم مین بی نظیر شجاعت اور سخاوت مین بی بدیل ہین* رواج شریعت مصطفویہ اونکو ہر آن منظور رہتا ہی* محی الدین والشریعۃ اونکو کہنا زیبا ہی* بنظر فوائد مومنین کی بہت کتابین چہپوائین* اس دیار پر نہین موقوف ساری عالم مین پہلائین* مسائل نماز روزی کی اکثر عالم ہو گئی* مگر عقیقی خفتی مین محتاج علما کی رہی* اونکی حسن مساعی سی یہ رسالہ بہی چہپا اب کوئی مسئلہ عقیقی کا بی پڑہون سی نہین چہپا* خدا نی اونکی سعی کو حسن ظہور بخشا* یعنی یہ رسالہ

ذیحجہ سنہ ۱۲۶۵ ہجری مین چہپ کر مطبوع خواص و عوام ہوا

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صحتنامہ رسالہ مہدیہ عقیقہ | | | | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۲ | ۷ | شافغی | شافعی | | | | | ″ | ۱۲ | ٹہرالی | تہرالی |
| ایضاً | ۱۵ | کہیے | کسی | ″ | ۱۴ | لو | تو | ۱۰ | ۱۶ | نکلاہی | نکالاہی |
| ″ | ۲۴ | موہنڈلی | مونڈلی | ۶ | ۱۰ | شاہ | شاۃ | ″ | ۲۴ | لاپنی | لاپنی |
| ″ | ۲۵ | جاہی | جاہیے | ″ | ۲۱ | عروۃ بن | عروۃ بن | ۱۱ | ۱۴ | رسوق | رسول |
| ″ | ۲۷ | واسطوا | وامیطوا | ۷ | ۶ | پیغمبر کی | پیغمبر کی فعل | ۱۴ | ۲۲ | شافعیین | شافعیون |
| ۵ | ۲ | کرتاہی | کرناہی | تمام شد | | | | ″ | ۲۳ | محبطاہی | محیطاسی |

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سزاوار حمد وہ خالق بیمثال ہی کہ ہماری تعلیم کی واسطی ایسی نبی آخر الزمان کو پیدا کیا کہ جسکی تعریف مین عجز سی جیبہ رسا ہمین کمال ہے اور لائق شکر کی وہ قادر ذوالجلال ہے کہ ہماری تربیت کی لیے ایسی رسول اولو العزم کو بھیجا کہ اونکی مدح مین زبان ناطقہ لال ہے سبحان اللہ کیا شان ہی اونکے کہ واسطے پرورش اولاد کی ماں باپ کو محبت دلی عطا فرمائی اور بزبان رسول مقبول اپنی کے تربیت اور تادیب کی راہ بتائی ایسے رسول مقبول کہ مخاطب برحمۃ للعالمین اور ملقب برؤف رحیم ہین امت پر باپ سی زیادہ شفیق ماں سی زیادہ کریم ہین جو اونکا ہمنام ہوا آگ سی بچا [illegible] انعام ہوا ارشاد جو تمھین ہمکو جو چاہیے سب صاف صاف بتایا اور ہمیں کفر و شرک کی کہ ہماری حق مین مضر ہین اونسی منع فرمایا اونکی اعوان اور انصار آل اطہار و اصحاب کبار ہین جبتک جیتی محبت کا دم بھرتی رہے اور ترویج دین سید المرسلین مین جان و مال سے کوشش کرتی رہے خصوصاً حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہ مخاطب بثانی اثنین اذ ہما فی الغار تھے و ملقب بصدیق رسول مختار عالی وقار تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شرک و بدعت کی بنیاد جڑہ سی کہودی آب تیغ سی نجاست کفر کی کفار کی دلونسی دہو دی حضرت عثمان نے رضی اللہ عنہ کمال عشق مین کئی بار گھر بار لٹایا اہل بیت رسول مین گنی گئی خطاب ذی النورین کا پایا اگر مدینہ علم کی ہمیشہ انس وجان مین تو اوسکی دروازہ حضرت علی علیہ التحیہ والرضوان ہین اونپر شجاعت نے فخر کیا اور سخاوت نے اونہین سے رواج لیا صفت قاری خدا کی اسد اللہ الغالب مظہر ہین اور خاکساری سے ابو تراب مصدر ہین قربان جائیے مجتہدین کے کہ مغز قرآن و حدیث کو پہنچکر مسائل شرعیہ کی ایسی ترتیب اور

تہذیب کی کہ اسکی بعد جگہ دہوکی اور شک کی نہ ہی اسپر بہی اگر کوئی کسی سیدہی راہ کو چہوڑ کر ٹیڑہی راہ
چلی حافظ حقیقی ہمکو اور اوسکو فریب شیطان سی بچاوی توفیق نیک عنایت کری بعد اسکی معلوم کیا چاہیی کہ اس زمانین
بسبب بے علمی اور علداری اشرار اور مخالطت کفار کی اکثر لوک اپنی دین کی جادۂ قدیم اور صراط مستقیم سے
بہک گئی اور اپنی عبادات او عادات مین سنت سنیہ اور قواعد شرعیہ پر قائم نرہی اور نفس و شیطان کے
بہکانی سے اپنی شادی غمی مین رسوم بدعیہ اور بدعات سیئہ نکالین اور ارتکاب محرمات اور مشابہت
کفار کی عادتین ڈالین اس حال مین اگرچہ اکثر علماء دیندار اور واعظین ابرار نے ان خرافات و بدعات کے
بہت وعید سنائی اور بہت اردو کی رسالی اسکی رد مین بنائی لیکن ابتک ایسا کوئی رسالہ جسمین ابتدا
تولد سی لغایت موت اور تجہیز و تکفین کے مسائل اکٹہا ہون نہ بنا اور ایسا کوئی نسخہ جسمین ان مسائل کے
سند قرآن و حدیث و فقہ سی ہو نظر سی نگذرا لہذا **محمد خان زمان خان محمد باز خان**
کی بیٹی بہیکم پور کی رئیس نی سن بارہ سی پچپن ہجری مقدسین علی ہاجرہا الصلوۃ والسلام اس
مقتدی کی پینتیس مسائل مہذب بمکارم الاخلاق مولانا **ابو سلیمان محمد اسحاق** سراج علماء
باتمیز حضرت شاہ عبد العزیز کی نواسی سے استفسار کئی مولانا ممدوح نے باوجود عروض عوارض جسمانی
اور لحوق عوائق روحانی کی اونکی جواب کا اقبال کیا اور سید محمد جالیسری کو کہ مولوی امین الدین
صاحب کی مشہور راور آدمی دین دار اور باشعور ہین اسکی تحریر پر مامور فرمایا سید صاحب
موصوف نے پانچ مسائل اور اسی جنس کی اون پینتیس مسئلون مین ملا کر اور اونکا بہی جواب مولانا سے
دریافت کر کر **مسائل اربعین فی سنۃ سید المرسلین** نام ایک کتاب بنائی اور بعد
لکہنے کی حضرت کو سنا کر اوسکی اخراج کی اور مولوی محبوب علی دہلوی صاحب کی مہر لگائی سو اوس
کتاب مین اگرچہ سوال اور حاصل جواب کی عبارت زبان فارسی مین ہی لیکن اور عربی کی کتابون کے
عبارت یا قرآن کی آیت اور حدیث جو سند کی واسطی مرقوم ہہی سو بی ترجمہ ہہی تو اوسکا سمجہنا
فقط فارسی پڑہی آدمی پر تو دشوار تہا ہی جسکو عربی مین استعداد کم ہو اوسکو بہی فائدہ تام نہین
حاصل ہوتا تہا اس واسطی اس خیرخواہ اہل اسلام **محمد نظام** شاہجہانپوری نی سن بارہ سی
ساٹہہ مین اوسکا ترجمہ زبان اردو مین کر دیا تاکہ ہر مسلمان اس سے پورا فائدہ پاوی اور حرف آشنا
آدمی بہی پڑہ کر یا محض بی علم سنکر اسکو اپنی شادی و غمی مین دستور العمل بناوی اور **تحفۃ المسلمین**
**ترجمہ مسائل اربعین** اسکا نام رکہا **اب قبل** ترجمی کے کئی باتین سن لیا چاہیے
**اول** یہ کہ جیسی دلی والون کے عادت ہی کہ ترجمہ کرنے مین ترکیبی معنی کا لحاظ نہین کرتے ہین لوگون کی
محاورے بول چال بموجب لکہتی ہین وہی راہ اس ترجمی مین بہی اختیار کی اور معنی ترکیبی سی مزاحمت
نکی کہ ہر کوئی بی تکلف فائدہ اوٹہاوی اور کسی پر کٹہن نہو جاوی **دوسری** یہ کہ اسمین بعینہ

اسی کتاب کا مضمون لکہا کہ اپنی بات سی نہین ملایا اور جس مقام پر ترجمی کا بہی مطلب و مشا و فہم تہا
اوسکا حاصل اور جو اوکسی کتاب کا مضمون اسکا مؤید نظر آیا اوسکو حاشیے پر بطور فائدے کے لکہدئے
لکہدیا کتاب مین نہ داخل کیا تاکہ بسبب اس اختلاط کی کتاب اعتبار سی ساقط نہو جاوی اور کوتے
کم فہم حجتین اور تکرارین نہ اوٹہاوی تیسری یہ کہ جہان پر ایک کتاب کی عبارت تمام ہو لی تو اوپر
فقط کی لفظ سرخی سی پہچنے کی واسطے لکہدی اور جو حاشیے کی عبارت ہتی اوسکو حاشیے پر
لکہکر اوسکی آخر کو بارہ کا ہندسہ کہ نشان حد کا ہے بنا دیا اور غلطی کی ترک جو حاشیے پر لکہی اوسکی آخر
حرف حہ کی صورت کہ علامت صحت کی ہی بنا دی لکہنی والی کو چاہیے کہ ان علامتونکا خوب ہی لحاظ
کری جو حاشیہ ہو اوسکو وہی بارہ کا ہندسہ بنا کر حاشیے پر لکہی اور جو ترک ہو اوسکو کتاب کی اندر
داخل کری اور آپ ہی مقابلی کی وقت جو ترک لکہی اوسکی آخر صاد بنا دی تاکہ ایک دوسری کتاب کے
عبارت اور حاشیہ اور ترک ملکر خبط نہو جاوی چوتہی یہ کہ جو عبارت اسمین عربی کی تہی خواہ حدیث
یا آیت یا فقہ کی روایت اوس عبارت کو تو اوسکی ترجمی کی ساتہہ مندرج کیا اور جو فارسی کی عبارت تہی
اوسکو تطویل لاطائل سمجہ کر نہ لکہا فقط ترجمی پر اکتفا کیا اور ہر ایک فقط کی علامت آخر کو سرخی سے بنا دی
پانچوین یہ کہ اس ترجمی کی لکہنی کا اتفاق ایسی وقت مین ہوا کہ امراض متنوعہ اکثر اوقات
لاحق حال رہیے اور کوئی کتاب نہی لغت وغیرہ کی پاس نہ تہی فقط اصل کتاب روبرو رکہکر ترجمہ لکہا
سو اس فن کی ماہرین کی خدمت شریف مین بعد سلام کی یہ عرض ہی کہ اسمین جو کہین خطا واقع ہوئی ہو
اوسکو اصلاح کر دین اور مہربانی فرماکر فقیر کو دعائی خیر سی یاد فرماوین رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ
اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ **مقدمہ** اسکی بیان مین کہ ہر مسلمان پر واجب اور لازم ہی کہ اپنی شادی
اور غمی اور رسوم و عادات مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور اونکی اصحاب کی طریقے
اور مجتہدون کا فرمودہ جو اہل سنت کی معتبر کتابون مین موجود ہے عمل مین لاوے اور
کسی ملامت کرنی والی کے ملامت سی نہ ڈری جیسا کہ عبادہ بن صامت کہ آنحضرت کی صحابی ہین
فرماتے ہین کہ بَایَعْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِی الْعُسْرِ وَالْیُسْرِ
وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَعَلٰی اَثَرَةٍ عَلَیْنَا وَعَلٰی اَنْ لَّا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ وَعَلٰی اَنْ نَّقُوْلَ
بِالْحَقِّ اَیْنَمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِی اللّٰہِ لَوْمَةَ لَائِمٍ **یعنی** قول کیا ہمنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سی آپکا حکم سننی اور اوسکی تابعداری کرنے پر دشواری مین اور تونگری مین اور خوشی مین اور
غم مین اور اسپر کہ اگر کسیکو ہم پر بڑائی دیجاوی تو ہم برا نمانین اور اسپر کہ کسی حاکم کی ہم سرتابی نکرین اور اوسکا جو
حکم دینا و سلطنت کی امر مین ہو اوس سی تکرار نہ لین اور اسپر کہ ہم سچی بات کی قائل ہون وہی کہین جہان ہون
اور نہ ڈرین اللہ تعالی کے حکم ادا کرنی مین کسیکے ملامت کرنیوالی کی ملامت سی سو مسلمان کو چاہیے

که خلاف شریعت جاہلیت کی رسمین پہر خواہ وہ شرک کی طرز پر ہون یا بدعت یا گناہ سب کو یکلخت ترک کری اور ہر حال مین سنت ہی کا اتباع کرتا رہی اسواسطی کہ نبی صاحب صلعم نی فرمایا تمسک بسنۃ خیر من احداث بدعۃ یعنی سنت پر چلنا بہتر ہی بدعت نکالنی سی خصوصا ایسی وقت مین کہ لوگ سنت کو بدعت اور بدعت کو سنت بلکہ واجب و فرض جانتی ہین اور بدعت کی منع کرنیوالی اور تارکون کی بری نام ٹہراتی ہین ہر شادی اور غم مین بدعت ہی کو مقدم رکہا چاہتی ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایسی ہی وقت مین سنت پر عمل کرنیوالون کی حق مین فرمایا ہی مَن تمسّک بسنّتی عند فساد امّتی فلہ اجر مائۃ شہید یعنی جسنی چنگل مارا اور عمل کیا میری سنت پر میری امت کی فساد کی وقت تو اوسکو سو شہید کا ثواب ہی اسکا سبب یہ ہی کہ شہید حقیقی جو کافرون کی مقابلی پر جہاد مین اپنی جان دیتا ہی تو ایک شہید کا ثواب پاتا ہی اور یہ شہید روحی دین کی غربت اور مفسدون کی شرارت کی وقت مین جناب رسالت صلعم کی سنت کو خوب مضبوط پکڑتا ہی اور کسیکی برا کہنی سی نہین ڈرتا تو اوسپر چارون طرفسی طعنین پڑتی ہین اور تیر ملامت کا نشانہ ہو جاتا ہے اسواسطی اوسکو سو شہید کا ثواب ملتا ہی **قطعہ** زخم تلوار خیر ہی ایک زخم ٭ زخم تیغ زبان قیامت ہے ٭ اثر اوس زخم کا تو ہی تن پر اسکا تو جان پر جراحت ہی ٭ اور لوگون کا بار ملامت اوٹہانا اور صدمات طعن و تشنیع خلائق کا متحمل ہونا اصل سنت انبیا کی ہی علیہم السلام چنانچہ حدیث شریف مین ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اشدّ الناس بلاءً الانبیاء ثم الامثل فالامثل یعنی بڑی سخت آدمیون مین بلا کی سہنی مین نبی ہین بعد اسکی وہ لوگ جو نبیون سی زیادہ مشابہ ہین پہر وہ لوگ جو ان مشابہون کی مشابہ ہین بہرحال اللہ تعالی کی رضامندی کا لحاظ سبسی بہتر ہی دنیا چندروزہ ہی آخر کو خدا ہی سی کام پڑیگا پہر وہان جیسا کیا ویسا بہگتنا ہوگا مثل مشہور ہی جیسی کرنی ویسی بہرنی سو ہر قول و فعل مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا اتباع اللہ جل شانہ کی خوشنودی کا سبب ہے اور بہشت مین داخل ہونیکا باعث سو یہ خدا کا فضل ہی جسکو چاہی دیوی اللہ تعالی ہمارے نصیب کری اور اسکا انکار خدا کا قہر ہی خدا ہمکو بچاوی امین یا رب العالمین قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلّم کلّ امّتی یدخلون الجنّۃ الا من ابی قال من اطاعنی دخل الجنّۃ ومن عصانی فقد ابی رواہ البخاری یعنی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ میری ساری امت بہشت مین داخل ہوگی مگر جسنی موہنہ پہیرا انکار کیا تو لوگون نی پوچہا کہ یا حضرت انکار کون کریگا فرمایا جسنی پیروی کی وہ بہشت مین داخل ہوا اور جسنی میرا حکم نمانا بس اسنی انکار کیا اس حدیث کو بخاری نی روایت کیا اور آنحضرت صلعم کی اطاعت عین اطاعت خدا کی ہی قال اللہ تعالی مَن یطع الرسول فقد اطاع اللّٰہ ومن تولّی فما ارسلناک علیہم حفیظا ربنا آمنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشاہدین یعنی فرمایا اللہ تعالی نی جسنی حکم مانا رسول کا تو بیشک اوسنی حکم مانا اللہ کا اور جسنی موہنہ پہیرا تو ای پیغمبر

ہمنی تجھکو اوپر نگہبان نو بھیجا ہنین لیکن تمکو فقط پیغام پہنچانیکو بھیجا ہی تم اپنا کام پورا کرو انکو دیکھے ایمان لانی نہ لانی سی کیا مطلب یہ کہ تمکو انکا نگہبان تو کیا ہنین کہ کفر سی انکی حفاظت کرو اور ایسے ہمنی تیری سب حکم مانی اور تیری نبی کے تابعداری کی سو تو ہمکو بخشدے مانتی والو ہنین اب مقدمہ جسمین سنت کی ترغیب اور بدعت اور بری رسمون سی ترہیب کا بیان تھا تمام ہوا ابھی اسکی مسائل کا بیان شروع ہوتی ہی فَاسْأَلُ اللّٰهَ التَّوْفِيْقَ فِيْ هٰذَا الْمَقَامِ وَبِهِ اَسْتَعِيْنُ فِيْ كُلِّ مَرَامٍ **سوال** علماء دین اور مفتیان شرع متین ان چالیس مسئلوں کی جواب مین کیا فرماتی ہین بیان کرین کہ اللہ تعالی ثواب دیگا

**پہلا مسئلہ** اولاد کی پیدا ہونیکی وقت دونو کانون مین اذان اور اقامت کہنا واجب ہی یا سنت یا مستحب اور نام محمد یا احمد رکہنا درست ہی یا نہین **جواب** اذان اور اقامت کا اولاد کی کان مین کہنا مستحب ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سی ثابت چنانچہ ترمذی اور سنن ابی داؤد مین ہی کہ ابو رافع صحابی نی کہا کہ مینی پیغمبر خدا صلعم کو امام حسن رضی کی کانمین اذان کہتی دیکھا جسوقت وہ پیدا ہوئی اور مفتاح النجاة مین صاف لکہا ہی کہ جب دونو اماموں یعنی امام حسن اور امام حسین مین سی ایک پیدا ہوئی تو داہنی کان مین پیغمبر خدا صلعم نی اذان کہی اور بائین مین اقامت سیوطی نی اپنی جامع صغیر مین مسند ابو یعلی سی نقل کیا ہی کہ امام حسین رضی سی روایت ہی کہ جسکی کوئی اولاد پیدا ہوا اور وہ اوسکی داہنی کانمین اذان اور بائین مین اقامت کہدی تو اوسکو ام الصبیان کا مرض جسکو جوگا کہتی ہین ضرر نکریگا اور محمد یا احمد نام رکہنا مستحب ہی صحیح بخاری اور مسلم مین ہی کہ پیغمبر خدا صلعم نی فرمایا کہ نام رکہا کرو میری نام پر اور سنن ابو داؤد مین ہی کہ پیغمبرون کی نام پر نام رکہا کرو یعنی موسی عیسی یحیی ابراہیم اسحاق اسمعیل وغیرہ اور جامع صغیر مین دیلمی نی عبد اللہ بن عباس سی روایت لکہی ہی کہ مَنْ وُلِدَ لَهُ ثَلٰثَةُ اَوْلَادٍ فَلَمْ يُسَمِّ اَحَدَهُمْ بِاسْمِ مُحَمَّدٍ فَقَدْ جَهِلَ **یعنی** جسکے تین اولادین پیدا ہوئین سو ایک کا نام بہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نام پر نہ رکہا تو جہالت کی اوسنی اسکا ثواب نجانا اور اسکی برکت سی محروم رہا اور اس حدیث کو طبرانی نی کبیر مین اور ابن عدی نی کامل مین روایت کیا ہی

**دوسرا مسئلہ** جو شخص لڑکی کی کان مین اذان کہی اوسکو کچھ مٹھائی یا نقد دینا جائز ہی یا نہین **جواب** اذان دینی کی مقدمی مین حدیث سی اسقدر ثابت ہی کہ گھر مین کا بڑا ہو لڑکی کی کانمین اذان واقامت کہی اور اگر کوئی اور کہدی تو بہی سنت ادا ہوجاتی ہی اوسکو کچھ دینا ثابت نہین اور یہ ثابت نہین کہ حضرت فاطمہ رضی نی حضرت صلعم کو کچھ اذان دینی کی بعد دیا ہو پھر اگر کوئی کچھ دیدیوی تو ظاہر مین مضائقہ نہین معلوم ہوتا بشرطیکہ رسم نہ ٹہرالیوی اور لازم نہ پکڑلی کہ خواہ مخواہ اپنی اوپر قرض اور بار کی تکلیف اوٹہاوی لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا یعنی اللہ تکلیف نہین دیتا کسیکو اوسکی طاقت سی سوا سو جو کوئی اوسکو دین کی کام کی طرح ضرور جانیگا گنہگار ہوگا اور جو کوئی اذان کی اجرت کی نیت پر کچھ دیگا تو اذان لڑکون کی کانمین کہنا علما کی نزدیک عبادت ہی اور عبادت پر اجرت لینا اور دینا حنفیون کی اصل قاعدی بموجب درست نہین

[illegible]

چنانچہ ہدایہ اور شرح وقایہ مین موجود ہی اور اس اجرت کی حرام ہونیکی دلیل قران سے ایت ہی کہ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰہ یہ پیغمبرونکا مقولہ ہی یعنی ہماری اس ہدایت اور دینی مسائل سکہلانیکی مزدوری اللہ ہی پر ہی تم لوگون سی کچہ مزدوری نہین چاہتی اور مستحب طریقہ لڑکونکی کانمین اذان واقامت کہنی کا یہ ہی کہ پہلی اوسکو نہلا دین پہر کسی پاک کپڑی مین لپیٹ کر اوسکی دونو کانونمین اذان واقامت کہین اور حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح کہتی وقت دونو طرف مونہہ پہیرین جیسا نماز کی اذان کہتے وقت پہیرا کرتے ہین اور بہی تحنیک کرنا چہاردی سی مستحب ہی چنانچہ صحیح مسلم کی حدیث صحیح مین حضرت عایشہ رض کی روایت سی وارد ہی کہ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُؤْتٰی بِالصِّبْیَانِ فَیُبَرِّکُ عَلَیْہِمْ وَیُحَنِّکُہُمْ یعنی پیغمبر خدا کی پاس لای جاتی تہی لڑکی سو آپ اونپر برکت کی دعا کرتی تہی اور اونکی تحنیک کرتی تہی اور تحنیک سی مراد یہ ہی کہ خرما چبا کر لڑکے کی تالومین مل دینا اور خرمیکی سوا اور میٹہی چیز سی بہی تحنیک درست ہی لیکن خرما افضل ہی **پانچوان مسئلہ** لڑکا پیدا ہونیکی بعد دستور ہی کہ حجام اوسکی لڑکی کی اقربا کو مبارکباد دیتا ہی اور وہ اوسکو کچہ کپڑا یا نقد اوسکی عوض مین دیتی ہین یہ دستور جائز ہی یا نہین **جواب** ظاہر مین یہ دینا جائز معلوم ہوتا ہی اسواسطی صحابہ سی خوشی سنانیوالی کو انعام دینا ثابت ہی چنانچہ کعب بن مالک کی جب توبہ قبول ہوئی تو اونہون نی اوسکو جسنی توبہ قبول ہونیکی بشارت دی تہی اپنی خاص کپڑی دی تہی صحیح بخاری وغیرہ مین یہ قصہ موجود ہی لیکن اوس خوشی سنانیوالیکا اوسپر جسکو خوشی سناوی کچہ دعوی نہین پہنچتا ہی کہ زمانی کا دستور اپنی دست آویز ٹہہرا کر لڑجہگڑ کر لیوی یہ بات شرع مین ثابت نہین بلکہ ایسی وقت کچہ دینا تبرع اور احسان ہی اور احسان مین کچہ جبر اور زبردستی نہین ہوتی چنانچہ وَلَا جَبْرَ عَلَی الْمُتَبَرِّعِ فقہ مین موجود ہی اور جو اوسوقت کوئی کہاس وغیرہ سبز چیز سامنی ڈالکر مبارکباد دیوی جیسا کفار ہند کی رسم ہی تو اس صورت مین اوسکو تنبیہ و زجر چاہیے نہ انعام واجر واللہ اعلم **چہٹا مسئلہ** یہ جو چہوچہک کا رسم ہندوستان مین رائج ہی کہ لڑکا پیدا ہونیکی بعد اوسکی ننہال سی کچہ غلہ کپڑا نقد آتا ہی درست ہی یا نہین **جواب** یہ غلہ وغیرہ اوس لڑکی کے والیونکو بہیجنا اگر قرابت کا حق ادا کرنی کی نیت پر ہو تو درست ہی چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی نئی حاجت کی وقت حضرت فاطمہ کی خبرگیری کیا کرتے تہی اس آیت کی حکم بموجب وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّہٗ یعنی دی تو رشتہ دارون کو اونکا حق سو اپنی اقربا کو نفع پہنچانا بلا قید رعایت اون رسمونکی جو ہندوستان مین رائج ہین بہتر ہی بشرطیکہ مقدور ہو اور نوبت قرض لینی کی نہ پہنچی نہین کہ اپنی نام ونشان پر مری اور قرض کے بلامین پڑی اور شریعت کی حکم بموجب خیر و نیکی کی دلیل قرآن کی آیت ہی وَافْعَلُوا الْخَیْرَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ یعنی نیکی کرو شاید تمہارا بہلا ہو اور اگر یہ جہالت کی رسم ادا کرنیکی نیت پر ہی تو ہرگز درست نہین اسواسطی کہ اسمین ہندونکی تشبیہ لازم آتی ہی اور تشبیہ کا

[illegible]

[illegible]

ہوکی میں بغیر اجازت جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible] حضرت کی ہمراہ [illegible] محروم رہی تہی ایک کعب دوسری ہلال تیسری مرارہ [illegible] کلام کرنا چہوڑ دیا [illegible] صحبت اور [illegible] طلاق [illegible] انکی توبہ قبول ہوئی [illegible]

[illegible] ۱۲

[illegible]

مثل یہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من تشبّہ بقومٍ فہو منہم یعنی جو کسی قوم کا اپنی آپکو مشابہ بناوے وہ اوسی قوم مین ہی **پانچوان مسئلہ** لڑکیکا عقیقہ اگر کسی عذر سے ساتوین دن نہوسکے تو کچہ تنگ جائز ہی اور اوسکی سر کی بالون بہر چاندی یا سونا تول کر حجام کو دینا درست ہی یا نہین اور عقیقے کا گوشت کسطرح تقسیم کرین اور اوسکا گلا اور پائے کسیکو دے ڈالین یا مع چمڑا وغیرہ زمین مین گاڑین اور جسطرح قربانی کی ہڈی توڑتی ہین ویسی ہی اوسکی بہی ہڈی توڑین یا نتوڑین **جواب** ساتوین دن گر عقیقہ نہوسکی تو چودہوین دن کرین اور اگر وہ دن بہی ٹل جاوی تو اکیسوین دن کرین اور حنفی علماکے نزدیک تو عقیقہ فقط مستحب ہی کچہ فرض واجب نہین ہی تو اگر کوئی تنگدست اور مفلس ہو اور اوسکا ہاتہ عقیقے کو نہ پہنچی تو کیا ضرور کہ اپنی سر پہ قرض اوٹہاوی اور عقیقی کو فرض کی طرح ٹہراوے اور لڑکی کے سر کی بال چاندی سے تول کر محتاج کو دینا مستحب ہے اور مونڈنیوالی کو اوسکی مزدوری کی حساب مین دینا درست نہین صدقی کی خلاف ہی اور جسکو مقدور نہو اور وہ سونی بال بوزن کر کی خیرات کری تو بہی درست ہی پہر اون بالونکو زمین مین گاڑ دینا مستحب ہے یہ مضمون طیبی شرح مشکوۃ کی شرح کا ہی بہر تقدیر یہ عقیقی کی سنت حتی المقدور ہر مسلما ادا کرنا چاہیے مقدور پاکر سستی کرنا بہتر نہین اسواسطی احمد اور ترمذی اور ابو داود اور نسائی سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الغلامُ مرتہنٌ بعقیقتہ تذبح عنہ یومَ السابع ویسمّٰی ویُحلق راسُہ یعنی لڑکا اپنی عقیقی پر گرو ہی کہ اوسکی پیدایش سی ساتوین دن ذبح ہو اور اوس لڑکیکا نام رکہا جاوی اور سر مونڈا جاوی اور عقیقی مین بہتر یہی کہ لڑکا ہو تو دو بکریان اور لڑکی ہو تو ایک بکری ذبح کر پہر اگر لڑکا ہو تو بہی ایک بکری ذبح کرین تو بہی کافی ہی اور نر و مادہ کا حکم عقیقی مین ایک ہی اور بہیڑ اور دنبہ بہی جائز ہی اور اس گوشت کی تقسیم ذبح کی بعد یون مستحب ہے کہ اوس جانور کا سر مونڈنیوالیکو دین اور ایک ران دائی جنائی یعنی جوگن کو دین بعد اسکی باقی گوشت کی تین حصے کرین تول کر یا اندازے سے سو ایک حصہ فقیرون محتاجونکو بانٹ دین اور دو حصے اپنی اقربا اور ہمسایہ کی لیئے طیار کرین جیسا قربانی کیا کرتی ہین چنانچہ علما فرماتی ہین حکمُ العقیقۃِ حکمُ الاضحیۃِ یعنی حکم عقیقی کا قربانی کا سا حکم ہی تو اس صورت مین ماں باپ دادی دادا کا کہانا بہی مضایقہ نہین اور مشہور اسکی خلاف ہی سو اوسکی کچہ اصل نہین ولا یکسر عظامُہا تفاؤلًا وان کسرت فلا باس بہ لانّ الاضحیۃ تکسر عظامہا کذا فی کنز الفقہ یعنی عقیقی کی جانور کی ہڈی نتوڑی جاوی کہ اوسمین اولاد کی درستی اعضا کی فال ہی اور توڑ دین تو بہی کچہ ڈر نہین اسواسطی کہ قربانی کی ہڈیان توڑی جاتی ہین اور اسکی بعضی جز زمین مین گاڑ دینا ہرگز درست نہین کیونکہ یہ گاڑنا مال ضایع کرنا ہی اور شریعت مین مال ضایع کرنا درست نہین اور اوس جانور کی پائے اگر سر کی تابع جاتین تو مونڈنیوالیکو دین اور نہین تو اپنی خرچ مین لاوین اور اوسکا چمڑا پکا کر بیچنے یا دباغت دیکر کتاب کی جلد مین استعمال کرین یا خیرات کر دین اور عقیقی کی ذبح کی وقت کی دعا یہ ہی

[illegible]

اللهم إنّ هذه عقيقة ابني فلان دمها بدمه ولحمها بلحمه وعظمها بعظمه وجلدها
بجلده وشعرها بشعره اللهم تقبلها مني واجعلها فداء لابني من النار معنی یہ کہ ای اللہ عقیقہ
میری بیٹی فلانیکا ہی اسکا خون اوسکی خون کی بدلی اور اسکا گوشت اوسکی گوشت کی بدلی اور اسکی
ہڈی اوسکی ہڈی کی بدلی اور اسکا چمڑا اوسکی چمڑیکی بدلی اور اسکی بال اوسکی بالونکی بدلی ای اللہ
مجھسے یہ عقیقہ قبول کر اور کردی اسکو میری بیٹی کا اول آگ سی چھٹنا **مسئلہ** یہ جو لوگ چار برس چار مہینے
چار دن چار گھڑی کی عمر میں لڑکیکا مکتب مقرر کرتی ہیں اور اوسکو بسم اللہ پڑھاتی ہیں اسکی اصل کیا ہے
جائز یا ناجائز **جواب** لڑکی کی مکتب کا یہ طریقہ جو ہندوستان میں رائج ہی سو اسطرح پر شرع کی اصول سے
جو کتاب یعنی قرآن اور سنت اور اجماع اور مجتہدونکا قیاس ہی ثابت نہیں تو اسکا ایسا اہتمام کرنا کہ اوسکو
نکاح کی ولیمی کی طرح ٹھہرانا ہرگز نہیں اتنا البتہ ثابت ہی کہ عبد المطلب کی اولاد میں سی جو لڑکا گویا ہوتا یعنی بولنے
لگتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکو کلمۂ توحید اور آیت قل الحمد لله الذی لم یتخذ ولدا آخر سورہ تک
سکھلا دیتی تھی چنانچہ حصن حصین وغیرہ کتابوں میں موجود ہی اور لڑکیکے بولنی کی کوئی حد مقرر نہیں بعضی دو تین
برس میں بعضی کچھ زیادہ کم میں بولا کرتے ہیں قال العلماء اذا انطلق لسانه لُقِّن لا اله الا الله
محمد رسول الله و قل الحمد لله الذی آخرها واذا بلغ سبع سنين خُتِن ولا ينبغي ان يؤخر عنه
وأُمر بالصلوة تأديبا كما جاء في الحديث مروا صبيانكم بالصلوة اذا بلغوا سبعا یعنی عالم کہتی
ہیں کہ جب لڑکی کی زبان چلی یعنی باتیں کرنا شروع ہو تو اوسکو کلمہ طیب لا اله الا الله محمد رسول الله اور
آیت قل الحمد لله الذی آخر تک سکھلا دیں اور جب سات برس کو پہنچے تو اوسکا ختنہ کریں اور اسمیں
دیر کرنا بہتر نہیں اور اوسکو نماز کا حکم کریں تا کہ اوسکی عادت پڑ رہی آگی کو نماز قضا نکری چنانچہ
حدیث میں آیا ہی کہ حکم کرو اپنی لڑکونکو نماز کا جب وہ سات برس کی ہوں اور شرعۃ الاسلام کی شرح میں
لکھا ہی کہ لڑکوں کا مکتب جو اسوقت معین ہیں ہوتا ہی بعضی توجیہ کہتے ہیں کہ حضرت کا سینۂ مبارک
جو اول مرتبہ شق ہوا تھا تو آپکا سن شریف چار برس کا تھا اسکی بعد لکھا ہی والمشهور انه عليه
الصلوة والسلام كان له حينئذ ثلث سنين یعنی اور مشہور یہ ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
اوسوقت تین برس کی تھی تو اس قول سی پہلی توجیہ ضعیف ہو گئی اور یہی ٹھیک رہا کہ اس تعین کے
شرع میں کچھ اصل نہیں **مسئلہ ساتواں** بعد اس مکتب کی شیرینی یا کھانا برادری میں بانٹنا جائز ہے
یا نہیں **جواب** شرع شریف میں خوشی اور سرور کا وقت کوئی نعمت حاصل ہونیکی بعد مقرر ہوا ہی جیسے
ولیمہ نکاح کی بعد اور عقیقہ تولد کی بعد اور پہلی ہی نعمت ملنی کی امید پر خوشی کرنا نہیں آیا سو شیرینی تقسیم کرنا
سنت تو نہیں ہے بہت ہو گا تو مباح ہوگا اسواسطے کہ جس سبب یہ شیرینی تقسیم ہوتی ہی یعنی مکتب کی
خوشی وہی مسنون نہیں ٹھہرا ہی چہ رسد مباح ہونیکے بھی یہ شرط ہی کہ اہتمام نہ ہو اور رسم یعنی لوگونکو کھانا

[illegible]

اور سننا منظور ہو اور خواہ نخواہ اسکو لازم کر لینی کی نیت ہو اور نہین تو مکروہ ہی اور حضرت
عمر رضہ جب سورہ بقرہ سیکہہ چکی تہین تو اونٹ ذبح کر کی اپنی دوستونکو کہلایا تہا چنانچہ تفسیر
فتح العزیز مین مذکور ہی تو اس روایت سی معلوم ہوا کہ نعمت حاصل کرنیکی بعد علی الخصوص جب وہ
نعمت دینی ہو اپنی دوستونکو کہانا کہلانا یا شیرینی تقسیم کرنا جائز ہی اسی سبب سے ان شہرون مین قرآن پڑہنی
کی ختم کیے بعد خوشی کرتی ہین اور کہانا یا مٹہائی دوستون آشناؤن کو کہلاتی ہین اور اسکو نشرہ
بولتی ہین سو یہ طریقہ جائز بلکہ مستحب ہے اور تحصیل علم سی فراغ کی بعد بہی خوشی کرنا اسی قبیل سی معلوم ہوتا ہے
واللہ اعلم **آٹہوان مسلہ** لڑکون کی ختنی اور لڑکیونکی کان چہیدنی مین شیرینی یا کہانا بانٹنا کیسا ہے
جائز یا نہین **جواب** ختنی کی وقت مین دعوت کرنا اور کہانا بانٹنا جائز بلکہ مستحب ہے چنانچہ شیخ عبد الحق
نی مشکوٰۃ کی عربی شرح مین لکہا ہی ایسی ہی اگر کوئی شیرینی تقسیم کری تو بہی جائز اور مباح ہوگا اور لڑکیون
کے کان چہیدتی وقت طعام و شیرینی تقسیم کرنا کسی کتاب مین نظر نہین پڑا ظاہرا ہندوستان کی رسم
معلوم ہوتی ہی اور فقہ کی کتابون در مختار وغیرہ مین اسقدر آیا ہی کہ لا بأس بثقب أذن البنت
یعنی بچی کا کان چہیدنا کچہ مضایقہ نہین اور حمادیہ مین واقعات حسامیہ سی یون نقل کیا ہی ولا بأس
بثقب أذن الطفل من البنات لأنهم كانوا يفعلون ذلك في زمن رسول الله صلى الله عليه
وسلم من غير انكار یعنی اور کچہ ڈر نہین کہ لڑکیونکا کان چہیدا جاوی اس واسطی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی وقت مین بہی لوگ یہ کام کیا کرتی تہی بغیر انکار کی یعنی صحابہ ایک دوسریکو منع نہین کرتی تہی
اور نصاب الاحتساب مین اس عبارت سی آیا ہی کہ لا بأس بثقب أذن الطفل من النساء وفيه
دليل على أن ثقب أذن الطفل من الذكور مكروه فيحتسب على من فعله یعنی لڑکیونکا کان
چہیدنا برا نہین اور اسمین اس بات کی دلیل ہی کہ کان چہیدنا لڑکون کا مکروہ ہی تو جو کوئی لڑکونکا کان
چہیدی تو اوس سی احتساب لیا جاویگا یعنی قاضی اوسکو تنبیہ کر دیگا اور اس کام سے رجوع کریگا **نوان**
**مسلہ** ختنی کی وقت لڑکونکو نشی کی چیز کہلانا اور اونکی ہاتہ پاؤن مین مہندی لگانا جائز ہی یا نہین
**جواب** نشی کی چیز نابالغ کو کہلانا لڑکا ہو یا لڑکی حرام ہی جیسا بالغ مرد و عورت دونونکو حرام ہے
اور ہاتہ پاؤن مین مہندی لگانا لڑکون کو حرام ہی کہ انکو مرد بالغ کا حکم ہے اور مرد کو تو مہندی حرام ہے
اور لڑکیونکو جائز ہی جیسی عورت جوان کو جائز ہی چنانچہ نصاب الاحتساب مین ہی ولا ينبغي أن
تخضب يد الصبي ورجله بالحناء ويحرم على الصبي شرب الخمر وأكل الميتة والإثم على
الذي سقاه وأكله یعنی اور لایق نہین چہوٹی لڑکی کے ہاتہ پاؤن مہندی سی رنگنا اور حرام ہے
لڑکی کو خمر یعنی نشی کی چیز پینا اور مردہ کہانا اور گناہ اوسپر ہوگا جسنی اوسکو پلایا اور کہلایا اور
حدیث مین آیا ہی کہ الخمر ما خامر العقل یعنی خمر وہ چیز ہی جو چہپا دیوی عقل کو اور یہ بہی آیا ہی کہ کل

مسکر حرام یعنی نشہ لانی والی چیز حرام ہی تو جو چیز بالغ مردونکو جائز ہی لڑکی نابالغ کو بھی جائز ہی اور جو کچھ عورتون بالغہ کو درست ہی لڑکی نابالغہ کو سب درست ہی اور جو کچھ ان دونونکو مباح نہین ہی لڑکا لڑکی دونونکو مباح نہین اور نشی کی چیز مرد عورت دونون پر حرام ہی سو اونکی اتباع کی سبب لڑکی لڑکا کو بھی حرام ہی اور اسکا باقی بیان آگی آویگا **دسوان مسئلہ** زیور اور ریشمین کپڑا چھوٹی لڑکونکو جو غیر مکلف ہین پہنانا جائز ہے یا نہین اور اگر مردونکی بے اجازت عورتین اپنی پاس سی ریشمین کپڑا یا زیور بناکر لڑکونکو پہناوین تو درست ہی یا نہین **جواب** سونی روپی کا زیور اور ریشمین کپڑا لڑکون کو پہنانا مکروہ ہی چنانچہ درایہ مین ہی وَیُکْرَہُ اَنْ یُلْبِسَ الذُّکُوْرَ مِنَ الصِّبْیَانِ الذَّھَبَ وَالْحَرِیْرَ لِاَنَّ التَّحْرِیْمَ لَمَّا ثَبَتَ فِیْ حَقِّ الذُّکُوْرِ وَحُرِّمَ اللُّبْسُ حُرِّمَ الْاِلْبَاسُ کَالْخَمْرِ لَمَّا حُرِّمَ شُرْبُہٗ حُرِّمَ سَقْیُہٗ یعنی مکروہ ہی لڑکونکو سونا اور ریشم پہنانا اسلیئی کہ جب مردونکی حق مین اسکی حرمت ثابت ہوئی اور پہننا حرام ٹھرا تو پہنانا بھی حرام ہوا جیسے شراب کا پینا پلانا دونو حرام ہین اور یہ بھی ہدایہ مین ہے وَلَا یَجُوْزُ لِلرِّجَالِ التَّحَلِّیْ بِالذَّھَبِ لِمَا رَوَیْنَا وَلَا بِالْفِضَّۃِ لِاَنَّہٗ فِیْ مَعْنَاہُ یعنی مردونکو سونی کا زیور پہننا جائز نہین اور نہ چاندی کا اسواسطی کہ اوسکا بھی یہی حال ہی اور نصاب الاحتساب مین شرح طحاوی کبیر سی لکھا ہی وَیُکْرَہُ لِبَاسُ الْحَرِیْرِ لِلرِّجَالِ وَالصِّبْیَانِ مِنَ الذُّکُوْرِ وَکَذٰلِکَ الذَّھَبُ وَالْفِضَّۃُ یعنی اور مکروہ ہی پہننا ریشم کا مردون اور لڑکونکو اور ایسی ہی سونا اور چاندی مکروہ ہے اور اوسی کتاب مین ہی وَیُکْرَہُ لِلذُّکُوْرِ الصِّغَارِ الْخَلْخَالُ وَالسِّوَارُ یعنی مکروہ چھوٹی لڑکونکو گڑی اور کڑی پہننا اور اگر عورتین مردونکی بے اجازت اپنی مال سے لڑکونکو یہ چیزین پہناوین تو مردونکو چاہیئی کہ اونکو روکین اور ڈانٹ دین کہ اس حرکت سی باز رہین اور لڑکونسی اوتار ڈالین کہ بری چیز کا دور کرنا ضرور ہی مشکوۃ کی حدیث موجود ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ آخر حدیث تک اور اگر وہ بھی درگذر کرینگے اور اس خرابی کو درہم برہم نکرینگی تو گناہ مین شریک ہونگی اور یہ جو مکروہ کی لفظ ان عبارتون مین واقع ہے تو اس سی مراد مکروہ تحریمی ہی یعنے حرام کی نزدیک نہ تنزیہی جو حلال سے قریب ہی **گیارہوان مسئلہ** دستور ہے کہ قبل نکاح دولہن کی گہر سی کچھ نقد کپڑا وغیرہ دولہا کی گہر بہجواتی ہین اور حجام اور بہاٹ وغیرہ اوسکی لیجانی والی کو کچھ انعام دیا کرتے ہین اسکا کیا حال ہی جائز ہی یا ناجائز **جواب** اس سوال کا خلاصہ جواب یہ ہی کہ ایسی امور مین رسم کا لحاظ کری اور عمل مین لاوی اور بغیر لازم کیے کرتی تو خیر کچھ مضایقہ نہین اور لیجانیوالی کو دینا دو حال سے خالی نہین یا اوسکی مزدوری مین دی تو وہ جدی بات ہی اوسمین کلام نہین یا احسان کی راہ سی دی تو اسمین اوسکو جھگڑنا نہین پہونچتا کہ جھنجھلا کر زیادہ مانگی کیونکہ شرع اور احسان پر جبر درست نہین چنانچہ اسکا حال تیسری مسئلی مین گذر چکا

[illegible]

[illegible]

**بارہوان مسئلہ** ولیمہ کا کہانا برادری کی و پہلی پکوانا قبل نکاح کی چاہیے یا بعد نکاح کی یہ اگر بعد نکاح کی ہوا تو کب تک درمیان ہی **جواب** ولیمی کا کہانا پکوانا سنت ہی بعد نکاح کی چاہیے اور پہلی سنت میں ہی یا اخر مشکوۃ کی حاشیے میں لکہا ہی اِنَّ الوَلِیمَۃَ تَکُونُ بَعدَ الدُّخُولِ وَقِیلَ عِندَ العَقدِ وَقِیلَ عِندَهُمَا یعنی ولیمہ عورت سی صحبت کی بعد چاہیے اور بعضوں نی کہا نکاح کی وقت اور بعضوں نی کہا صحبت اور نکاح دونون کی وقت چاہیے اس عبارت سی معلوم ہوا کہ ولیمہ اوس کہانیکو کہتی ہیں جو نکاح کے وقت یا نکاح کی بعد یا اور کسی خوشی جیسے ختنہ وغیرہ کی بعد پکایا جاوی اور یہ جو رواج ہی کہ لڑکی کے طرف والے برات کی لوگون کو کہانا کہلاتی ہیں سو یہ اگر بطور ضیافت ہوا ور وہ شخص مقدور والا ہو اور نام اور نمود کا لحاظ نہو اور نوبت قرض اور سودی روپیہ لینی کی نہ پہنچے اور اوسکو خواہ مخواہ لازم نکر لیوے تو درست ہی اور اس کہانیکی قبول کرنیکی ایک بڑی شرط یہ ہی کہ راگ باجی اور ایسے کہیل تماشی کی چیزون سی خالی ہو چنانچہ امام محمد غزالی رح نی اپنی کتاب احیاء العلوم میں منکرات ضیافت کی بیان میں لکہا ہی وَمِنهَا سَمَاعُ الاَوتَارِ اَو سَمَاعُ القَینَاتِ وَمِنهَا اِجتِمَاعُ النِّسَاءِ عَلَی السَّطحِ تَنظُرُ اِلَی الرِّجَالِ مَهمَا کَانَ فِی الرِّجَالِ شَابٌّ یُخَافُ الفِتنَۃُ بَینَهُم فَکُلُّ ذٰلِکَ مَحظُورٌ مُنکَرٌ یَجِبُ تَغیِیرُہ وَمَن عَجَزَ عَن تَغیِیرِہ لَزِمَہُ الخُرُوجُ وَلَم یَجُز لَہُ الجُلُوسُ فَلَا رُخصَۃَ فِی الجُلُوسِ فِی مُشَاهَدَۃِ المُنکَرَاتِ **یعنی** منجملہ ضیافت کی برائیون میں ستار کی باجی سننا اور فاحشہ عورتونکا راگ سننا ہی اور عورتونکا چہت پر جمع ہونا کہ جوان مردونکو دیکہیں اور فساد کا خوف ہو سو یہ سب ہی ممنوع چیزین ہیں کہ انکا دفع کرنا واجب ہی یہ جس سی دفع نہو سکی تو اوسکو وہاں سی چلا آنا لازم ہی اور بیٹہنا درست نہین اسواسطی کہ جہان بری چیزین دیکہنا پڑیں وہان بیٹہنی کی شرع میں رخصت نہین باقی رہا حال ولیمی کے دعوت کا سو اوسکو قبول کرنا اور کہانا جائز بلکہ سنت ہی بشرطیکہ وہ بہی ان شرعی برائیوں سی خالی ہو اور کوئی بدعت اور شرک کی رسم اوس میں واقع نہوئی ہو اوسکا کہانا بہی جائز نہوگا بلکہ اگر سابق سی معلوم ہو کہ اوس مجلس میں بدعات ہونگی تو وہاں جانی سی بہی پرہیز کری اور ایک برائی ولیمی کی کہانیمین یہ ہی کہ امیرونکو بلاتین اور مسکینون کو چہوڑ دیں چنانچہ مشکوۃ میں صحیح بخاری اور صحیح مسلم سی حدیث نقل کی ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الوَلِیمَۃِ یُدعَی لَهَا الاَغنِیَاءُ وَیُترَکُ الفُقَرَاءُ وَمَن تَرَکَ الدَّعوَۃَ فَقَد عَصَی اللّٰہَ وَرَسُولَہ یعنی برا کہانون میں ولیمی کا کہانا ہی جسمیں غنی بلائی جاویں اور فقیر چہوڑ دی جاویں اور جو کوئی دعوت کی اجابت نکری وہ اللہ و رسول کا گنہگار ہی پہر اگر اتفاق سی اوس مجلس میں جانیکا اتفاق ہوا اور وہاں بدعات پائیں تو وہ جانی والا اگر منع کی طاقت رکہتا ہو تو منع کری اور اس خرابی سی روکی اور اگر منع پر قادر نہو تو پہر اگر وہ شخص مقتدا ہی اور لوگ اوسکی سند پکڑتی ہیں تو

وجہ سے چلا آوے تاکہ اوسکی پیروی لوگ نہ پکڑیں اور اگر ایسا نہیں ہی عامی آدمی ہی تو اگر بیٹھ جاوے
اور کہانا کہالیوے تو جائز ہی اسلیے کہ دعوت کا اجابت کرنا سنت ہی سو بدعت کی سبب چہوڑا نجائیگا
جیسے ایک جنازے میں پیٹنے والی عورت ساتھہ ہو تو اوسکی نماز پڑھ لینا درست ہی چنانچہ بعینہ یہ
مضمون شرح وقایہ میں موجود ہی اِعْلَمْ اَنَّہٗ لا یخلو اَنَّہٗ ان علم قبل الحضور ان هناك لهوا
لا یجوز الحضور وان لم یعلم قبل ذلك لكن هجم بعده فان كان قادرا على المنع منع
وان لم یكن قادرا فان كان الرجل مقتدًى یخرج لئلا یقتدی الناس به وان لم یكن
مقتدًى فان قعد واكل جاز لان اجابة الدعوة سنة فلا تترك بسبب بدعة
كصلوة الجنازة تحضرها النائحة اسکا مطلب وہی ہی جو اوپر لکہا گیا سو عامی آدمی جو ایسی مجلس میں ہو
اوسکو بہی اتنا ضرور ہی کہ اِس فعل کو دل میں برا جانتا رہی حدیث میں آیا ہی فان لم یستطع فبقلبه
وذلك اضعف الایمان یعنی اگر زبان سے بہی منع کی طاقت نہ رکہی تو دل سے برا جانی اور یہ بودا درجہ
ایمان کا ہی اور جو شخص دل سے بہی برا نجانی تو ایمان جانی کا خوف ہی خدا محفوظ رکہی **تیرہوان مسئلہ**
ہندوستان کی رسم ہی کہ چند روز نکاح سے پہلی دلہن کو علیحدہ مکان میں بٹہلاتی ہیں اور
آنگن میں بہی نہیں نکلنی دیتی یہ کیسی بات ہی جائز یا ناجائز اور یہ بہی رسم ہی کہ شادی کی وقت نیوتی میں کچہ دیا
کرتے ہیں اسکا کیا حال درست ہی یا نادرست **جواب** ایسی کام مباحات کی قسم سے ہیں کہ انکا کرنا
نکرنا برابر ہی اور فعل مباح کی کرنی نکرنی دونو پر اصرار اور ہٹ مکروہ ہی چنانچہ ملا علی قاری نے
مشکوۃ کی شرح میں لکہا ہی کہ من اصر علی امر مندوب وجعله عزما ولم یعمل بالرخصة
فقد اصاب منه الشیطان من الاضلال فكیف من اصر علی بدعة ومنكر یعنی جسنی
کسی امر مستحب پر اصرار کیا اور کر ڈالا اوسکو عزیمت اور رخصت پر عمل نکیا تو بیشک پہنچا اوسکو شیطان سی
ایک حصہ گمراہی کا سو کیا حال ہی اوسکا جسنی بدعت اور برائی پر اصرار کیا اور نیوتی کی رسم میں مال
خرچنا اپنی برادری میں بطریق صلہ رحم مباح ہی اپنی مقدور موافق دیدی اور بےمقدوری کی حالت
میں قرض لیکر ایسی کاموں میں لگانا کچہ نہیں کہ اسکو قرض ادا کرنا واجب ہوگا اور ایسی مباح کاموں
میں قرض لینا بہتر نہیں اللہ جسکو چاہتا ہی سیدہی راہ بتلاتا ہی **چودہوان مسئلہ** برات
رخصت ہوتی وقت دولہ کو بطریق سلامی کچہ دیا کرتے ہیں اور دلہن بہی دولہ کی گہر جاتی ہی تو
اوسکو بہی منہ دکہائی دیتی ہیں یہ کیا رسم ہی جائز یا ناجائز **جواب** شریعت محمدیہ میں ان چیزونکی
کچہ اصل تو ثابت نہیں مگر ظاہرا ایسی کاموں کا مباح ہونا معلوم ہوتا ہی اور مباح کام کا اپنی ذمی پر
لازم کرنا ضرور نہیں چنانچہ یہ حال ابہی گذر چکا اور ایسی چیز کا لازم کر لینا جسکی کچہ اصل بہی شرع کے
چاروں دلیلوں کہ کتاب وسنت واجماع وقیاس ہی ثابت نہو جائز نہیں بلکہ دین میں ایک نئی چیز

[illegible] مسلمان [illegible] ایمان [illegible] مسئلہ [illegible] ۱۳ [illegible]

تک لیتی ہی تو جو کچھ اپنی دلی رغبت سی دیتی ہیں مباح ہی اور جو بہ تقید دیتی ہیں یا اور کسی سبب سے تو یہ البتہ بری
ملامت سی **پندہرواں مسئلہ** رسم ہی کہ لڑکا بیاہا جاتی یا لڑکی کا نکاح ہو تو ننہال کی عورتیں
کچھ نقد زیور کپڑا وغیرہ اپنی ساتھ لاتی ہیں اور کبھی آپ ہی سارا دینا ذمہ کر لیتی ہیں یہ طور شرع شریف
میں درست ہی یا نہیں **جواب** ایسی کام شریعت کی اصول کی قاعدوں بموجب داخل ہیں نیکی کے
زمرہ اور ہمدردی کی حقوق ادا کرنی کی نیت ہو چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا
کی شادی میں ایسا معاملہ کیا ہی کرتی تھی تو اسطرح کا دینا بلا کراہت مباح بلکہ مستحب ہے پھر اگر کوئی اپنی
اسی قسم میں بڑائی اور نام آوری کی نیت کرتی اور شہرت مقصود ٹھہراتی تو البتہ درست نہیں بلکہ
مکروہ ہی کہ مال خرچنی میں تفاخر اور نام آوری کا لحاظ بیشک شرع میں مذموم اور برا ہی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ
یعنی تحقیق اللہ نہیں دیکھتا تمہاری صورتوں اور تمہاری مالوں کو لیکن دیکھتا ہی تمہاری دلوں
اور کاموں کو یہ حدیث مشکوۃ میں ہی مسلم کی روایت سی **سولہواں مسئلہ** بغیر حاجت دولہ کو نہلانا
اور سوا کسی لباس کی سفید کپڑی پہنانا اور اگرچہ دولہن کا گہر قریب ہو تب بھی دولہ کو سوار کرنا
اور برات کی لوگوں کی ساتھ گشت دینا درست ہی یا نہیں **جواب** یہ نہلانا شرع میں مستحب و سنت
اگر بدن کو پاک صاف کرنیکو کوئی نہالی تو درجہ مباح تک پہنچ جاتی گا اور جس مباح کو جاہل ضروری یا
سنت ٹہرالیں تو وہ مکروہ ہو جاتا ہی چنانچہ سب کا بیان گذر چکا اور سفید لباس پہنانا درست ہی
شرعہ سی حمادیہ میں نقل کیا ہی کہ اَحَبُّ الْاَلْوَانِ الْبَیَاضُ وَالنَّظَرُ اِلَی الْخُضْرِ یَزِیْدُ فِی الْبَصَرِ
وَلَبِسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْبُرْدَ الْاَحْمَرَ یعنی پیارا رنگ سفید ہی اور سبز رنگ کو
دیکھنی سی نظر بڑہتی ہی اور بیشک پیغمبر خدا نی سرخ چادریں اوڑہی ہیں اور ایسی ہی وہ لباس جو
سبز و سیاہ و زرد کہ زعفران سی نہ رنگا ہو اور زعفران کی رنگی کپڑی مشابہ بہی نہو جائز ہیں
اور جو کپڑا کسم کے پھول کی رنگ میں رنگا ہوا اسکا پہنانا بہی مکروہ ہی اور سوا کسم کی اور چیز کا
رنگا کپڑا سرخ پہننا بہی مختلف فیہ ہی بعضوں نی جائز بعضوں نی ناجائز کہا ہی اسکا ترک بہتر ہی چنانچہ
حمادیہ میں مذکور ہی کہ امام حسن نی پیغمبر خدا صلعم سی روایت کی کہ آپ نی فرمایا وَاِیَّاکُمْ وَالْحُمْرَۃَ فَاِنَّہَا
مِنْ زِیْنَۃِ الشَّیْطَانِ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یُحِبُّ الْحُمْرَۃَ یعنی بچو سرخی سی اسواسطیکہ سرخ چیز شیطان کی
زینت ہی تو بیشک شیطان کو اچھی معلوم ہوتی ہی سرخی اور دولہ کو سوار ہونا اور براتیوں کو ساتھ لیکر
اپنی شوکت ظاہر کرنیکو گشت کرنا حرام ہیں چنانچہ مولانا شاہ عبد العزیز رح کی بعضی رسالوں میں
جو نکاح کی بری رسوم کی ممانعت میں لکہی ہیں مذکور ہی وکالجو ز تضییع المال باحراق البارود و
الکاغذ وبرکوب الخیل والطوف بالبلد من غیر حاجۃ قال اللہ تعالی ولا تکونوا کالذ

[illegible]

خرجوا من ديارهم بطرا ورئاء الناس واظهار المعازف والمزامير والملاهي واظهار لعب اللعابين وستر حيطان البيت بالثياب الحبرة تزيينا ودخول النساء الاجنبيات على الزوج بعد الفراغ من العقد وكلامهن معه ومس انفه واذنه ووضع الثياب على جسد الزوجة وامر الزوج بان يرفعه بلسانه وحفوف النساء حول الزوج والزوجة عند الخلوة كله من البدعات المحرمة یعنی اور نہین جائز ہے مال ضائع کرنا باجے و اور سینے اور کاغذ جلانے مین اور گھوڑ دوڑ پڑھنا اور سجاوٹ شہر مین پہرنا فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور مت ہو جاو اونکے طرح جو نکلے اپنے گہر سے اتراتے اور لوگون کے دکہلانیکو اور باجے اور غفلت کی چیز اور کہیل تماشہ کا کہیل ظاہر کرنا اور زینت کے لیے اچھے کپڑے سے گہر کا دروازہ منڈہنا یا پردہ ڈالنا اور نکاح کے بعد اجنبی عورتونکا دولہ کے پاس جانا اور اوس سے ہمکلام ہونا اور اوسکی ناک اور کان چہونا اور دولہن کے جسم پر مصری رکہکر دولہ کی زبان سے اوٹہوانا اور اکٹھا ہونا عورتونکا دولہ دولہن کے آس پاس خلوت کے وقت یہ سب بدعتین ہین حرام فقط مگر ہان اگر دولہن کا گہر دور ہو کہ دولہ اور لوگ پیادہ نہ چل سکین تو اس ضرورت کے سبب سوار ہونا مضایقہ نہین **سترہوان مسئلہ** دولہ کو پگڑی پہناتے وقت برادری کے لوگ حجام کو اپنی اپنی مقدور بہر کچہ کچہ دیا کرتے ہین یہ کیسا ہے درست یا نادرست **جواب** ایسے مسئلے کا جواب کئی بار گذر چکا کہ یہ دینا مباح کی دو حیثیت ہمیشہ کا حجام کو جبکر انہین پہنچا احسان کرتے ہین جبر و اکراہ کو راہ نہین جو چاہے سو دیوے **اٹھارہوان مسئلہ** ساچق یعنی سو بارے کا دن مقرر کرنا اور اوس دن میوہ اور شیرینی اور کپڑونکے تہان اور جوڑا اور خوشبو وغیرہ دولہن کے گہر بہیجنا جائز ہے یا نہین اور بعضے لوگون مین حنابندی کی بہی رسم ہے کہ دولہن کے گہر سے ایک معین دن مین سو بارے کے بعد دولہ کے گہر مہندی بہیجتے ہین اور دولہ کے ہاتہہ پاوین لگاتے ہین درست ہے یا نہین **جواب** میوہ شیرینی کپڑے وغیرہ دولہ کے گہر سے دولہن کے گہر بہیجنا درست ہے اسکا کوئی دن مقرر نہین بلکہ ایسی چیزین بطور تحفہ بلا تعین دن کے بہیجنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا ہے چنانچہ تفسیر معالم التنزیل مین ہے فانكحها رسول الله صلى الله عليه وسلم زيدا فدخل بها وساق رسول الله صلى الله عليه وسلم اليها عشرة دنانير وستين درهما وخمارا ودرعا وازارا وملحفة وخمسين مدا من طعام وثلثين صاعا من تمر یعنی پہر نکاح کر دیا حضرت نے زینب بنت جحش کا زید اپنے پالک بیٹے سے پہر گئے اونہون نے صحبت کی اوس سے اور بہیجا تہا پہلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب کو دس دینار اور ساٹہہ درہم اور ایک اوڑہنی اور ایک چادر اور ایک تہبند اور ایک لحاف اور پچاس مد غلہ گیہون کے اور تیس صاع چہوارے فقط اور ان چیزونکے بہیجتے وقت کچہ تجمل اور آرایش کا اتفاق نہین ہوا تہا دولہ کی طرف سے تحفہ بہیجنا تو ثابت ہے مگر جو یہان رسم ہے کہ لڑکے کی بہت

آرایش اور دوسری آتشبازی ناچ وغیرہ حرام چیزین کرتی ہین نرے محض بے اصل ہین اور سخت گناہ تو مسلمانون دیندار کو لازم ہی کہ جس چیز کی اصل شرع مین پائی جاوی وہ تو بلا تامل عمل مین لاوی اور جسکی اصل نہو اور وہ نامشروع اور ممنوع ہو اوسکی پاس نہ آوی اور اپنی آپس مین بڑائی اور نام آوری کی لیی رسوم باطلہ کا پابند ہونا اور خدا رسول کی رضامندی کھونا ہرگز درست نہین اور آرایش کا یہ حال ہی کہ اوسمین اسراف صریح اور کاغذ کی بے ادبی ہی جسپر خدا رسول کا نام لکہا جاوی اوسکو ایسی بیہودہ صرف مین لاوی چنانچہ مرآۃ الصفا والی نے لکہا ہی کہ یہ جو شادی مین کاغذ کی درخت بناتی ہین سو کاغذ پر اللہ تعالی کا نام لکہا جاتا ہی تو اوسکی بنانی والی اور اوسپر راضی ہونیوالی سب خدا کے عذاب مین گرفتار ہونگی **فقط** اور حنابندی کی رسم کا حال نوین مسئلی مین گذرا کہ بالغ مرد بلکہ چھوٹی لڑکی کو بھی مہندی لگانا تھوڑی ہو یا بہت شادی مین ہو یا بغیر شادی درست نہین اور اشباہ و نظائر مین اس عبارت سی موجود ہی کہ ماحرم علی البالغ فعلہ حرم علیہ فعلہ لولدہ الصغیر فلا یجوز ان یسقیہ خمرا ولا ان یلبسہ حریرا ولا ان یخضب یدہ بحناء او رجلہ **یعنی** جو چیز بالغ مرد کو خود کرنا حرام ہی وہ اپنی نابالغ لڑکی کے واسطی عمل مین لانا بھی حرام ہی تو اوسکو شراب پلانا اور ریشمین کپڑا پہنانا اور اوسکی ہاتہ پاون مہندی سے رنگنا نہین درست اور نصاب الاحتساب مین ہی ولا ینبغی خضاب الید والرجل للذکور صغیرا کان او کبیرا ولا باس بہ للنساء **یعنی** مردونکو لائق نہین اپنی ہاتہ پاون مین مہندی لگانا لڑکا ہو یا بڑا اور عورتونکو کچہ ڈر نہین **فقط** ان دونون عبارتونسی معلوم ہوا کہ مہندی کا استعمال مردونکو حرام ہی جیسی ریشمی کپڑا اور سونا چاندی حرام ہی اگرچہ چھوٹی ہی لڑکی کیون نہون لیکن عورتونکو البتہ درست بلکہ سنت ہی چنانچہ فتاوی حمادیہ مین کنز العباد سی منقول ہی کہ الحناء سنۃ للنساء ویکرہ لغیرہن کالامرد والخناثی والرجال الا لعذر لانہ تشبہ بہن وکذا تشبہ المراۃ بالرجل مکروہ **یعنی** عورتونکو حنابندی سنت ہی اور اونکی سوا اورونکو مثل لڑکونکی کہ اونکی ڈاڑہی مونچہ نہو اور اونکی جو خنثی ہین اور مردونکی مکروہ ہی اسواسطی کہ اسمین عورتونکی ساتھ تشبیہ ہی اور ایسا ہی عورتونکو مردونسی مشابہ بننا مکروہ ہی **فقط** اور کبری ذخیرہ مین ہی لاینبغی للصغیر ان یخضب یدہ اورجلہ لان ذلک تزیین وہو مباح للنساء **یعنی** لائق نہین کہ چھوٹی لڑکی کی ہاتہ پاون مین مہندی لگاوین کیونکہ یہ زینت ہی اور زینت عورتونکو چاہی **فقط الغرض** یہ مہندیکی رسم باطل اور حرام ہی اور حرام کام اور صغیرہ گناہ پر اصرار کرنا کبیرہ گناہ ہوجاتا ہی اور کبیرہ پر اصرار کفر کی قریب پہنچاتا ہی خدا محفوظ رکہی

**اونتیسوان مسئلہ** بیونکا سہرا اور ہار کہ دولہ دلہن کی سر پر باندہتی اور کلیان ڈالتی ہین درست یا نہین اور کنگنا باندہنا دلہن اور دولہ کی ہاتہ مین جائز ہی یا ناجائز **جواب** سونی چاندیکی تارونکا سہرا مردونکو ہرگز درست نہین کہ سونیکا استعمال مردونکو مطلق حرام ہی چنانچہ دسوین مسئلی مین اسکا بیان

مرآۃ الصفا
فی شرح [illegible]
کتاب [illegible]
۱۲ مترجم

[illegible] عورتونکا
[illegible] اور مردونکو
مکروہ ہی [illegible]
معلوم ہوا [illegible]
لڑکونکی بہی [illegible]
لگانا [illegible]
چاندی کی [illegible]
اور ظہیریہ [illegible]
عبارت مین
[illegible]
۱۲ مترجم

کہہ تو چکا اور چاندیکا استعمال البتہ انگوٹھی کی قدر مردونکو بھی درست ہی ترمذی کی حدیث مین وارد ہے کہ ایک شخص نی انگوٹھی بنانی کی مقدمی مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پوچھا کہ یا حضرت مین انگوٹھی بنایا چاہتا ہون سو کس چیز کی بناؤن آپ نی فرمایا کہ مِنْ وَرِقٍ وَلَا تُتِمَّهُ مِثْقَالًا یعنی چاندی کی بنا اور ایک مثقال پوری وزن مین نہو اور انگوٹھی کی سوا اور کسیطرح چاندیکا استعمال کرنا بھی مردکو نہین درست اور کافرون کی مشابہت حرام ہی تو اس سبب سی سہرا باندہنا عورتون کو بھی نہین روا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ یعنی جسنی اپنی تئین کسی قوم سے مشابہ بنایا تو وہ اونہین مین سے فقط اور پہولون کا سہرا بھی مشابہت کفار کی سبب جائز نہین بلکہ پہولون کا ہار دولہ دلہن کی سر پر ڈالنا نکاح کی وقت یا بعد اوسکی بدعت اور گبرون کی مشابہت ہی اور کافرون اور گبرونکی مشابہت سی بچنا ضرور ہی چنانچہ کتاب مرآۃ الصفا مین کہ فتاوی کی طور پر ہے لکہا ہی کہ دولہ کے سر پر پہول اور رومال رکہنا بدعت ہی اور بعضون کے نزدیک رسم گبرون کی ہے فقط اور کنگنا دولہ اور دلہن کی ہاتہہ مین باندہنا ہی کافرون کی رسم ہی چنانچہ اسی کتاب کے فصل نکاح مین فتاوی مومنین سی لکہا ہی کہ بعضی لوگون کی یہان یہ رسم ہی کہ کچہ سرسون اور اسپند پیلی کپڑی مین باندہ کر اوسکا نام کنگنا رکہتی ہین یہ حرکت بہت سی بدعات و معصیات پر شامل ہی اور اوسمین بہت خرابیان ہین ایک یہ کہ یہ ہندؤنکا دستور ہی اور ہندؤنکی مشابہت کبہی کفر کبہی گناہ کبیرہ ہوتی ہی اور اسی کتاب کی اسی فصل مین ہی کہ لال ڈورا دولہ کی ہاتہہ مین باندہنا گبرون کی رسم ہی اوسمین کفر کا خوف ہی اور منافع المومنین مین ہی کہ ایک لوگونکی یہ رسم ہی کہ کوری گہڑی پر پہول ڈالکر صندل ملتی ہین یہ بہی گبرونکی مشابہت ہی اور اسی کتاب مین ہی کہ ایک لوگونمین یہ رسم جاری ہی کہ تہوڑی سرسون اور اسپند ایک تہ مین باندہتی ہین اور اوسکو کنگنا کہتی ہین اور دولہ کی ہاتہہ مین باندہ دیتی ہین اور یہ ظاہر ہی کہ اسکا بانی اولا اور رواجی ہونی والا کافر ہوگا اور سید آدم بنوری نی اپنی کتاب مین کتاب علم الہدی سی نقل کر کی لکہا ہی کہ نکاح مین کئی چیزین کفر ہین اور کئی چیزون مین خوف کفر ہی اور کچہ بدعت ہین سو جو کوئی یہ رسوم عمل مین لاوی تو اوسکی درمیان سے مرد اور جورو ہونی کا علاقہ اوٹہ جاتا ہی اور وہ نکاح مسلمانونکا سا نہین ٹہرتا کہ جو اولاد ایسی نکاح سی پیدا ہے تو اوسکا نسب نہین ثابت ہوتا مگر حرامی ٹہرتا ہی پہلی کنگنا کہ یہ تو صریح کفر ہی اسکا بانی والا اور اوسپر رضامند دونو کافر ہین دوسری جلوہ دینا کہ اوسمین بہت سی فضیحتی اور رسوائی ہی تیسری یہ کہ ہم کہین کے اور بہن اور اور عورتین دولہ کی سر پر اوڑہنی ڈالتی ہین اور دلہن کی سر پہ پگڑی رکہتی ہین سو اس حرکت سے تو دونو ملعون ہوتی ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ خدا کی پہٹکار اور لعنت اوس مرد پر جو اپنے تئین عورتون کی مشابہ کری اور اوس عورت پر جو مردونکی طرح بنی چوتہی یہ کہ دلہن کا انگوٹہا پانی نہ بلکہ دودہ سی دہوتی ہین سو یہ کفر کی رسم اور اوسمین کفر کا ڈر ہی پانچوین یہ کہ ایک مصری کا ٹکڑا عورت کی بدن پر

رکہتی ہین کہ ہر دا وسکو بہی بخشتی ہی اور شادیون مین فاسق ہوتی ہین اور چہار باتون کی مشابہت ہی جیسے یہ کہ ہولی کی وقت ایک سرخ ڈورا لیکر دولہ کی کنگہن ڈالتی ہین اور تخت پوش کر ڈومنی دولہ کے ایک ایک عضو کا شرمناک داہیس ڈومنی باتی ہی اور اوسکو مسخرہ اور عورتونکا سہرا گاتی ہین ایسی فعل مین بہی سبکی سب ملعون ہوتی ہین یہ شامل ہوتی ہین یہ کہ تاجینہ وار سبح تک بلی ہوئی گالیان ڈومنیان وغیرہ بکتے ہین یہانتک کہ مسجد اور محراب اور منبر اور دستار کی اہانت کی نوبت پہنچتی ہی وہان تک بہی اہانت کیجئی ہی اٹہوین یہ کہ نوشہ دلہن کی پیس پاس سات بار گہوما کرتا ہی ہنود بہی ڈالتا ہی یہ کافرونکی رسم ہی اور خوف کفر ہی نوین یہ کہ دولہن کی شرمگاہ شربت سی دہوکر دیا اوسمین دولس سی پیشاب کراکی دولہ کو پلواتی ہین یہ بڑی ناپاک رسم ہی اور کبیرہ گناہ ہی دسوین یہ کہ مرد کو سیاہ سرمہ لگاکر زینت دیتی ہین یہ بہی بالاتفاق سب علما کی نزدیک مکروہ ہی اور اگر کہین کہ یہ مذہب اور راہ ہی تو کافر ہو جاوین گیارہوین یہ کہ دولہ کو چاندی کی بنسیلے اور کچہ عورتون کا بناس پہناتی ہین یہ بہی بدعت سیئہ ہی **یہانتک سید آدم کی عبارت ہی**

اور آرسی اور مصحف کی رسم جو اس دیار مین ہی سو شریعت محمدی کی کسی کتاب مین نظر نہین پڑی تو یہ بہی بدعت ہی کہ اسکا ترک انسب اور بہتر ہی **بیسوان مسئلہ** برات کی چلتی وقت نقارہ بجوانا اعلان یعنی مشہور کرنیکی واسطی جائز ہی یا نہین **جواب** اعلان نکاح کی واسطی نقارہ بجوانا حرام ہی چنانچہ ہدایہ کی عبارت سی بوجہا جاتا ہی وَدَلَّتِ المَسْئَلَۃُ عَلٰی اَنَّ المَلَاہِیَ کُلَّہَا حَرَامٌ اِلٰی آخِرِ مَا قَالَ یعنی اس مسئلہ سی معلوم ہوا کہ کہیل کے چیزین یعنی باجی سب حرام ہین **فقط** اور فتاوی کبری مین ہی کہ طبل بجانا اور سننا دونو حرام ہین کہ یہ سب لہو لعب کہیل کود کی چیزین ہین مگر ہان مسلمانونکی لڑائی مین جو کافرونسی واقع ہو درست ہی کہ نقارہ کی آواز سنکر متفرق غازی اکٹہا ہو جاوین تو ایسی مقام مین نقارہ بجانا عبادت مین داخل ہی یہ کتاب ولوالجیہ کی **فقط** اور ڈہول اور تاشی وغیرہ کا حال بہی طبل کے طرح ہی اس لئے کہ یہ بہی لہو کی اسباب ہین حمادیہ مین ہی وَیُکْرَہُ اِسْتِعْمَالُ الآلاتِ الَّتِی تُضْرَبُ مِنْ غَیْرِ غِنَاءٍ کَالعُوْدِ وَالطُّنْبُوْرِ وَالمِعْزَفَۃِ وَالطَّبْلِ وَالمِزْمَارِ **یعنی** حرام ہی استعمال اون باجون کا جو بغیر راگ بجائی جاوین جیسی عود اور طنبورہ اور مزمار اور نقارہ خصوص تار کی باجی وعن مجاہد رضی اللہ عنہ انہ قال سمع عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما صوت طبل ثم ادخل اصبعیہ فی اذنیہ وقال ہکذا رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصنع **یعنی** مجاہد رضی سی روایت ہی کہ انہون نی کہا کہ عبد اللہ ابن عمر رضہ عنہ نی نقارہ کی آواز سنی تو ڈال دین اپنی دونون انگلیان اپنی دونون کانون مین اور کہا ایسی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی ہی کرتی دیکہا وعن مکحول عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال

استماع الملاهی معصیة والجلوس علیها فسق والتلذذ بها من الکفر یعنی نقل کی ہی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سی روایت کی کہ آپ نے فرمایا کہ سننا باجی کا گناہ اور وہاں بیٹھنا فسق ہی اور اوس سی
لذت اوڑا لینا کفر سی ہی انتہی اور اسی کتاب مین ترصیع شرح منظومہ سی لکھا ہی قال الانکحة التی
تنعقد فی مجالس الملاهی والمزامیر تکون مختلفا فیها بوجهین احدهما یعنی الولی الذی احضر
الملاهی والمعازف وامرهم بذلك واعطى المغنين على ذلك الاجرة والثانی ان الحاضرین
صاروا فسقة لاستماعهم ذلك فلم يبق الولی ولیا ولا الحاضرون شهودا انتهی یعنی جو
نکاح راگ باجی کی مجلسوں مین باندھی جاتی ہین ان مین دو وجہ سی اختلاف ہی ایک یہ کہ نکاح کا ولی جسنی کہ کھیل
کود کی اسباب باجی حاضر کیی ہین اور اسپر گانیوالونکو مزدوری دی وہ تو فاسق ہو جاتا ہی دوسری
یہ کہ جو لوگ اس مجلس مین حاضر ہوتی ہین وہ بھی اسکی سننی سی فاسق ہو جاتی ہین تو نہ ولی ولی باقی رہا نہ گواہ گواہ
ہی وفی خزانة الروایة من الظهیریة واعلم ان جنس هذه المسائل ثلثة انواع منها ما یکون
خطأ ولکن لا یوجب الکفر فیؤمر قائله بالانابة والاستغفار ومنها ما فیه اختلاف فیؤمر
باستجداد النکاح احتیاطا وبالتوبة والانابة ومنها ما هو کفر بالاتفاق وانه یوجب
احباط جمیع اعماله ویلزم اعادة الحج ان حج ویکون وطیه مع امرأته زنا والولد المتولد
فی هذه الحالة ولد الزنا فانه وان اتى بكلمة الشهادة بعد ذلك بحكم العادة ولم یرجع
عما قال او فعل لم یرتفع الکفر وهو المختار یعنی اور جان لو کہ یہ نکاح کی مسئلی تین طرح پر ہین بعضی
تو وہ ہین جو خطا تو ہین لیکن کفر نہین لازم کرتی تو اوس شخص کو توبہ اور استغفار کا حکم کرین گی اور بعضی
وہ ہین جنمین اختلاف ہی کفر وایمان کی متعدی ہین سو بعضی ایسی جگہ احتیاطا دوبارہ نکاح اور توبہ اور گناہ سی
باز آنیکا حکم کرین گی اور بعضی وہ ہین جو بالاتفاق کفر ہین اور اونسی سب عمل مٹ جاتی ہین اور حج کے
قضا چاہیی اگر اوسنی پہلی حج کر لیا تھا اور اوسکو اپنی جورو کی ساتھ وطی زنا حرام ہی اور اس
حالت مین جو لڑکا پیدا ہو وہ حرامی ولد الزنا ہی سوالی شخص اگرچہ عادت کی طور پر اسکی بعد کلمہ شہادة
بھی پڑھی لی تاآنکہ اوس خاص قول یا فعل سی توبہ نکی ہو تو اوسکا کفر نجائیگا اور یہی مذہب مختار
علما کا ہی فقط باقی رہا بیان نکاح کی اطلاع کا سو جیسا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت مین معمول تھا
ویسی طرح چھبیسوین مسئلی کی جواب مین انشاءاللہ تعالی آویگا اکیسوان مسئلہ بیاہ وغیرہ شادی
مین آتشبازی چھڑانا اور تھوڑا مال یا بہت اسمین اوڑانا کیسا ہی جواب آتشبازی چھڑانا شادی
اور غیر شادی دونومین اسراف ہی اور اسراف شرع مین منع ہی فرمایا اللہ تعالی نی ان المبذرین
کانوا اخوان الشیاطین وکان الشیطان لربه کفورا یعنی بیجا خرچ کرنیوالی بھائی ہین شیطانونکی
اور شیطان اپنی رب کا ناشکرا ہی فقط چنانچہ یہی مضمون مولانا شاہ عبدالعزیز رح کی عبارت سی

[illegible]

سولہوین سوال مین معلوم ہوا اور تہوڑی بحث کا اسمین ایک حکم ہی تو مسلمان دیندار کو لازم و واجب ہے
کہ جو کام اپنی رب کی مرضی کی خلاف ہو اوسکو ترک کرے اگرچہ برادری کی لوگ اوس سی مخالف
ہو جاوین اور اون کو برا لگے قیامت کی دن اپنے اپنی اعمال سے فایدہ اوٹہانگا اور جو برے
کرتوتونسی حسرت اور افسوس کہانگا اور کوئی دوست آشنا بہائی برادر کام نہ آئیگا ہر کوئی دہائی
نفسی نفسی کی آواز سناویگا خدا توفیق دے **بائیسوان مسئلہ** دلہن کے گہر بہیجتی وقت سسرال
کی طرف سی دولہ کو جوڑا پہناتی ہین اور وہ جب تک اپنی گہر کو لوٹ آوی تب تک وہی جوڑا
پہنی رہتا ہی اسکا کیا حال ہے جائز یا ناجائز **جواب** یہ جوڑا مباح ہے بشرطیکہ ریشمین
اور سرخ کسم کا رنگا ہوا اور زرد کیسریا اور زرین تاشش بادلہ وغیرہ کا جسکا پہننا
مردون کو حرام ہی نہو اور اپنی حیثیت سی زیادہ بیجے نہو جسمین اسراف و تکبر ہو کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا كُلُوا وَاشْرَبُوا وَتَصَدَّقُوا وَالْبَسُوا مَا لَمْ يُخَالِطْ إِسْرَافٌ وَلَا مَخِيلَةٌ **یعنی** کہاؤ پیو
صدقہ دو کپڑی پہنو جہان تک کہ اسراف نہو اور نہ دلمین خیال بڑائی کا آوی **فقط** اور ریشمین کپڑی کا ممنوع ہونا
اس حدیث سی ثابت ہی کہ حضرت نی فرمایا أُحِلَّ الذَّهَبُ وَالْحَرِيرُ لِإِنَاثِ أُمَّتِي وَحُرِّمَ عَلَى
ذُكُورِهَا **یعنی** حلال ہوا سونا اور حریر میری امت کی عورتونپر اور حرام ہوا مردون پر **فقط**
اور کسی رنگ کی حرمت اس حدیث سی معلوم ہوتی ہی کہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص فی روایت کے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی مجکو دو کپڑی سرخ کسم کی رنگی ہوئی پہنی دیکہا تو فرمایا کہ إِنَّ هٰذِهِ مِنْ
ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهُمَا وَفِي رِوَايَةٍ قُلْتُ أَغْسِلُهُمَا قَالَ بَلْ أَحْرِقْهُمَا **یعنی** یہ کافرون کے
کپڑی ہین تو اسکو مت پہن اور ایک روایت مین یون ہی کہ مینی کہا کہ مین اسکو دہو ڈالون فرمایا بلکہ جلا
اسکو **فقط** اور کیسر کی رنگی زرد کپڑی پہننی بہی حدیث مین ممانعت ہی حضرت انس رضی سی روایت ہی کہ
نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ **یعنی** منع کیا جناب رسالت مآب نی
اس سی کہ کیسریا کپڑی پہنی مرد یہ سب حدیثین مشکوۃ مین ہین اور فتاوی ہندیہ مین خانیہ سی نقل کیا ہے
وَيُكْرَهُ لِلرِّجَالِ أَنْ يَلْبَسُوا الثِّيَابَ الْمَصْبُوغَ بِالْعُصْفُرِ وَالزَّعْفَرَانِ وَالْوَرْسِ **یعنی** مکروہ ہی مردونکو
کہ کسم کا رنگا اور کیسر کا رنگا اور ورس کا رنگا کپڑا پہنین **فقط** اور چاندی کی تارونکا کپڑا پہننا جو
سونیکی تارون سے کپڑی کی طرح حرام ہے چنانچہ ہدایہ کی عبارت سی جو پہلی گذری معلوم ہوا کہ
الفضۃ فی حکم الذہب **تئیسوان مسئلہ** نکاح کی بعد قاضی اور وکیل اور گواہونکو کہ دلہن کے
طرف سی آتی ہین اپنے خوشی سی دیے اونکی مانگے کچہ دینا جائز ہے یا نہین **جواب** ان لوگون کو
دینا بلا اسکی کہ یہ مانگین اور زبردستی کرین مباح ہے اور اگر مانگین اور زور آوری کرین اور
خواہ مخواہ کہ دام سی لینا چاہین تو نہ دین درست چنانچہ خزانۃ الروایہ مین ہے

[illegible]

وقياسنة القضاة في دار الاسلام ظلم صريح وهو ان يأخذوا من الانكحة شيئا ثم يجيزون
اولياء الزوج والزوجة بالمناكحة فانهم ما لم يرضوا بشيء من اولياءهما لم يجيزوا بذلك فانه
حرام للقاضي والمناكح يعنی اور یہ جو قاضیون نی شہرانہی اسلام کی شہرون مین سو صریح ظلم ہی کہ
پہلی نکاح والونسی کچھ لی لیا کرتی ہین تب اونکو نکاح کی اجازت دیتی ہین پہر اگر وہ کچھ دینی پر راضی نہون
تو یہ نکاح کا حکم ہی نہین دیتی سو یہ قاضی اور نکاح کر دینی والی کی دونون کی حق مین حرام ہی فقط اور
بہتر یہ ہی کہ نکاح کا ایسا شخص وکیل ہو جو نکاح پڑہا سکی اور ایجاب اور قبول کی لفظین ادا کرنیکی لیاقت
رکہی تاکہ چارون مذہب بموجب نکاح صحیح اور ٹہیک ہو پہر اگر وہ وکیل کسی اور کو وکیل کر دی اور نکاح
پڑہانی کی اجازت دی اور یہ دوسرا وکیل اوس پہلی وکیل کے سامنی نکاح پڑہا دی تو بہی حنفیون کے
نزدیک درست ہی چنانچہ فتاوی حمادیہ مین خانیہ سی لکہا ہی کہ الوكيل بالتزويج ليس له ان يوكل
غيره فان فعل فزوج الثاني بحضرة الاول جاز فقط اور سنت یہ ہی کہ خود دلہن کا ولی
نکاح کا خطبہ کہ مسنون ہی پڑہکر دلہن دولہ مین ایجاب و قبول کرا دی اور مہر ٹہرا کر نکاح پڑہا دی کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی حضرت علی رض سی حضرت فاطمہ کا نکاح کرتی وقت ایسا ہی کیا تہا چنانچہ مواہب
لدنیہ مین موجود ہی عن انس قال جاء ابو بكر ثم عمر يخطبان فاطمة الى النبي صلى الله عليه وسلم
فسكت ولم يرجع اليهما شيئا فانطلقا الى علي يأمرانه بطلب ذلك قال علي فنبهاني لامر فقمت
اجر ردائي حتى اتيت النبي صلى الله عليه وسلم فقلت تزوجني فاطمة قال وعندك شيء قلت
فرسي وبدني قال اما فرسك فلا بد لك منها واما بدنك فبعها فبعتها باربعمائة وثمانين
فجئته بها فوضعتها في حجره فقبض منها قبضة فقال اي بلال ابتع لنا بها طيبا وامرهم
ان يجهزوها فجعل لها سرير مشرط ووسادة من ادم حشوها ليف وقال لعلي اذا اتتك
فلا تحدث شيئا حتى اتيك فجاءت مع ام ايمن حتى قعدت في جانب البيت وانا في جانب
وجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ههنا اخي قالت ام ايمن اخوك وقد زوجته
بابنتك قال نعم ودخل صلى الله عليه وسلم فقال لفاطمة ائتيني بماء فقامت الى قعب في البيت
فاتت بماء فاخذه ومج فيه ثم قال لها تقدمي فتقدمت فنضح بين ثدييها وعلى راسها وقال
اللهم اني اعيذها بك وذريتها من الشيطان الرجيم ثم قال لها ادبري فادبرت فصب
بين كتفيها ثم فعل مثل ذلك بعلي ثم قال له ادخل باهلك بسم الله والبركة اخرجه ابو حاتم
واحمد في المناقب بنحوه وفي حديث انس عند ابي الخير القزويني الحاكمي خطبها علي بعد ان
خطبها ابو بكر ثم عمر فقال عليه السلام قد امرني ربي بذلك قال انس ثم دعاني عليه السلام
بعد ايام فقال لي يا انس ادع لي ابا بكر وعمر وعثمان وعبد الرحمن وعدة من الانصار فلما اجتمعوا

[illegible]

ولما اخذوا مجالسهم وكان علي غائبا فقال صلى الله عليه وسلم الحمد لله المحمود بنعمته المعبود بقدرته
المطاع بسلطانه المرهوب من عذابه وسطوته النافذ امره في سمائه وارضه الذي خلق الخلق بقدرته
وميزهم باحكامه واعزهم بدينه واكرمهم بنبيه محمد صلى الله عليه وسلم ان الله تبارك اسمه وتعالت عظمته
جعل المصاهرة سببا لاحقا وامرا مفترضا اوشج به الارحام والزم الانام فقال عز من قائل وهو الذي خلق
من الماء بشرا فجعله نسبا وصهرا وكان ربك قديرا فامر الله تعالى يجري الى قضائه وقضاؤه يجري
الى قدره ولكل قضاء قدر ولكل قدر اجل ولكل اجل كتاب يمحو الله ما يشاء ويثبت وعنده ام الكتاب
ثم ان الله عز وجل امرني ان ازوج فاطمة من علي بن ابي طالب فاشهدوا اني قد زوجته على اربعمائة مثقال
فضة ان رضي بذلك علي ثم دعا صلى الله عليه وسلم بطبق من بسر ثم قال انتهبوا فانتهبنا ودخل علي
فتبسم النبي صلى الله عليه وسلم في وجهه ثم قال ان الله عز وجل امرني ان ازوجك فاطمة على
اربعمائة مثقال فضة ارضيت بذلك فقال قد رضيت بذلك يا رسول الله فقال عليه السلام
جمع الله شملكما واعز جدكما وبارك عليكما واخرج منكما كثيرا طيبا قال انس فوالله لقد اخرج الله
منهما الكثير الطيب یعنی حضرت انس کہتی ہین کہ پہلی حضرت ابو بکر صدیق رض پہر عمر فاروق رض
نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پاس آکر بی بی فاطمہ کو اپنی اپنی لیی مانگنی لگی تو سکوت کیا حضرت نی اور نہ جواب دیا
اونکو کچہ تو ۔ ۔ ۔ وہ لوگ حضرت علی رض پاس اونکو سمجہانی لگی بی بی فاطمہ رض کی مانگنی پر علی رض فرماتی ہین کہ اونہنی
کہنی سی میری دلمین پڑی یہ بات سو مین چلا اپنی چادر گہسیٹتا ہوا نبی صلعم پاس آیا پہر مینی عرض کیا
کہ آپ میرا جوڑا بنا دین حضرت فاطمہ سی فرمایا بہلا تیری پاس کچہ مال ہی مینی کہا میرا گہوڑا اور میری زرہ ہی
ہی ارشاد کیا گہوڑا جو ہی سو اوسکا تیری پاس رہنا ضرور ہی اور زرہ جو ہی سو تو بیچ ڈال اوسکو تب مینی بیچی چار سو
اسّی درم کو سو وہ لایا مین حضرت کی پاس اور اونکی گود مین ڈال دی سو بہر کر لی آپ نی اوسمین سی ایک
مٹہی پہر فرمایا ای بلال مول لی آ ہمارے لیی اسکی خوشبو اور لوگونکو کہا کہ جہیز یعنی شادیکا سامان درست کر دو
اس لڑکی کا تو بنائی اونکی لیی ایک چارپائی اور ایک تکیہ چمڑیکا جس مین چہوارہ کی گہوی بہری
اور فرمایا حضرت علی رض کو کہ جب فاطمہ تیری پاس آوی تو تو کچہ بات مت چہیڑیو جب تک
مین نہ آلون تیرے پاس سو آئین حضرت فاطمہ بی بی ام ایمن کی ساتہ اور گہر کی اندر کونی مین
بیٹہین اور مین دوسری کونی مین تہا اور آئی پیغمبر خدا صلعم اور پوچہی کہا ادہر آ بہتیا
بی بی ام ایمن بولین آپ کا تو یہ بہائی ہی تسپر بہی اپنی بیٹی انکو دیی دیتی ہو فرمایا ہان اور اندر
بہی فرمایا بی بی فاطمہ کو میری پاس تہوڑا پانی لا سو وہ اٹہین ایک بڑی صحنک [illegible]
اوسمین پانی لائین تو لیا اوسکو حضرت نی اور تہوکا اوسمین پہر فرمایا فاطمہ کو آگی آ سو وہ
آگی آئین تو چہڑکا اوس پانی کو اونکی سینی پر اور اونکی سر پر اور فرمایا بارخدایا مین تیری پناہ

[illegible]

دیتا ہون اسکو اور اسکی اولاد کو شیطان راندی گئی سی پہر فرمایا اونکو پیٹھہ کرا کر پہر سو چلوکا
وہ پانی اونکی دونوں مونڈہونکی بیچ مین بہر کیا یہی معاملہ حضرت علی سی بہی پہر حضرت علی کو فرمایا کہ چلا جا
اپنی گہر مین اللہ کا نام لیکر اور برکت مانگ کی انس حدیث کو ابو حاتم نی اور احمد نی
مناقب نام کتاب مین اسیطرح پر بیان کیا اور انس کی حدیث مین ابی الخیر القزوینی حاکمی کی
نزدیک یون ہی کہ مانگا بی بی فاطمہ کو حضرت علی نی اوسکی پہلی مانگا تہا ابو بکر رض پہر حضرت عمر رض نی
تب فرمایا پیغمبر خدا صلی نی کہ اسطرح تو حکم ہی کیا ہی مجکو میری رب نی انس کہتی ہین کہ اوسکی کئی دن بعد
مجکو حضرت نی پکار کر فرمایا کہ ای انس بلا لا میری پاس ابو بکر رض اور عمر رض کو اور عثمان رض اور
عبد الرحمن اور کئی انصار کو پہر جب وہ سب اکٹہا ہوئی اور اپنی اپنی جگہہ بیٹہی اور علی رض وہان نہ تہی سو نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا سراہی اوس خدا کو جو سراہا گیا ہی اپنی احسانون سی جسکی پرستش ہوتی
اوسکی قدرت کی سبب جس سی سب کوئی دبی اوسکی حکومت کی سبب جس سی سب لوگ ڈرتی ہین
اوسکی رعب کی سبب جسکا حکم جاری ہی اوسکی آسمان اور اوسکی زمین مین جسنی پیدا کیا خلق کو
اپنی قدرت سی اور علحدہ کر دیا اونکو اپنی حکم بہیج کر اور عزت دی ہر ایک کو اوسکی دیندار کی سبب
اور برائی دی ہر ایک کو اپنا نبی بہیج کر جسکا نام مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی بیشک اللہ وہ ہی
جسکا نام بڑی برکت والا اور جسکی بڑائی بہت اونچی جسنی بنایا سسرال کو ملاوٹ کا سبب اور امر لازم
اور پہر دیا اوس سی رحمونکو اور ملاوٹ ہوگئی اوسکی سبب لوگونمین اسی لیی فرمایا ہر ایک بولنی والی
غالب یعنی اللہ تعالی نی وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا الآیہ یعنی وہ خدا جسنی پیدا کیا پانی سی آدمی پہر بنایا
اوسکی لیی نانہال اور دادہال اور سسرال کو اور تیرا رب ہی اندازہ کرنیوالا ہی سو اللہ کا کام متوجہ ہوتا ہی اوسکی
طرف جو اوسنی پہلی حکم کیا اور اوسکا حکم اوسکی طرف جاری ہوتا ہی جو اوسنی پہلی ٹہرا دیا اور ہر حکم کا
ایک اندازہ ہی پہلی سی مقرر اور ہر اندازہ کی ایک مدت ہی اور ہر مدت کی لیی ایک نوشتہ ہی دور کر دیتا ہی
جو چاہتا ہی اور ثابت رکہتا ہی جو چاہتا ہی اور اوسیکی پاس ہی اصل کتاب الآیہ پہر اللہ تعالی نی مجکو حکم کیا
کہ نکاح کر دون مین فاطمہ کا علی بن ابیطالب سی سو تم گواہ رہو کہ مینی اوسکا نکاح کر دیا چارسی مثقال
چاندی پر مہر کی بدلی اگر اسپر راضی ہو علی رض پہر منگایا حضرت نی ایک طباق سوکہی چہوارونکا پہر
فرمایا لوٹ لو سو ہمنی لوٹ لیا اور اندر آئی علی رض تو مسکرائی حضرت اونکی طرف پہر فرمایا کہ اللہ تعالی نی
مجکو حکم کیا کہ تیری ساتہہ نکاح کر دون فاطمہ کا چارسی مثقال چاندی پر بہلا تو راضی ہی
اسپر تو جواب دیا حضرت علی رض نی کہ مین راضی ہو گیا اسپر یا رسول اللہ تو فرمایا حضرت نی کہ ملاپ
کری اللہ تم دونون کی خوؤن مین اور پوری کری اللہ محبت تمہاری اور ہمیشہ خبر رکہی تم پر اور
پیدا کری تم سی بہت سی اولاد ستہری انس کہتی ہین سو خدا کی قسم مقرر پیدا کی اللہ نی اوننسی بہت سی اولاد اچہی فقط اور سوای

یعنی شیطان [illegible]
[illegible] لا الہ الا اللہ [illegible]
جنسی کیسی ہی [illegible]
[illegible] دنیا مین [illegible]
اسباب سی [illegible]
اسباب بنا ہی [illegible]
شفقت جسی [illegible] اندازہ ہی
سبکا ایک [illegible]
حساب اللہ [illegible]
جب [illegible] زیادہ
اندازہ ہی [illegible]
جب [illegible]
[illegible] آدمی
[illegible]
سمجہی [illegible] دل
اور سب [illegible]
[illegible] اللہ
اندازہ [illegible]
علم مین [illegible] اندازہ
[illegible]
سرنوشت مین [illegible]
تقدیر [illegible] ایک
[illegible]
[illegible] صحیح
[illegible]
۱۲

جسمین خطبی کی تو دو خطبی اور ہین کہ اونکا پڑہنا ہی نکاح مین سنت سی ثابت ہوا ہی سو وہ دونو اگلی سوال کی جوابمین مذکور ہین انشاء اللہ تعالی آتی ہین **چوبیسوان مسئلہ** ان شہرون کی قاضیونکا دستور ہی کہ ایجاب وقبول سی پہلی کلمہ طیب اور آمنت باللہ اور دعا قنوت وغیرہ پڑہاتی ہین یہ طریقہ سنت کا ہی یا نہین اور ایجاب اور قبول کی لفظین ایکبار کہنا کافی ہے یا تین بار تکرار چاہیی اور ایجاب وقبول سی پہلی نکاح کا خطبہ پڑہنا چاہیی یا بعد اور کونسا خطبہ پڑہنا سنت ہی **جواب** سنت کا طریق نکاح مین یہ ہی کہ پہلی ان تین خطبہ مین سی کہ مذکور ہوتی ہین ایک خطبہ پڑہی اوسکی بعد دلہن دولہسی ایجاب وقبول کرادی اور ایجاب وقبول ایکبار بس ہی تین بار تکرار کی حاجت نہین جیسی بیچنی مول لینی وغیرہ مین ایکہی بار کفایت ہی اور کلمہ اور آمنت باللہ پڑہانا تو سلف یعنی صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین سی ماثور ہی اور نہ کسی کتاب مین کوئی تو اسکا کرنا کیا ضرور ہی مگر ہان اگر دولہن دولہ کی عقیدہ مین فساد ہو اور اونکو ایمان کی حقیقت نہ یاد ہو تو البتہ کلمہ طیب وغیرہ پڑہانا مضایقہ نہین بلکہ ضرور ہی تاکہ اول ایمان درست ہولی تب نکاح ٹھیک ہو اور باوجودیکہ اون دونونکا عقیدہ درست ہو اس بات کو لازم کرلینا اور بطور رسم عمل مین لانا خالی جہل سے نہین اور محض لغو ہی اور خطبونکا حال یہ ہی کہ حدیثون اور تواریخ کی کتابونکی دیکہنی سی معلوم ہوا کہ صحابہ اور اگلی بزرگون کی نکاح مین پڑہنی کی تین خطبی تہی **ایک** وہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ کی نکاح مین پڑہا تہا اور وہ اگلی سوال مین گذرا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْمَحْمُوْدِ بِنِعْمَتِہٖ سی وَعِنْدَہٗ اُمُّ الْکِتَابِ تک **دوسری** وہ کہ نجاشی حبشی کی بادشاہ نی حبش مین حضرت ام حبیبہ کی نکاح مین جو آنحضرت صلعم کے ساتہہ ہوا تہا پڑہا تہا اور اوسکا قصہ خلاصی کی طور پر جیسا مواہب لدنیہ مین ہی یہ ہی کہ جب عبداللہ بن جحش ام حبیبہ کی پہلی خاوند نی حبشہ کو ہجرت کی تو ام حبیبہ کو ساتہہ لیگیا وہان جاکر شیطان کے بہکانی سے نصرانی ہوکر مرگیا یہ خبر حضرت کی یارون مین سی کسینی حضرت کو پہنچائی اور عرض کیا کہ ام حبیبہ اپنی اسلام پر قائم ہی وہ دین سی نہین پہری ہی یہ حال سنکر پیغمبر خدا نی عمرو بن امیہ ضمیری کو اپنی ساتہہ ام حبیبہ کی نکاح کا پیغام دیکر نجاشی کی پاس بہیجا جب انہون نی حبش مین جاکر نجاشی سی یہ حکم بیان کیا اوسنی سنتی ہی اوسیوقت اپنی ابرہہ نام لونڈی کی زبانی ام حبیبہ کو کہلا بہیجا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مجکو لکہا ہی کہ تیرا نکاح آنحضرت صلعم کی ساتہہ کردون ام حبیبہ اس بشارت سی نہایت خوش ہوئین اور اپنی ایک انگوٹہی اور دو کڑی اوس لونڈی کو انعام مین دیدی اور خالد بن سعید کو اپنی طرف سے نکاح کا وکیل کیا اور نجاشی نی بہی شام کی وقت جعفر بن ابیطالب کو اور اور مہاجرون کو جمع کرکی خطبہ پڑہا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ السَّلَامِ الْمُؤْمِنِ الْمُهَیْمِنِ الْعَزِیْزِ الْجَبَّارِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْمُشْرِکُوْنَ **یعنی** سب تعریف اوس خدا کو جو بادشاہ ہی پاک سلامتی کا امن دینی والا نگہبان غالب ہر ٹوٹی جوڑنی والا مین گواہی ہون کہ

ذکر نکاح بیبی ام حبیبہ

اوسکا ہی کوئی پرستش کی لائق نہین سوا اللہ کی اور ہی یا کہ بیشک محمد صلعم اوسکی بندی ہین اور اوسکی رسول ہین اللہ نی
اونکو ہدایت اور سچا دین لیکر بھیجا کہ غالب کردی اس دین اسلام کو سب دینون پر اور پڑی برا مانین مشرک
**فقط** اس خطبی کی بعد نجاشی نی کہا کہ مین بھی اللہ تعالی کی حمد اور رسول خدا کی نعت کی بعد پیغمبر خدا صلعم کا حکم جو مجکو
لکھا بھیجا تہا مان لیا اور ویسا ہی کر دیا اور چارسی دینار سرخ لوگونکی سامنی ڈال دئی کہ اسقدر مینی مہر مقرر کیا
بعد اسکی خالد بن سعید ام حبیبہ کی وکیل نی خطبہ پڑہا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَحْمَدُہٗ وَاَسْتَعِیْنُہٗ وَاَسْتَغْفِرُہٗ وَاَشْہَدُ
اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَرْسَلَہٗ بِالْہُدٰی وَدِیْنِ
الْحَقِّ لِیُظْہِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ **یعنی** اللہ کو لایق ہی ساری ثنا اوسکی مین حمد کرتا اور
اوسی سی مدد مانگتا ہون اور اوس سی بخشش چاہتا ہون اور گواہی دیتا ہون کہ سوا خدا کی کوئی قابل عبادت کی نہین اور مقرر
محمد صلعم اوسکی بندی اور اوسکی رسول ہین وہ خدا ہی جسنی بھیجا اپنا رسول سیدہی راہ پر اور سچی دین پر کہ اوپر
رکہی اوسکو اور پڑی برا مانین مشرک اسکی بعد جو بات پیغمبر خدا صلعم کی منظور تہی اور آپ نی چاہی اوسکو نجاشی نی مان لیا
اور عمل کیا سو نکاح کر دیا ام حبیبہ ابو سفیان رض کی بیٹی کا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھہ سو اللہ مبارک
کری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہر اسکی بعد نجاشی نی وہ چارسی دینار خالد بن ولید کو دئی اونہون نی لیکر
اپنی پاس رکہہ لئی پہر جب سب لوگ اوٹہکر اپنی اپنی گہر جانی لگی تو نجاشی نی کہا کہ ابہی بیٹہو پیغمبرونکی
سنت ہی کہ نکاح کی بعد کہانا کہلاتی ہین پہر کہانا منگا کر سبکو کہلایا سو لوگ جب کہانا کہا کر چلی گئی تو نجاشی نی
ام حبیبہ کو شرحبیل حسنہ کی بیٹی کی ساتھہ کرکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت شریف مین بہیج دیا

**تیسرا خطبہ** وہ ہی کہ مشکوۃ شریف مین عبد اللہ ابن مسعود کی روایت سی آیا ہی اور یہی مشہور ہی اور
اسکو عالم لوگ ایجاب قبول سی پہلی پڑہا کرتی ہین پہر نکاح پڑہاتی ہین سو وہ یہ ہی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ
وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّہْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ
یُّضْلِلْہُ فَلَا ہَادِیَ لَہٗ وَاَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ
نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنْہَا زَوْجَہَا وَبَثَّ مِنْہُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ
وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَکُمْ
اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا **یعنی** سب تعریف اللہ کو ہی
ہم اوسکی ثنا کرتی ہین اور اوسی سی مدد مانگتی ہین اور بخشش چاہتی ہین اور اللہ سی پناہ مانگتی اپنی نفسون اور کامونکی
برائی سی جسکو اللہ راہ بتلاوی اوسکا کوئی بہکانی والا نہین اور جسکو وہ بہکاوی اوسکا کوئی راہ پر لانی والا نہین
اور مین گواہ ہون کہ نہین کوئی معبود برحق سوا اللہ کی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی بندی اور اوسکی پیغمبر ہین
ای ایمان والو ڈرتی رہو اللہ سی جیسا اوس سی ڈرنا چاہئی اور نہ مرو مگر مسلمان لوگو ڈرتی رہو اپنی رب سی

جسنی تمکو بنایا ایک جان سی اور اوسی سی بنایا اوسکا جوڑا اور بکھیری اون دونون سی بہت مرد اور عورتین اور ڈرتی رہو اللہ سی جسکا واسطہ دیتی ہو تم آپس مین اور خبردار رہو ناتون سی اللہ ہی تم پر مطلع ای ایمان والو ڈرو اللہ سی اور کہو بات سیدھی جو سنوار دی اور بہلی کردی تمہاری کامون کو اور بخشی جاوین تمہاری گناہ اور جو فرمان پر چلا کری اللہ تعالی اور اوسکی رسول کی تو وہ بیشک مقصود کو پہنچا اور ساری برائیون اور سب ڈرون سی چھوٹا اور بڑا مدعا حاصل کیا اوسنی اس خطبہ پڑہنی کی بعد قاضی یا اور جو کوئی نہاتی یا باپ نکاح کا وکیل ہو خاطب یعنی دوسری مخاطب ہو کی کہی کہ اللہ تعالی کے حمد اور پیغمبر خدا کی نعت کی بعد یعنی فلانی عورت فلانی کی بیٹی اسقدر مہر کی بدلی تیری نکاح مین دی وہ کہی مینی قبول کی بس یہی ایجاب و قبول ہی غرضکہ قاضی یا اور جو کوئی نکاح کا خطبہ پڑہی اور یہ نکاح باندہی کی لفظین دولہا یا اوسکی ولی کی روبرو کہی اسکو ایجاب کہتی ہین اور جو اسکی جواب مین کہا جاوی دولہا یا اوسکی ولی کی طرف سی اوسکو قبول بولتی ہین یا اسکا اولٹا ہو یعنی اگر پہلی ہی سی دولہا یا دولہن سی یا اوسکی ولی سی ایسی بات کہی جسمین نکاح کی خواہش اور طلب نکلی تو اوسکو بہی ایجاب اور جو کچہ دلہن یا اوسکا ولی جواب دی اوسکو قبول کہتی ہین حاصل یہ کہ پہلی بات کو ایجاب دوسری کو قبول کہتی ہین **مسئلہ چھیالیسوان**

اگر کوئی شخص دولہا یا دلہن کی طرف والونین سی طرف ثانی کو کہی کہ جیسی ہو اپنی شہر کی رواج رسمین ہوتی ہین ہونگی چاہی شرع کی موافق ہون چاہی مخالف اور شادی کی محفل تو ان رسمون کی چہوڑنی سی بے مزہ پہیکا سا ہو جاتی ہی ہمتو اپنی شادی غمی مین رواج کی تابع ہین تمکو اختیار ہی اپنی گہر جو چاہو سو کرو ہم اپنی گہر جو چاہینگی سو کرینگی عیسی بدین خود موسی بدین خود یعنی تمہاری راہ ہماری اور راہ تمہارا حکم ہمپر چل نہیں سکتا اس باتون کی کہنی والون کی حق مین شریعت سی کیا حکم ہوگا اور دوسری طرف کی لوگ کہ خدا رسول کی حکم موجب کام کرتی ہین اونکی مجلس مین شریک ہون یا نہین **جواب** جو کوئی ایسی بیہودہ باتین زبان پر لاوی تو شرع کی حکم سی اوسکی حق مین یہ باتین کرنا نہایت ہی مذموم اور بہت ہی برا ہی اسلیئے کہ اوسنی اپنی رسمون کی مقابلی مین حکم شرع کو ہلکا جانا اور رسمون کا یہ حال ہی کہ بعضی آدمیون نی بدعت ضلالت مین بعضی اور طرح کی گناہ مین سوا اوسنی اونکو اختیار کیا اور خوب پکڑا تو گویا دنیا کی کام کو آخرت کی کام پر بڑہایا پہر اگر وہ آخر عمر تک اسیطرح پر رہا اور توبہ نکی تو معاذ اللہ ایمان جاتی رہنی کا ڈر ہی چنانچہ ذخیرہ مین موجود ہی وَلِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِغَيْرِهِ حُكْمُ الشَّرْعِ فِي هٰذِهِ الْحَادِثَةِ كَذَا فَقَالَ ذٰلِكَ الْغَيْرُ من برسم کار میکنم بشرع نی كَفَرَ عِنْدَ بَعْضِ الْمَشَائِخِ **یعنی** جب ایک شخص نی دوسری شخص سی کہا اس فلانی مقدمی مین شرع کا حکم یون ہی تو اوسنی کہا مین تو رسم پر کام کرتا ہون شرع پر نہین کرتا تو بعضی عالمون کی نزدیک کافر ہو گیا **فقط** اوسکو لازم ہی کہ جہٹ پٹ توبہ کری اور ایسی خلاف شرع رسمون سی باز آوی اور اگر توبہ نکی اور اسپر اصرار کیا تو کبیرہ گناہ پر اصرار کفر کو پہنچا دیتا ہی چنانچہ فتاوی حمادیہ والی نی امام شہاب الملۃ والدین کی رسالی سی نقل کیا ہی مُحْكِيٌّ عَنْ اَبِي نَصْرِ الدَّبُوسِيِّ عَنِ الْقَاضِي ظَهِيرِ الدِّينِ الْخَوَارِزْمِيِّ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ مَنْ سَمِعَ الْغِنَاءَ مِنَ الْمُغَنِّي اَوْ

[illegible]

سنت رسول کی ادا ہوتی ۱۲

اَوْ مِنْ غَيْرِ الْمُغَنِّيْ اَوْ تَمَنّٰى فِعْلًا مِّنَ الْحَرَامِ وَاسْتَحْسَنَ ذٰلِكَ بِاعْتِقَادٍ اَوْ غَيْرِ اعْتِقَادٍ يَصِيْرُ مُرْتَدًّا فِي الْحَالِ بِنَاءً عَلٰى اَنَّهٗ اَبْطَلَ حُكْمَ الشَّرِيْعَةِ وَمَنْ اَبْطَلَ حُكْمَ الشَّرِيْعَةِ لَا يَكُوْنُ مُؤْمِنًا عِنْدَ كُلِّ مُجْتَهِدٍ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ تَعَالٰى طَاعَتَهٗ وَاَحْبَطَ اللّٰهُ تَعَالٰى كُلَّ حَسَنَاتِهٖ وَبَانَتْ مِنْهُ امْرَاَتُهٗ فَاِنْ تَابَ لَا يَجِبُ الْقَتْلُ وَاِلَّا يُضْرَبُ عُنُقُهٗ لِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ فَاِنْ قَتَلَهٗ قَاتِلٌ قَبْلَ عَرْضِ الْاِسْلَامِ كُرِهَ ذٰلِكَ وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ **یعنی** ابو نصر دبوسی سی نقل ہے کہ اونہون نی قاضی ظہیر الدین خوارزمی رح سی سنا کہ اونہون نی کہا کہ جسنی راگ سنا سرودی یا غیر سرودی اتانی سی یا اور کوئی کام حرام دیکہا سو اوسکی خوبی بیان کرنی لگا اعتقاد سے یا بغیر اعتقاد کی تو وہ مرتد ہو گیا اوسیوقت مرتد کا فتوہ کیا اسلیی کہ اوسنی شراعیت کا حکم ناچیز کر دیا اور جسنی حکم شریعت ناچیز کیا وہ مومن نہین کسی مجتہد کی نزدیک اور نہ قبول کریگا اللہ تعالی اوسکی بندگی اور میٹ دیگا اوسکی سب نیکیان اور طلاق ہو جائیگی اوسکی جورو پہر اگر توبہ کی تو قتل سے بچ گیا نہین تو اوسکی گردن ماری جائیگی بموجب امر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرمایا جسنی بدل ڈالا اپنا دین یعنی اسلام چہوڑ کر کافر ہو گیا تو اوسکو مار ڈالو پہر اگر کسی مارنی والی نی پہلے سے کہ اوسکو اسلام لانیکو کہی مار ڈالا تو مکروہ ہی اور اوس قاتل پر کچھ قصاص اور خون بہا نہ آویگا **فقط** اور اوسی کتاب مین سی یہ عبارت ہی فَاِنَّ صِحَّةَ التَّصْدِيْقِ وَالْاِقْرَارِ بِالتَّوْحِيْدِ لَا يَكُوْنُ مَعَ اِنْكَارِ شَيْءٍ مِّنَ الشَّرَائِعِ فَقَالَ مُحَمَّدٌ رح فِي السِّيَرِ الْكَبِيْرِ مَنْ اَنْكَرَ شَيْئًا مِّنَ الشَّرَائِعِ فَقَدْ اَبْطَلَ قَوْلَهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حُكِيَ اَنَّ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا رَجَعَ غَضْبَانَ اَسِفًا وَاسْتَمَعَ الصِّيَاحَ وَكَانُوْا يَرْقُصُوْنَ حَوْلَ الْعِجْلِ وَيَضْرِبُوْنَ الدُّفُوْفَ وَالْمَزَامِيْرَ فَقَالَ هٰذَا صُوْرَةُ الْفِتْنَةِ **یعنی** یہ جو آدمی کوئی کفر کی بات کہنی یا کام کفر کا کرنی سی مومن نہین رہتا اسکا سبب یہ ہی کہ توحید کا دل مین سچ جاننا اور زبان سی اقرار کرنا کسی حکم شرع کی انکار کی ساتھ نہین جمع ہوتا اسیو کہی امام محمد نی سیر کبیر نام کتاب مین فرمایا کہ جسنی کسی شرع کی حکم کا انکار کیا تو بیشک اوسنی ناچیز اور باطل کر دیا اپنی لا الہ الا اللہ کہنی کو نقل ہے کہ موسی علیہ السلام کوہ طور سی جب غصی مین بہری پچہتاتی لوٹی اور اونہون نی قوم کا چلانا سنا اور وہ لوگ بچہڑی کی آس پاس ناچتی تہی اور ڈہپ اور باجی بجاتی تہی تو فرمایا کہ یہی صورت فساد کی ہی **فقط** المقصود جہان خلاف شرع کام جیسی ناچ کہیل کے چیزین باجی آتش بازی آرایش وغیرہ موجود ہو پہر خواہ وہ مجلس نکاح کی ہو یا کسی اور شادی کی ہو اوسمین جانا اور اون فاسقونکا شریک ہونا شرع شریعت مین ناجائز بلکہ حرام ہی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی نی اپنی کتاب غنیۃ الطالبین مین فرمایا هٰذَا اِذَا كَانَ خَالِيًا عَنِ الْمُنْكَرِ فَاِنْ حَضَرَهٗ مُنْكَرٌ كَالطَّبْلِ وَالْمِزْمَارِ وَالْعُوْدِ وَالنَّايِ وَالرَّبَابِ وَالْمَعَازِفِ وَالطَّنَابِيْرِ وَالسَّنِيْنِ وَالشَّبَّابَةِ وَالْجَغْوَانِ الَّذِيْ يَلْعَبُ بِهِ التُّرْكُ لَا يَجْلِسُ هُنَاكَ لِاَنَّ جَمِيْعَ ذٰلِكَ مُحَرَّمٌ **یعنی** دعوت وغیرہ کی مجلس مین جانا تب درست ہی جب بری کاموں سی خالی ہو پہر اگر اوس مجلس مین کوئی بری چیز ہو جیسی نقارہ اور تار کی باجے اور عود اور بانسلی اور رباب اور سینی کی باجے

۴ [illegible]

لہو طنبورے ہی ہو رشین اور ستارہ اور جو ان جیکو ترک بجاتی ہیں تو وہان نہ بیٹھنا اسواسطی کہ یہ سب چیزین حرام ہین **فقط** تو ہر مسلمان پر واجب ہی کہ بڑی خلاف شرع ممنوع گناہو کی نامشروع کامون کی کرنی مین کیسے ہی متقی فاسق کی خاطر کا پاس و لحاظ نکری اگرچہ باپ بھائی ہین جو رہنے کیون نہو اسد تعالی نی فرمایا لَا تَجِدُ قَوْمًا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَادُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ کَانُوْا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ **لعنی** نہ پاؤ گا تو ایک لوگونکو جو ایمان لاتی اسد پر اور پچھلی دن پر کہ دوستی کرین ایسی کہ جو خلاف کری اسد کا اور اسکی رسول کا اگرچہ ہون وہ مخالف خدا رسول کی اونکی باپ یا بہائی یا ناتی دار [illegible] کہ پیغمبر خدا صلی اسد علیہ وسلم نی فرمایا کہ لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْ اِسْرَآئِیْلَ فِی الْمَعَاصِیْ نَهَتْهُمْ عُلَمَاؤُهُمْ فَلَمْ یَنْتَهُوْا فَجَالَسُوْهُمْ فِیْ مَجَالِسِهِمْ وَاٰکَلُوْهُمْ وَشَارَبُوْهُمْ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَلَعَنَهُمْ عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَکَانُوْا یَعْتَدُوْنَ **لعنی** بنی اسرائیل جب گناہون پڑ گئے تو اونکی عالمون نی اونکو منع کیا سو اونھون نی نہ مانا پھر وہ عالم اونکی ساتھ اونکی مجلسون مین بیٹھنی لگی اور اونکی ساتھ کھانی پینی لگی تو لگا دیا اسد نی اونکی بعضونکا دل بعضونکی ساتھ یعنی سب گنہگار اور پرہیزگار یکسین مل ملکی باتین کرنی لگی سو لعنت کی اسد تعالی نی اونپر داود اور عیسی مریم کی بیٹی کی زبان سی یہ اسلیے کہ وہ گناہ کرنی لگی اور حد سی بڑھ گئی تھی یعنی خدا کی حکم کی حدین بگاڑتی ہین اور خلاف حکم کام کرنی لگی **فقط** اور اسد تعالی نی فرمایا فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ **لعنی** مت بیٹھ نصیحت پانیکی بعد گنہگارونکی ساتھ **فقط** علاوہ یہ کہ جہان بری کام ہوتی ہون وہان دعوت کھانیکو جانا مسلمان پر لازم ہی نہین ہوتا چنانچہ ولیمی کی ذکر مین اسکا بیان گذر چکا

**چھبیسوان مسئلہ** عورتونکی مجلس مین ڈومنیونکا دف بجاکر گانا اور اونکو کچھ نقد یا کپڑا وغیرہ دینا جائز ہی یا نہین **جواب** بغیر باجی کی راگ مین عالمونکا اختلاف ہی بعضون نی مطلق مباح کہا بعضون نی مطلق مکروہ بتایا مگر بحر الرائق مین ہی کہ اصل مذہب یہ ہی کہ مطلق حرام ہی اگرچہ آپ گاوی اور آپ ہی سنی چنانچہ دلیل مین یہ عبارت نقل کی ہی وَمِنْهُمْ مَنْ اَبَاحَهٗ مُطْلَقًا وَمِنْهُمْ مَنْ کَرِهَهٗ مُطْلَقًا وَفِی الْبَحْرِ وَالْمَذْهَبُ حُرْمَتُهٗ مُطْلَقًا فَانْقَطَعَ الْاِخْتِلَافُ بَلْ ظَاهِرُ الْهِدَایَةِ اَنَّهٗ کَبِیْرَةٌ وَلَوْ لِنَفْسِهٖ **فقط** اور حاویہ مین حدیث ہی کہ حضرت صلی اسد علیہ وسلم نی فرمایا مَا مِنْ رَجُلٍ یَرْفَعُ صَوْتَهٗ بِالْغِنَاءِ اِلَّا بَعَثَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ شَیْطَانَیْنِ اَحَدُهُمَا عَلٰی هٰذَا الْمَنْکِبِ وَالْاٰخَرُ عَلٰی هٰذَا الْمَنْکِبِ فَلَا یَزَالَانِ یَضْرِبَانِهٖ بِاَرْجُلِهِمَا حَتّٰی یَکُوْنَ هُوَ الَّذِیْ یَسْکُتُ **لعنی** کوئی ایسا آدمی نہین کہ راگ گانی کیلیے اپنی آواز بلند کری مگر یہ کہ بہیجتا ہی حق تعالی اوسپر دو شیطان ایک اس مونڈھی پر ایک اس مونڈھی پر سو وہ دونو ہمیشہ اوسکو مارتی رہتی ہین اپنی لاتونسی جب تک کہ چپ ہو جاوی **فقط** اور بغیر راگ کی دف بجانا نکاح کی مشہور کرنی کیلیے مباح ہی چنانچہ ہدایہ مین ہی فَاَمَّا طَبْلُ الْغُزَاةِ وَالدُّفُّ الَّذِیْ یُبَاحُ ضَرْبُهٗ فِی الْعُرْسِ یُضْرَبُ بِلَا اَوْتَارٍ مِنْ غَیْرِ خِلَافٍ **فقط** اس ہدایہ اور در مختار

[illegible]

عبارت سے معلوم ہوا کہ راگ اصل مذہب مین حرام ہی اور ڈہپ بغیر راگ کی نکاح کی شہرت کی لیے بجانا درست ہے چنانچہ یہی مضمون تنبیہ الانام مین سراجیہ سے منقول ہی کہ جس وقت مین چہانجہ ہو اور اوسکی بجانے مین کہیل اور باجی کی نیت نہو اوسکا نکاح مین بجانا مضایقہ نہین اور اسی کتاب مین ہی کہ راگ باجا سننا گناہ ہے اور وہان بیٹہنا فسق ہے لیکن نکاح کی اعلان کی لیے دف بجانا نقارے کی طرح مباح ہی معلی کہتی ہین کہ ابو المہاجر نے کہا کہ ہمکو خبر دی ابان نی کہ ابن عباس نی مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی کَرِہَ لَکُمُ الْخَمْرَ وَالْمَیْسِرَ وَالْمِزْمَارَ وَالْمَعَازِفَ وَالْکُوْبَۃَ وَالدُّفَّ فَسَأَلْتُ اَبَا الْمُہَاجِرِ کَیْفَ کَانُوْا یَضْرِبُوْنَ الدُّفَّ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کَانَتِ الْمَرْأَۃُ اِذَا کَانَ مِلَاکُہَا تَأْخُذُ بِالْغِرْبَالِ وَعُوْدِہٖ فَتَصْعَدُ وَتَضْرِبُ بِالْعُوْدِ عَلَی الْغِرْبَالِ یَسْمَعُ النَّاسُ اَنَّہٗ مِلَاکُہَا **یعنی** مقرر برا بتایا اللہ تعالی نی شراب کو اور جوے کو اور تار کی باجون کو اور نی کی باجونکو اور کوبہ کو اور ڈہپلی کو ابو یعلی کہتے ہین تو مینے پوچہا ابو المہاجر سے کہ کیونکر بجایا کرتی تہی لوگ دف کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانے مین یعنی تمنے جو دف کا حکم اور باجون کا سا بیان کیا تو حضرت کی وقت مین جو دف بجایا کرتی تہی اوسمین کیا کہتی ہو تو اونہون نی کہا کہ وہ تو یہ عادت تہی کہ جب شادی ہوتی تہی تو ایک عورت چہلنی اور اوسکی بجانیکی لکڑی لیکر اونچی پر چڑہ جاتی تہی اور اوسکی لکڑی سے چہلنی کو بجاتی تہی سو لوگونکو سنا دیتی تہی کہ مقرر شادی ہی **فقط** لیکن ڈومنیون کا دف بجا کر گانا اگرچہ عورتون ہی کی مجلس کیون نہو درست نہین اسمین مکروہ اور حرام جمع ہو جاتی ہین اور جہان مکروہ اور حرام اکٹہا ہون وہان حرام کو ترجیح دیکر ناجائز کا حکم کیا کرتے ہین چنانچہ اشباہ ونظائر کی یہ عبارت اسکی سند ہی اِذَا اجْتَمَعَ الْحَلَالُ وَالْحَرَامُ غَلَبَ الْحَرَامُ وَمَعْنَاہَا مَا اجْتَمَعَ مُحَرِّمٌ وَمُبِیْحٌ اِلَّا غَلَبَ الْمُحَرِّمُ **فقط** سو نقد اور کپڑا وغیرہ ان ڈومنیونکو دینا گانی بجانی کے مزدوری ٹہری اور گانی کی مزدوری دینا لینا دونو حرام ہین ہدایہ کے کتاب الاجارہ مین یہ مضمون موجود ہی کہ لَا یَجُوْزُ الْاِسْتِیْجَارُ عَلَی الْغِنَاءِ وَالنَّوْحِ وَکَذَا سَائِرُ الْمَلَاہِیْ لِاَنَّہٗ اِسْتِیْجَارٌ عَلَی الْمَعْصِیَۃِ وَالْمَعْصِیَۃُ لَا تُسْتَحَقُّ بِالْعَقْدِ **یعنی** نہین جائز ہی مزدوری لینا راگ پر اور پیٹنی اور اسیطرح اور گناہ کی کامون پر اسیلیے کہ یہ مزدوری گناہ کی ٹہری اور گناہ سے عقد نہین ہو سکتا **فقط** اور فقط دف بغیر راگ کی بجانا مباح ہی تو اوسپر مزدوری لینا بہی بظاہر مباح معلوم ہوتا ہی خلاصہ یہ کہ ڈوم ڈومنی اگر دف بجانی مین گاوین بہی تو اونکو اجرت لینا درست نہین سو دینے والی کو کچہ کپڑا وغیرہ اونکو دینا جائز نہوگا **ستائیسوان مسلہ** برات رخصت ہوتی وقت وہان کی خدمتگار کہارون کے خرچ کی واسطے اپنی مقدور بہر کچہ روپیہ پیسے دلہن کیطرف والونکو دینے آتے ہین یہ رسم کیا ہی درست ہی یا نادرست **جواب** ایسی مقامون مین مال خرچنا اگر احسان وسلوک کی نیت سے ہو تو درست ہی اور اگر نام آوری اور دکہانی سنانیکو ہو تو برا ہی سو اب اکثر لوگ یہ مال رسم کی طور پر خرچتی ہین اور اپنی ناموری

۱ عقد کرتی ہین
اوسمین بجانا باجے
حین ایجاب وقبول
کے بہی بجاتی ہین
نکاح کو رونق دینا ۱۲

مقصد در کہتی ہیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰہُ بِہٖ وَمَنْ یُّرَائِی یُرَائِی اللّٰہُ بِہٖ یعنی جسنی لوگون کی سنانی کو کوئی کام کیا تو فضیحت کریگا اوسکو خدا اور جسنی دکہلانی اور منہ دیکہی کیا تو رسوا کریگا اوسکو اللہ یہ حدیث مشکوۃ میں ہی **اٹھائیسوان مسئلہ** برات کی رخصت کی وقت چند مسلمان فقیر محتاج لوگ اکٹھا ہو جاتی ہیں انکو کچھ دینا اور یا نیز کوئی چیز تقسیم کرنا درست ہی یا نہین **جواب** ایسی وقت مین شکر اور صدقی کی راہ سی دونون قسم کی فقیرونکو کچھ دینا جائز بلکہ مستحب مشکوۃ مین ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ سَأَلَ بِاللّٰہِ فَاَعْطُوْہُ یعنی جو کوئی اللہ کا نام لیکر مانگی تو اوسکو دو فقط اور جو اپنی بڑائی اور نام آوری کی لیئی دیوی تو جائز نہین ایسی کامونمین اعتبار نیت کا ہی بخاری اور مسلم کی حدیث ہی اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ یعنی ثواب کامونکا نیتون پر ہی اور محتاجون مفلسونکو دینا کہین کسی وقت منع نہین چنانچہ مشکوۃ شریف مین آیا ہی ابوداؤد کی روایت سی کہ بُہَیْسَہ نام عورت نی اپنی باپ سی سنا ہو نقل کیا کہ اوسنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پوچھا کہ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا الشَّیْءُ الَّذِیْ لَا یَحِلُّ مَنْعُہٗ یعنی یا رسول اللہ ایسی کون چیز ہی جسکا منع کرنا درست نہین فرمایا اَلْمَاءُ یعنی پانی پوچھا یَا نَبِیَّ اللّٰہِ مَا الشَّیْءُ الَّذِیْ لَا یَحِلُّ مَنْعُہٗ کہ ای پیغمبر خدا وہ کونسی چیز ہی جسکا روکنا حلال نہین فرمایا اَلْمِلْحُ نمک پوچھا یَا نَبِیَّ اللّٰہِ مَا الشَّیْءُ الَّذِیْ لَا یَحِلُّ مَنْعُہٗ یعنی ای نبی اللہ کی کس چیز کا منع جائز نہین فرمایا اَنْ تَفْعَلَ الْخَیْرَ خَیْرٌ لَّکَ یعنی اچھا کام اچھا ہی تیرے واسطی فقط اور ایک حدیث مین ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تہا کہ اللہ تعالی نی فرمایا اَنْفِقْ یَا ابْنَ اٰدَمَ اُنْفِقْ عَلَیْکَ یعنی خرچ کر ای آدم کی بیٹی تو مین تجہکو دیا کرون **انتیسوان مسئلہ** کچہ نقد غلہ پکی ہوئی روٹیان محتاجون کی دینی کی لیے جنازی کے ساتہ لیجانا درست ہی یا نہین **جواب** مردیکی ترکی کا مال ثواب کی نیت سی محتاجونکو دینا درست ہی بشرطیکہ اوسکی وارث جوان ہون اور اگر وارث چھوٹی نابالغ ہون تو بہی ترکہ تقسیم کبہی درست نہین اور جنازیکی ساتہ یہ چیزین لیجانا جاہلیت کی رسم ہی شرع مین اسکی کچہ اصل ثابت نہین اور جس چیز کی اصل شرع مین کوئی نظیر اور مثل نہو اوسکا عمل مین لانا دو حال سے خالی نہین یا مکروہ ہی یا حرام اور مردیکو ثواب پہنچانیکی لیے محتاجون کو صدقہ دینا بغیر اسکی کہ جنازی کی ساتہ لیجاوین بیشک درست ہی جو چیز محتاجونکو مردیکی ثواب کی لیے دیوین تو مستحب ہے کہ اسطرح دین کہ اوس مین ریا اور وقت اور دن کی معین کرنی کا لحاظ نہو نہین تو بدعت ہوجاتا ہے اور ایسا دینا کراہت سی خالی نہین اللہ ہی سیدہی راہ دکہاتا ہی جسکو چاہتا ہی **تیسوان مسئلہ** مرنیکی بعد مردیکو بدنی اور مالی عبادت کا ثواب پہنچتا ہی یا نہین **جواب** حنفیونکی نزدیک عبادت بدنی مالی دونونکا ثواب پہنچتا ہی چنانچہ ہدایہ مین ہی اِنَّ الْاِنْسَانَ لَہٗ اَنْ یَّجْعَلَ ثَوَابَ عَمَلِہٖ لِغَیْرِہٖ صَلٰوۃً کَانَ اَوْ صَوْمًا اَوْ صَدَقَۃً اَوْ غَیْرَہَا عِنْدَ اَہْلِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ یعنی آدمی کو جائز ہے کہ اپنے عمل کا ثواب کسی دوسریکو دیدے خواہ نماز ہو یا روزہ یا صدقہ وغیرہ اہل سنت کی نزدیک فقط اور امام

سیوطی نے شرح الصدور مین طبرانی سے روایت لکہی کہ طبرانی نے حضرت انس سے نقل کیا کہ انس کہتے ہین کہ مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تہے مَا مِنْ اَهْلِ بَيْتٍ يَمُوْتُ مِنْهُمْ مَيِّتٌ فَيَتَصَدَّقُوْنَ عَنْهُ بَعْدَ مَوْتِهٖ اِلَّا اَهْدَاهَا لَهٗ جِبْرَئِيْلُ عَلٰى طَبَقٍ مِّنْ نُوْرٍ ثُمَّ يَقِفُ عَلٰى شَفِيْرِ الْقَبْرِ فَيَقُوْلُ يَا صَاحِبَ الْقَبْرِ الْعَمِيْقِ هٰذِهٖ هَدِيَّةٌ اَهْدَاهَا اِلَيْكَ اَهْلُكَ فَاقْبَلْهَا فَتَدْخُلُ عَلَيْهِ فَيَفْرَحُ بِهَا وَيَسْتَبْشِرُ وَيَحْزَنُ جِيْرَانُهُ الَّذِيْنَ لَا يُهْدٰى اِلَيْهِمْ بِشَيْءٍ **یعنی** جس گہر مین مردہ مرے اور وہ لوگ اوسکی مرنیکی بعد صدقہ کرین تو حضرت جبرئیل اوس صدقی کو نور کی طبق مین اوسکی پاس لاتی ہین پہر اوس قبر کے کنارے پہ کہڑے ہوتے ہین تو کہتے ہین اے گہری قبر والی تیرے گہر والون نے تجکو یہ تحفہ بہیجا ہے سو تو اسکو قبول کر پہر وہ تحفہ اوسکو ملتا ہے تو وہ مردہ خوش ہوتا ہے اوس سے اور شاش بشاش ہو جاتا ہے اور غمگین ہو جاتے ہین اوسکی آسپاس کی مردے جنکو تحفہ نہین بہیجا جاتا **فقط** اور اوسی کتاب مین ہے ابوہریرہ کے روایت سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اَنّٰى لِيْ هٰذِهٖ فَيَقُوْلُ بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ **یعنی** مقرر اللہ تعالی بلند کر دیتا ہے اپنے اچہے بندیکا درجہ بہشت مین تو وہ عرض کرتا ہے اے پروردگار میرے کہان سے یہ میرا درجہ بلند ہو گیا تو اللہ تعالی فرماتا ہے تیرے بیٹے کی تیرے لیے بخشش مانگنے کے سبب سے **فقط** اور شیخ عبد الحق رح نے شیخ ابن ہمام سے اپنے کتاب جامع البرکات منتخب شرح مشکوۃ مین لکہا ہے کہ عالمونکا اتفاق ہے کہ مالی عبادت جیسے صدقہ وغیرہ کا ثواب مردیکو پہنچتا ہے اور بدنی عبادت مین جیسے نماز اور قرآن پڑہنا اختلاف ہے لیکن بہت صحیح مذہب یہ ہے کہ پہنچتا ہے **اکتیسوان مسئلہ** دستور ہے کہ مردہ مرنیکی بعد مردیکی رشتی دار اور پروسی کہانا پکا کر اوسکی گہر لیجاتے ہین اور کئی دن تک یہی معمول ٹہراتے ہین یہ کہانا اون مصیبت والونکو دینا درست ہے یا نہین **جواب** مستحب ہے کہ مردیکی رشتہ دار اور پروسی مصیبت والونکی لیے دو وقت کا کہانا پکا کر اوسکی کذاری موافق بہیج دین چنانچہ برہان مواہب الرحمان کی شرح مین ہے وَيُسْتَحَبُّ لِلْجِيْرَانِ وَاَهْلِ الْبَيْتِ وَالْاَقْرِبَاءِ وَالْاَبَاعِدِ تَهْيِئَةُ طَعَامٍ لَهُمْ يُشْبِعُهُمْ يَوْمَهُمْ وَلَيْلَتَهُمْ **یعنی** اور مستحب ہے پروسیون اور گہر والون اور رشتی مندون اور دور والون کو کہانا پکانا مردیوالونکی لیے کہ اونکا پیٹ بہر دے ایکدن اور رات **فقط** اور ترمذی نے عبد اللہ بن جعفر سے روایت کی کہ جب آئی موت کی خبر جعفر کی تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اِصْنَعُوْا لِاَهْلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَاِنَّهٗ قَدْ جَاءَهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ **یعنی** طیار کرو جعفر کی گہر والونکی لیے کہانا اسلیے کہ اونپر ایسی چیز آئی ہے کہ روک رکہا اونکو پکانی کہانی سے **فقط** اور یہی حدیث مشکوۃ مین ہے مگر بعض لفظ کا فرق ہے اور جامع البرکات مین ہے کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رشتی مندون وغیرہ پروسیون اور دوستون کو مستحب ہے کہ کہانا پکا کر مرنے والی کی گہر بہیجین اور بعضے عالم کہتے ہین کہ پہلے دن مرنے سے تو کہانا بہیجنا کر وہ نہین اسلیے کہ وہ لوگ اوسکی کفن دفن مین لگی ہوتے ہین اور دوسرے دن

اگر بیٹھنی واسطی عورتین وہان جمع ہوں تو مکروہ ہی کہ ہمین گناہ کی مدد او ثابت ہی اور اختلاف ہی کہ کیا
کہانا مصیبت والوں کی سوا اور لوگ کہاوین یا نکہاوین سو ابو القاسم نی کہا کہ جو لوگ اوسکی تجہیز تکفین مین
مشغول ہوں اونکو کہانا مضایقہ نہین ہی تعزیر مطالب المؤمنین کی ہی **بتیسوان مسئلہ** مردیکی ماتم پرسی کو
جانا اور وہان دونو ہاتہہ اوٹہا کر سورۃ فاتحہ وغیرہ پڑہنا جائز ہی یا نہین **جواب** ماتم پرسیکو جانا جائز ہی
اور مغفرت کی دعا اوسکی ہاتہہ اوٹہانا ثابت نہین ہی اور ایسی مردی کی وارثوں کی لیئی صبر کی دعا کرنا چاہیئی فتاوے
عالمگیری مین مرقوم ہی وَيُسْتَحَبُّ اَنْ يُقَالَ لِصَاحِبِ التَّعْزِيَةِ غَفَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمَيِّتِكَ وَتَجَاوَزَ عَنْهُ
وَتَغَمَّدَهُ بِرَحْمَتِهِ وَرَزَقَكَ الصَّبْرَ عَلٰى مُصِيبَتِهِ وَاٰجَرَكَ عَلٰى مَوْتِهِ كَذَا فِي الْمُضْمَرَاتِ نَاقِلًا عَنِ الْحُجَّةِ
وَاَحْسَنُ ذٰلِكَ تَعْزِيَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهُ مَا اَعْطٰى وَكُلُّ شَيْءٍ
عِنْدَهُ بِاَجَلٍ مُسَمًّى **یعنی** مستحب ہی کہ ماتم والی سی کہا جاوی کہ اللہ بخشی تیری مردیکو اور درگذر کری
اوسکی گناہ سی اور ڈہانپ لی اوسکو اپنی رحمت مین اور روزی کری تجکو صبر اوسکی مصیبت پر اور
بدلہ دی تجکو اوسکی موت پر اور بہتر تعزیت یہ ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتی تہی کہ اللہ ہی کا ہی
جو اوسنی لی لیا اور اوسیکا ہی جو اوسنی دیا اور ہر شی اونکی پاس سی ایک ٹہری ہوئی وقت تک فقط
اور ہاتہہ اوٹہانا دعا مین تعزیت کی وقت ظاہرا جائز معلوم ہوتا ہی حدیث مین دعا کی لیئی ہاتہہ اوٹہانا
مطلقا بی قید وقت اور مکان کی ثابت ہوا تو اوسوقت بہی مضایقہ نہین لیکن خاص کی تعزیت کی دعا مین
ہاتہہ اوٹہانا شرع سی ثابت نہین **تیتیسوان مسئلہ** ماتم پرسی کو کی دن تک جانا درست ہی **جواب**
تین دن تک اور تین دن کی بعد مکروہ ہی مگر ہان اگر یہ تعزیت کرنیوالا یا مردی کا وارث کہین دور
سفر مین ہو تو تین دن کی بعد بہی درست ہی اور تعزیت کو ایک بار جاوین پہر دوسری بار نجاوین چنانچہ
عالمگیری مین ہی وَرُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ زِيَادٍ اِذَا عَزّٰى اَهْلَ الْمَيِّتِ مَرَّةً فَلَا يَنْبَغِي اَنْ يُعَزِّيَهُ مَرَّةً اُخْرٰى
وَوَقْتُهَا مِنْ حِيْنَ يَمُوْتُ اِلٰى ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَيُكْرَهُ بَعْدَهَا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ الْمُعَزِّيْ اَوِ الْمُعَزّٰى اِلَيْهِ غَائِبًا
فَلَا بَاْسَ بِهَا فقط اور جامع البرکات مین ہی کہ تعزیت مردیکی دفن سی پہلی اور تین دن دفن کی بعد مستحب ہے
اور تعزیت کی معنی صبر و دلاسا دینا اور عزا کی معنے صبر اور مکروہ ہی کہ گہر کی دروازی پر بیٹہین اور لوگ تعزیت کو
جمع ہوا کرین بلکہ جب دفن سی فارغ ہوں تو لوگ علیحدہ ہو کر اپنی اپنی کام مین مصروف ہو جاوین اور
مردی والا اپنا کام کرنی لگی اور تین دن سی زیادہ تعزیت نچاہیی اور بعضی مشایخ کہتے ہین کہ حاضر کی لیئی
تین دن تک تعزیت کو جانا درست اور جو مسافر سفر سی آیا ہو اوسکی پاس ایک ہی دن جانا چاہیی اور
بعضوں نی کہا کہ تین دن تک گہر مین یا مسجد مین بیٹہنا مضایقہ نہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جعفر
بن ابیطالب اور زید بن حارثہ اور عبد اللہ بن رواحہ کی قتل کی خبر سنکی مسجد شریف مین بیٹہی تہی اور
لوگ آیا کرتی تہی اور یہ جو ابکی لوگ تکلفات کرتی ہین کہ تیسری دن فرش بچہاتی اور چنی کہڑی کرتی اور خوشبو

اور ایسی اور کام عمل مین لاتی ہین یہ سب بدعت سیئہ اور نامشروع ہین اللہ تعالی اپنی مہربانی کری اور انکی خطاسی درگذر ہی فقط **چوبیسوان مسئلہ** دستور ہی کہ مرنی سی تیسری دن برادری کی لوگ اور دوست آشنا تعزیت کی لیی مردی کی گہر جاتے ہین اور وہان اکٹہا ہوکر سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص پڑہ کر مردیکو بخشتی اور شیرینی وغیرہ تقسیم کرتی ہین یہ رسم جائز ہی یا نہین اور تیجی اور دسوین اور بیسوین اور چالیسوین وغیرہ کا دن مقرر کرنا درست ہی یا نہین **جواب** فقط تعزیت کرنا اور مصیبت زدونکو دلاسا دینا اور صبر کی رغبت دلانا بلاشبہہ درست ہی چنانچہ ابہی اسکا بیان گذر چکا اور یہ جماو کرکی تیسری دن کچہ پڑہنا اور اوس دن اچہی لوگون اور قاریون کو جمع کرکی قرآن ختم کرنا یا کوئی سورہ پڑہنا مکروہ ہی نصاب الاحتساب مین ہی اِنَّ خَتْمَ الْقُرْاٰنِ جَہْرًا بِالْجَمَاعَۃِ وَیُسَمّٰی بِالْفَارِسِیَّۃِ سیپارہ خواندن مکروہ **یعنی** قرآن ختم کرنا جماو باندہ کی جسکو سیپارہ خوانی کہتی ہین مکروہ ہی **فقط** اور تیجا اور دسوان وغیرہ مقرر کرنا اور کہانا پکا کر لوگونکو کہانا کہلانے اور قرآن پڑہنی کو ان دنون مین بلانا بہی مکروہ ہی چنانچہ فتاوی بزازیہ مین مستملی منیۃ المصلی کی شرح سی لکہا ہی وَیُکْرَہُ اتِّخَاذُ الطَّعَامِ فِی الْیَوْمِ الْاَوَّلِ وَالثَّالِثِ وَبَعْدَ الْاُسْبُوْعِ وَنَقْلُ الطَّعَامِ اِلَی الْقَبْرِ فِی الْمَوَاسِمِ وَاتِّخَاذُ الدَّعْوَۃِ بِقِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ وَجَمْعِ الصُّلَحَاءِ وَالْقُرَّاءِ لِلْخَتْمِ اَوْ لِقِرَاءَۃِ سُوْرَۃِ الْاَنْعَامِ وَالْاِخْلَاصِ وَیُکْرَہُ اتِّخَاذُ الضِّیَافَۃِ مِنْ اَہْلِ الْمَیِّتِ لِاَنَّہٗ شُرِعَ فِی السُّرُوْرِ لَا فِی الْحُزْنِ وَہِیَ بِدْعَۃٌ مُسْتَقْبَحَۃٌ **یعنی** مکروہ ہی کہانا طیار کرنا مردیکی مرنی سی پہلی دن اور تیسری دن اور ہفتی کی بعد اور قبر کی پاس کہانا لیجانا تہوارون مین اور لوگونکو بلانا قرآن پڑہنی کو اور اچہی لوگون اور قاریونکو جمع کرنا قرآن ختم کرنیکو یا سورۂ انعام اور سورۂ اخلاص پڑہنی کو اور مکروہ ہی مردی والی لوگونکی ضیافت لینا اسلیی کہ ضیافت کا خوشی کی کامون مین حکم ہی نہ غم مین اور یہ سب کام بدعتین بری **فقط** اور فتح القدیر مین ہی وَیُکْرَہُ اتِّخَاذُ الضِّیَافَۃِ مِنْ اَہْلِ الْمَیِّتِ لِاَنَّہٗ شُرِعَ فِی السُّرُوْرِ لَا فِی الشُّرُوْرِ وَہِیَ بِدْعَۃٌ مُسْتَقْبَحَۃٌ **یعنی** اور مکروہ ہی مردی والونسی ضیافت لینا اس سبب سی کہ ضیافت خوشیون مین مقرر ہوئی نہ غمون مین اور یہ ضیافت بری بدعت ہی **فقط** اور نوادر الفتاوی مین ہی کہ مکروہ ہی وہ کہانا کہانا جو مردی کی بعد تین دن اور ہفتی اور مہینی اور برس کی بعد پکتا ہی خصوصا عالمون فاضلونکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا طَعَامُ الْمَیِّتِ یُمِیْتُ الْقَلْبَ وَطَعَامُ الْمَرِیْضِ یُمْرِضُ الْقَلْبَ۔ **یعنی** مردیکا طعام مردہ کرڈالتا ہی دلکو اور مریض کا طعام مریض کردیتا ہی دلکو **فقط** اور نوادر ہشام مین ہی کہ مکروہ ہی اوس کہانیکو قبول کرنا جو مردیکی روح کی لیی پکایا جاتا ہی **فقط** اور یہی مضمون قراخانی وغیرہ معتبر فتاوون مین ہی جو تمام مشرق اور مغرب مین مشہور ہین لیکن اگر یہ دن اور سوا انکی اور کوئی دن خاص کر نہ مقرر کرین اور کہانا پکواکر مردیکی طرفسی فقیرون محتاجونکو کہلا دین تو جائز ہی جیسا امام بزازی نی کہا وَاِنِ اتَّخَذَ طَعَامًا لِلْفُقَرَاءِ کَانَ حَسَنًا **یعنی** فقیرونکی لیی کہانا پکانا بہتر ہی **فقط** اور جامع الروایات مین ہی

کہ جو لوگ مردی کی طرف سی ثواب کی نیت پر فقیرونکی لیے کہانا پکایا کرتی ہین سو فقیرونکی سوا کسیکو نہین دیتی کسی کو جیسے فقیرون پر تقسیم کرتی ہی اور ہدیہ امیرونکا فقط اور کہانا کہانی سی پہلی اوسپر کچہ فاتحہ وغیرہ پڑہنا اور ہاتہ دعا کیطرح بلند کرنا جیسا ہے۔ رواج ہو رہا ہی اگلی عالمونسی تو یہ اور کسی کتاب مین مذکور نہین بلکہ مکہ معظمہ اور مدینہ شریف مین تمام عالم فاضل کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سی اب تک اوس دیار متبرک کی سکونت سی مشرف ہوتی ہین کہانی پر فاتحہ پڑہنی کا نام بہی نہین جانتی مگر ہان اس ملک کی لوگ جو وہان جاکر بستی ہین اونمین کا بعضا شخص اپنی گہر مین پوشیدہ اس نئی کام کو عمل مین لاتا ہی سو وہان کی عالم جب اطلاع پاتی ہین تو اوسکو منع کرتی ہین اور اس کام کو برا بتاتی ہین البتہ سنت جماعت مین یہ طریقہ سلف سی جاری ہی کہ کہانا کہانیکے بعد ضیافت والونکی لیے حضرت کی دعا نقل کرتی ہین یہ سب مضمون جامع البرکات کا ہی اور شرعۃ الاسلام کی شرح مین ہی کہ وَیَدْعُوا الضَّیْفُ لِصَاحِبِ الطَّعَامِ بِالْبَرَکَۃِ وَالرَّحْمَۃِ وَالْمَغْفِرَۃِ بِاَنْ یَّقُوْلَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَہٗ فِیْمَا رَزَقْتَہٗ وَیَسِّرْ لَہٗ اَنْ یَّفْعَلَ خَیْرًا مِّنْہُ وَقَنِّعْہُ بِمَا اَعْطَیْتَہٗ وَاغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ وَاجْعَلْنَا وَاِیَّاہُ مِنَ الشَّاکِرِیْنَ یعنی دعا کری مہمان کہانا کہلانیوالی کیلیے برکت اور رحمت اور مغفرت کی اسطرح کہ کہی اے اللہ برکت دے اوسکو اوسمین جو تونی اوسکو دیا اور آسان اوسپر نیکی کرنا اور قناعت نصیب کر اوسکو اوسمین جو تونی اوسکو عنایت کیا اور بخش اوسکو اور اوسپر رحم کر اور کر دی ہمکو اور اوسکو احسان ماننی والی شکرگذارونمین فقط اور اسی کتاب مین ہی وَیُسَمِّی التَّسْمِیَۃَ فِیْ اَوَّلِہٖ فَاِنَّہٗ یَقُوْلُ وَلَوْ فِیْ اٰخِرِہٖ حِیْنَ یَذْکُرُ التَّسْمِیَۃَ بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ وَلْیَقْرَءْ سُوْرَۃَ الْاِخْلَاصِ اِذَا فَرَغَ مِنَ الْاَکْلِ یعنی اور مقرر کیا جاوی تسمیہ کہانیکی اول مین یعنی بسم اللہ کہانیکی شروع مین کہا چاہیی سو وہ شخص کہ لیوی اگرچہ کہانیکا آخر ہو جب اوسکو یاد آوی بسم اللہ کہنا یعنی اگر شروع کرتی وقت بہول گیا تو جب اوسکو یاد ہو تب کہ لیوی کہ بسم اللہ اولہ وآخرہ یعنی مین اللہ ہی کا نام لیتا ہون کہانی کی اول بہی اور آخر بہی اور پڑہی سورہ قل ہو اللہ احد جب فارغ ہووی کہانیسی فقط اور جو چیز کہ سلف سی عبادت کی طور پر نہ چلی آتی ہو وہ بدعت ہی اور بدعت گمراہی ہی۔ **بتیسوان مسئلہ** دستور ہی کہ حافظون کو نوکر رکہکر قبر پر بٹہلاتی ہین کہ قرآن شریف پڑہ پڑہ مردی کو بخشا کرین یہ درست ہی یا نہین **جواب** اس مسئلی مین اختلاف ہی طرح طرح کی روایتین وارد ہین بعضی کتبون سی یون معلوم ہوتا ہی کہ حافظون کا قبر پر بٹہلانا مکروہ ہی نہ حافظونکو ثواب ہوتا ہی نہ مردیکو چنانچہ خزانۃ الروایات اور نصاب مین ہی اُجْرَۃُ الْقُرْاٰنِ مِثْلُ اَنْ یَّسْتَاْجِرَ رَجُلًا لِّیَقْرَاَ الْقُرْاٰنَ عَلٰی رَاْسِ الْقَبْرِ قِیْلَ ھٰذِہِ الْقِرَاءَۃُ لَا یَسْتَحِقُّ بِہِ الثَّوَابَ لَا لِلْمَیِّتِ وَلَا لِلْقَارِیْ یعنی قرآن کی مزدوری کی مثال یہ کہ مزدور ٹہرایا جاوی کوئی شخص کہ قبر پر قرآن پڑہا کری سو بعضون نے کہا ہے کہ ایسا پڑہنی کا مردیکو ثواب نہ پہنچی اور نہ پڑہنی والیکو فقط اور نصاب الاحتساب مین ہی اِتِّخَاذُ الْقَارِیْ

عِندَ القَبرِ بِدعَۃٌ وَلَا مَعنیٰ لِصِلَۃِ القَارِیِٔ لِقِرَاءَتِہٖ وَلَم یَفعَلہُ اَحَدٌ مِنَ الخُلَفَاءِ وَالصَّحَابَۃِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُم یعنی مقرر کرنا قرآن پڑہنی والیکا قبر کی پاس بدعت ہی اور پڑہنی والیکو اوسکی پڑہنی کی بدلی کچہ دینا بیجا ہی اور یہ کام نکیا کسی حضرت کی خلیفہ اور حضرت کی یارنی فقط اور درمختار کی عبارت سی معلوم ہوتا حافظونکا قبر پر بٹہلانا مکروہ نہیں ہی جیسا کہا لَا یُکرَہُ اِجلَاسُ القَارِئِینَ عِندَ القَبرِ وَھُوَ المُختَارُ یعنی مکروہ نہین حافظونکو قبر پاس بٹہلانا اور یہی مذہب مختار ہی فقط بہر صورت یہ مسئلہ اختلافی ہی اور اختلاف کی صورت مین اصول کی قاعدی بموجب احتیاط پر عمل کرتی ہین چنانچہ احتیاط کا طور اس مسئلی مین مجالس واعظین والی نی بیان کر دیا ہی وہ یہ ہی لَو قَرَأَ فِی بَیتِہٖ وَاَھدٰی ثَوَابَھَا اِلَیھِم بِاَن قَالَ بِلِسَانِہٖ بَعدَ فَرَاغِہٖ مِن قِرَاءَتِہٖ اَللّٰھُمَّ اجعَل ثَوَابَ مَا قَرَأتُہٗ لِاَھلِ القُبُورِ لَوَصَلَ اِلَیھِم لِاَنَّ ھٰذَا دُعَاءٌ بِوُصُولِ الثَّوَابِ اِلَیھِم وَالدُّعَاءُ یَصِلُ بِلَا خِلَافٍ فَلَا یَحتَاجُ اِلٰی اَن یَقرَأَ عَلٰی قُبُورِھِم یعنی اگر پڑہنی والا یون کیا کری کہ اپنی گہر مین قرآن پڑہی اور اوسکا ثواب مردیکو اسطرح زبان سی کہکر بہیجا وی کہ ای اللہ دی دی تو میری پڑہنی کا ثواب اوس مردیکو تو بیشک ثواب پہنچی اسواسطی کہ یہ کہنا اوس مردیکی ثواب پہنچنی کی دعا ہی اور دعا بلا اختلاف پہنچتی ہی تو اسصورت مین قبرون پر پڑہنی کی کچہ احتیاج نہین فقط آگی اختلافی مسئلی کی حقیقت اللہ ہی جانتی اوسیکا علم محکم ہے

چھبیسوان مسئلہ عرس کا دن مقرر کرنا اور اسدن محتاجونکو کہانا کہلانا اور اپنی برادری مین بہاجی کیطرح بانٹنا درست ہی یا نہین اور یہ جو مشہور ہی کہ جمعرات وغیرہ کی رات روح اپنی گہر کو آکر آواز نرم سی کہتی ہی کہ ای میری وارثو کچہ میری لیی خیرات کرو یہ روایت حدیثونکی معتبر کتابون مین ہی یا نہین

**جواب** عرس کا دن مقرر کرنا جائز نہین چنانچہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی تفسیر مظہری مین لکہتی ہین لَا یَجُوزُ مَا یَفعَلُہُ الجُھَّالُ بِقُبُورِ الاَولِیَاءِ وَالشُّھَدَاءِ مِنَ السُّجُودِ وَالطَّوَافِ حَولَھَا وَاتِّخَاذِ السُّرُجِ وَالمَسَاجِدِ وَمِنَ الاِجتِمَاعِ بَعدَ الحَولِ کَالاَعیَادِ وَیُسَمُّونَہٗ عُرسًا یعنی یہ کام جاہل لوگ اولیا اور شہیدونکی قبرونپر کیا کرتی ہین جیسی سجدی اور اونکی آسپاس پہرنا اور وہان بہت سی چراغ روشن کرنا اور اونکی طرف مسجدین بنوانا اور برس دنکی بعد وہان عید کیطرح جاؤ کرنا اور اوسکا نام عرس رکہنا سب نادرست ہے فقط اور کہانا وغیرہ بانٹنا بی دن مقرر کیی ہونی جائز ہی اسمین کوئی وہم نہین ہوسکتا مگر ہان مردیکا کہانا حصی بناکر گہر گہر بہیجنا جسکو بہاجی کہتی ہین بی اعتبار اور پوچ ہے اسمین مردیکو ثواب کے پہنچنی کی توقع نہین شیخ عبدالحق نی جامع البرکات مین لکہا ہی کہ یہ جو لوگ ان شہرون مین رسم ہی یا چہاہی یا چالیسویکو کہانا پکاکر حصی بناکر برادری مین بہیجتی اور اوسکو بہاجی کہتی ہین کچہ چیز نہین محض بی اعتبار ہی بہتر یہ ہی کہ اسکو نکہا دین فقط اور شیخ الاسلام نی کشف الغطا مین بہی بعینہ یہی عبارت شیخ عبدالحق کی نقل کر دی ہی اور وہ جو بعضی روایتون مین آیا ہی کہ مردیکی روح بعضی راتون مین جیسی شب جمعہ اور

مسلمات وشتاعرہ وغیرہ مین آیا کرتی ہی یہ روایتین صحاح ستہ توکجا ہین اور جب تک حدیث کی روایت نہ جب پیدر پے متصل الاسناد نہو تو وہ اعتبار کی قابل نہین اگرچہ بعضی لوگون نی اپنی کتابون مین لکہا ہی بلکہ حال تو یہ ہی کہ بعضی محدثین حنبلی ملا علی قاری اور شیخ الاسلام وغیرہ نی ان روایتونکو ضعیف لکہا ہی اور شیخ عبدالحق نے جامع البرکات مین اس روایت کو عیب حدیثون مین شمار کیا ہی چنانچہ فرمایا ہی کہ بعضی روایت غریبہ مین وارد ہی کہ مردی کی روح جمعہ کی رات اپنی گہر آکر نظر کرتی ہی کہ کسینی اوسکی لیے خیرات کی یا نہین واللہ اعلم

**ستائیسوان مسئلہ** قبر اور چبوترہ اور چار دیواری اور گنبد چونہ اور اینٹونسی بنوانا جائز ہی یا نہین اور اگر قبر کی آس پاس حفاظت کی لیے پختہ کردین اور تعویذ کچا رکہین تو درست ہی یا نہین **جواب** قبر پکی کرنا اور گنبد اور چار دیواری اور چبوترہ بنانا جائز نہین چنانچہ حدیث شریف مین مسلم کی روایت سی واقع ہی کہ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یجصص القبر وان یبنی علیہ وان یقعد علیہ یعنی منع کیا پیغمبر خدا ص نی قبر پر گچ کرنا اور عمارت بنانی اور بیٹہنی سی فقط اور مواہب الرحمن مین ہی ویحرم البناء علی القبر للزینۃ ویکرہ للاحکام بعد الدفن یعنی مکان بنانا قبر پر زینت کی لیے حرام ہی اور مضبوط کرنیکی لیے دفن کی بعد مکروہ اور اس کتاب کی شرح مین ہے لان البناء للبقاء والقبر موضع الفناء یعنی عمارت قبر پر اسلیے منع ہی کہ عمارت تو ہمیشہ رہنی اور بقا کی لیے ہوتی اور قبر فنا کی جگہ ہی اوسمین عمارت کی کیا حاجت فقط اور اسیطرح عالمگیریہ مین ہی اور تحفۃ الملوک والا لکہتا ہی کہ مکان بنانا جو کسی قبر پر بانی کی حفاظت کی لیے مکروہ ہی کیونکہ قبر اور اوسکا چبوترہ وغیرہ مضبوطی کا مقام نہین ہے سو جیسا قبر کا خام رکہنا بہتر ہی ویسی ہی اوسکا آس پاس خام بنانا چاہیی فقط مگر ٹوٹی ہوئی قبر کی مٹی سی مرمت کر دینا کچہ ڈر نہین چنانچہ فقہ کی کتابون مین مذکور ہی عالمگیریہ مین ہی واذا خربت القبور فلا باس بتطیینہا کذا فی التاتارخانیۃ فقط اور شیخ عبدالحق جامع البرکات مین فرماتی ہین کہ حضرت علی کی روایت سی حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکو یعنی علی کو بہیجا کہ جہان کہین کوئی تصویر نظر پڑی اوسکو نیست و نابود کر دی اور جو قبر اونچی پاوی اوسکو نیچی اور برابر بنا دی کہ زمین کی برابر ہو جاوی اور جابر کی حدیث مین وارد ہی کہ منع فرمایا جناب رسالتمآب نی قبر پر گچ کرنی سی اور فرمایا کہ اگر جنگل کر دین کہ ویران ہو جاوی تو درست ہی

**اٹہائیسوان مسئلہ** چارپائی پر جنازیکی نماز پڑہنا اور کلمہ طیب بلند یا آہستہ جنازیکی ساتہ پڑہتی جانا اور مردیکی نیچی قبر مین فرش بچہانا اور مرجانیکی بعد مردیکو کلمی کی تلقین کرنا اور نماز بہول مردیکی لیے پڑہنا اور مردیکو دفن کرکی چالیس قدم لوٹنا درست ہی یا نہین **جواب** جنازی کی نماز چارپائی پر پڑہنا درست ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نعش مبارک مسہری پر رکہکر نماز پڑہی گئی تہی اور عرب کی لوگ اپنی بول چال مین تخت اور چارپائی وغیرہ کو سریر کہتی ہین چنانچہ قاموس مین ہی کہ الشریطۃ خوص مفتول یشرط بہ السریر ونحوہ والخوص بالضم ورق النخل

۱۰۱

یعنی شہزادا کہتی ہین خوص پتّا ہوتی کو جس سی سریر وغیرہ بناجاتا ہی اور خوص کی معنی چھوہارے کی پتّی فقط مطلب یہ کہ چھوہارے کی پتی بٹ کر اوسکی بانو سی سریر بنتی ہین اوسکو فارسی والی چارپائی اور ہندی والی کہاٹ کہتی ہین چنانچہ شیخ عبدالحق نی بہی مشکوٰۃ مین سریر کی ترجمی مین لکہا ہی کہ ہندی والی اسکو کہاٹ کہتی ہین اسی تقریر سی معلوم ہوا کہ سریر کی لفظ عرب کی بولی مین عام ہی تخت اور چارپائی اور کہٹولی وغیرہ سب پر بولی جاتی ہی سو جو کوئی تخت چارپائی پر نماز جنازہ کی پڑہنا منع کرے اوسکو عرب کا محاورہ معلوم نہین محض ناواقف ہی اور جنازہ کی ساتہہ کلمۂ طیب بلند پڑہنی جانا مکروہ ہی اگر آہستہ پڑہین کہ دوسرا آدمی آواز نہ سنی تو مضایقہ نہین چنانچہ عالمگیریہ مین فتاوی قاضی خان اور شرح طحاوی سی لکہا ہی وَعَلَى مُتَّبِعِي الْجَنَازَةِ الصَّمْتُ وَيُكْرَهُ رَفْعُ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ كَذَا فِي شَرْحِ الطَّحَاوِي فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يَذْكُرَ اللهَ يَذْكُرُهُ فِي نَفْسِهِ كَذَا فِي فَتَاوَى قَاضِي خَان یعنی واجب ہی جنازہ کی پیچہی چلنے والون پر چپ رہنا اور مکروہ ہی ذکر اور قرآن پڑہنی کی آواز بلند کرنا پہر اگر اللہ کا ذکر کیا چاہی تو اپنے جی مین کری فقط اور قبر مین مردہ کی نیچے فرش بچہانا چارون مذہب کی علما کی نزدیک مکروہ ہی اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جسم مبارک کی نیچی جو قبر شریف مین چادر بچہائی گئی تہی وہ اونکو خاص تہی اور ونکو درست نہین اسیطرح مواہب لدنیہ مین ہی اور ملا علی قاری کی شرح مشکوٰۃ مین ہی وَالصَّوَابُ كَرَاهَةُ ذَلِكَ كَمَا قَالَهُ الْجُمْهُورُ وَالْقَطِيفَةُ أَلْقَاهَا شُقْرَانُ بِلَا أَمْرٍ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ ذَلِكَ مِنْ خَصَائِصِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ یعنی بہتر یہی مذہب ہی کہ قبر مین چادر ڈالنا مکروہ ہی چنانچہ ساری عالمون کا یہی قول ہی اور شقران نی جو حضرت کی قبر مبارک مین چادر ڈالی تہی تو انہین حضرت کی یارون کا حکم نہ تہا اور بعضی کہتی ہین کہ یہ حضرت کا خاصہ تہا فقط اور جامع البرکات مین دفن کی باب مین ایک حدیث نقل کی ہی کہ اوسکی شرح مین اکثر علما کا مذہب اور حضرت کی قبر شریف مین چادر بچہانی کا سبب بیان کیا ہی چنانچہ لکہا ہی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ جُعِلَ فِي قَبْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطِيفَةٌ حَمْرَاءُ یعنی بچہائی گئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مین ایک سرخ چادر قطیفہ کہتی ہین اوس چادر کو جسمین ریشہ اور پہندنا ہو اور اوسکو خمیلہ بہی کہتے ہین اور حدیث کا یہی مطلب ہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مین شقران نام غلام نی بے حکم صحابہ کی بچہاوی تہی اونکی اسمین مرضی نہ تہی اور اونہی نی اسواسطی بچہائی تہی کہ حضرت کی بعد کوئی اسکو نہ پہنی اور استعمال نہ کری اور نیچی نہ ڈالی اور عالم لوگ مردہ کی نیچی کپڑا ڈالنا مکروہ بتاتی ہین کہ اسمین اسراف اور مال ضائع کرنا ہے اور بعضی کہتی ہین کہ یہ حضرت ہی کا خاصہ تہا اور کو نہین درست اسلیے کہ وہ جناب اپنی قبر مین زندہ ہین مع ہذا صحابہ نی دفن کی بعد چاہا کہ چادر نکالین لیکن حضرت کی قبر کہولنا مناسب نہ سمجہی یہ مضمون جامع البرکات کا تہا اور مردے کو جانکندنی کی وقت کلمہ شہادت تلقین کرنا اجماع سی ثابت بلکہ مستحب ہی اور موت کی بعد تلقین کرنی مین عالمون کا کلام ہے

تو ہم دو امر [illegible] اور بعض علما [illegible] کہتے ہیں کہ یہی نزع کی وقت ہی تلقین کرے [illegible] فتاویٰ
عالمگیری میں ہی ولقن الشهادتين وصورته ان يقال عنده في حالة النزع قبل الغرغرة
جهرا وهو يسمع اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله ولا يقال له قل
ولا يلح عليه في قولها مخافة ان يضجر فاذا قالها مرة لا يعيدها عليه الملقن الا ان
يتكلم بكلام غيرها كذا في الجوهرة النيرة وهذا التلقين مستحب بالاجماع واما بعد الموت
فلا يلقن عندنا في ظاهر الرواية كذا في العيني شرح الهداية ومعراج الدراية ويلقن
عند الموت وعند الدفن كذا في المضمرات یعنی اور تلقین کی جاوین نزدیک [illegible]
اور اسکی صورت یہ ہی کہ مردہ کی پاس [illegible] نزع کی وقت [illegible] تلقین [illegible] جہر کر کی
لیکن اور وہ سنتا جاوی کہ یعنی اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله اور اسکو
کہا جاوی کہ تو کہہ اور اسپر مبالغہ کیا جاوی اور بار بار کہا جاوی [illegible] کہیں تنگ ہو کر [illegible]
پھر جب وہ ایک بار کہہ لیوی تو تلقین کرنیوالا دوسری دفعہ نہ دہراوی مگر جب کوئی اور بات کہی تو اسکی
تو دہرانا مضایقہ نہیں جوہرۃ النیرہ اور یہ تلقین سب کی نزدیک مستحب ہی اور موت بعد تلقین کرنا ہمارے
مذہب کی ظاہر روایت کے موجب نہ چاہیے عینی شرح ہدایہ ومعراج الدرایہ اور مضمرات میں ہی کہ موت کے
وقت اور دفن کی وقت دونوں وقت تلقین کرنا ہمارا عمل ہی فقط اور اسکی [illegible] کی شرح [illegible]
ويلقن الشهادة بان يقال عنده ليسمع [illegible] ان يؤمر بها واما التلقين بعد الدفن فلا
ولا ينهى عنه یعنی اور تلقین کریں [illegible] وقت [illegible] اسکی [illegible]
[illegible] کہیں اور وہ جو بعد موت کی تلقین ہی [illegible] حکم کرتی ہیں نہ منع کرتی ہیں
فقط اور صلاۃ [illegible] حنفیہ کی معتبر کتابوں [illegible] نظر سے گزری نہیں [illegible]
اور [illegible] شافعیہ کی قول [illegible] کسی [illegible]
[illegible] جواز کی [illegible] فقہا اور حدیث کی روایت [illegible] شیخ الاسلام [illegible]
لکہا ہی کہ مشایخ کی [illegible] دفن کی [illegible] مردہ کی نجات کی لیے
[illegible] صلاۃ الاول [illegible] فقط اور دفن کر کی چالیس قدم قبر کی پاس [illegible]
اور حدیث کی کتابوں میں [illegible] حکم کیا جاوی [illegible] ہوتا ہی اور
شرع شریف میں [illegible] بدعت [illegible] پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا من احدث في امرنا هذا ما ليس منه فهو رد یعنی جسنے نیا کام [illegible]
اسلام دین میں جو اسمیں نہیں [illegible] وہ [illegible] سوال مسئلہ قبروں کی [illegible]
جیسے مردوں کو درست ہی ویسی عورتوں کو بھی درست ہی یا نہیں جواب قبروں کی زیارت مردوں کو

[illegible] صلعم

سنت کی طریقے بموجب ہو تو درست ہے عورتونکو کسیطرح نہیں درست اور سنت کا طور زیارت میں یہ ہے
کہ جب قبرستان میں جاوے تو کہے السلام علیکم یا اہل الدیار من المؤمنین والمسلمین وانا ان شاء اللہ
بکم لاحقون انتم لنا سلف ونحن لکم تبع نسأل اللہ لنا ولکم العافیۃ یعنی سلام تمپر ای گھر والے
ایمان دار اور مسلمان لوگو اور ہم بھی ان شاء اللہ تعالی تمسے ملا چاہتے ہیں تم ہمسے آگے آئے ہم تمسے پیچھے ہیں
اور ہم مانگتے ہیں اللہ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے معافی یا اور کوئی اسیطرح کی دعا جو حدیث میں آئی ہو
پڑھے اور مردونکے لیے اللہ تعالی سے مغفرت چاہے جیسا کہ جامع البرکات میں عقائد سے لکھا ہے کہ
دعاء الاحیاء للاموات والصدقۃ عنہم نفع لہم یعنی زندے جو مردونکے لیے دعا کریں اور
اونکی طرفسے صدقہ خیرات کریں تو اونکو فائدہ ہوتا ہے فقط اور وہان جاکر اپنی موت یاد کریں اور اپنا حال
بھی مردون کا سا خیال کریں کہ جیسے ہم مجلسین گرم کرتے پھرتے ہیں ویسے ہی یہ بھی تھے اور جیسے یہ خاک میں
مل گئے ویسے ہی ہمکو بھی ملنا ہے اور خلاف سنت کام عمل میں نہ لاوے یعنی قبر کو بوسہ نہ دے اور منہ
خاک پر نہ ملے اور حجرہ والونسے حاجت مراد نہ مانگے اور سجدہ نکرے اور اوسپر ہاتہ نرکہے جیسا کہ ملا علی
قاری نے عین العلم کی شرح میں لکھا ہے ولا یمس ای القبر ولا التابوت ولا الجدار وورد النہی عن
مثل ذلک لقبرہ علیہ السلام فکیف لقبور سائر الانام ولا یقبل فانہ زیادۃ علی
المس قصدا او اولی بالنہی یعنی نہ چھووے قبر کو اور نہ تابوت کو اور نہ دیوار کو اسواسطے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی قبر مبارک کی ساتھ یہ کام منع ہوئے سو اور لوگونکی قبروں سے کیونکر درست ہونگے اور قبر کو
بوسہ نہ دے کہ یہ چھونے سے بھی زیادہ ہے تو یہ اوس سے زیادہ منع کی لائق ہے فقط اور ویسے کامون کی
تفصیل ان شاء اللہ تعالی چالیسوین مسئلے میں آویگی اور عورتونکو قبر کی زیارت کرنا بہت صحیح قول بموجب مکروہ
تحریمی حرام کی قریب ہے چنانچہ مستملی میں ہے ویستحب زیارۃ القبور للرجال وتکرہ للنساء یعنی
مستحب ہے قبرونکی زیارت مردونکو اور مکروہ ہے عورتونکو فقط اور خزانۃ الفقہ میں ہے واذا خرجت
المرأۃ عن بیت الزوج برضائہ ولا یمنعہا فہو دیوث لا تجوز الصلوۃ خلفہ وان کان
قاری القرآن وعالم العلم یعنی جب نکلی عورت اپنے خاوند کے گھرسے اوسکی رضی سے اور اوسنے
اوسکو منع نکیا تو وہ دیوث ہے اوسکے پیچھے نماز نہیں درست اگرچہ قران پڑھنے والا اور مسئلے جاننے
والا ہو فقط اور کفایہ میں ہے واذا خرجت المرأۃ عن بیت الزوج بغیر اذنہ فاسقط
المہر عن الزوج یعنی جب نکلی عورت مرد کے گھرسے اوسکے بے حکم تو مرد کے ذمے سے مہر جاتا رہتا ہے فقط
ان دونو کتابونکی عبارت سے معلوم ہوا کہ عورت کا گھرسے باہر نکلنا کسیطرح درست نہیں قبر کی
زیارت کی لیے یا میلے اور کسی گناہ کی کام کی لیے پھر اگر اوسکا خاوند ایسی جگہ نکلنے کی اجازت دیے تو وہ
دیوث ٹھہرے اور جو وہ آپ سے نکلی تو اوسکا مہر ساقط ہوئے تو اس صورت میں دونونکے دنیا و آخرت کے

قناعت ہی اور کتاب مجالس واعظیہ میں ہی کہ واما النساء فلا یحل لهن ان یخرجن الی المقابر
لما روی عن ابی هریرة انه علیه الصلوة والسلام لعن زوارات القبور **یعنی** عورتوں کو نہیں
جائز ہی کہ قبروں کی طرف جاوین بسبب اسکی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ لعنت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
قبروں کی زیارت کرنیوالی عورتوں پر فقط اور مشکوٰۃ میں ہی کہ حضرت عباس کی حدیث نقل کیا کہ لعنت
کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زائرات القبور والمتخذین علیها المساجد والسرج **یعنی** لعنت کی
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنیوالی عورتوں پر اور قبروں پر مسجدیں بنانیوالوں اور چراغ جلانیوالوں پر
فقط اور نصاب الاحتساب میں ہی کہ سئل القاضی عن جواز خروج النساء الی المقابر والفساد فی
مثل هذا فقال لا یسأل عن الجواز والفساد فی مثل هذا وانما یسأل عن مقدار ما یلحقها من
اللعن واعلم انها کلما نوت الخروج کانت فی لعنة الله تعالی وملائکته علیهم السلام واذا خرجت
تحفها الشیاطین من کل جانب واذا اتت القبور تلعنها روح المیت واذا رجعت کانت فی لعنة الله
کذلک حتی تعود وفی الحدیث ایما امرأة خرجت الی المقبرة تلعنها ملائکة السموات السبع و
ملائکة الارضین السبع فتمشی فی لعنة الله تعالی وایما امرأة دعت للمیت بخیر فی بیتها اعطاها الله
تعالی ثواب حجة وعمرة وروی عن سلمان وابی هریرة انه علیه الصلوة والسلام لما
خرج من المسجد فوقف علی باب داره فاتت ابنته فاطمة رضی الله عنها فقال لها من این
جئت فقالت خرجت الی منزل فلانة التی ماتت فقال هل ذهبت الی قبرها فقالت
معاذ الله ان افعل شیئا بعد ما سمعت منك فقال لو ذهبت قبرها لم ترحی رائحة الجنة **یعنی**
قاضی سے کسی نے عورتوں کی قبر پر جانیکی جواز کا مسئلہ اور اسکی فساد کا حال پوچھا تو اونہوں نے فرمایا کہ اسکی
جواز اور فساد کا کیا حال پوچھا جاتا ہی یہ پوچھا چاہیے کہ عورتوں پر وہاں کی جانے میں لعنت کسقدر پڑتی ہے
سو جاننا چاہیے کہ عورت نے جس وقت قبر کی جانیکا ارادہ کیا اوسیوقت سے اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی
لعنت میں داخل ہوتی اور جب نکلی تو ہر طرف سے اوسکی پیچھے شیطان لگ لیتے اور جب قبر پر آئی تو مردیکی روح
اوسپر لعنت کرتی ہی اور جب گھر کو لوٹتی ہی تو اسی طرح لعنت میں ہوتی ہی جبتک گھر میں پھر کر آوے
اور حدیث میں آیا ہی کہ جو عورت قبرستان کو گئی اوسپر ساتوں آسمان اور ساتوں زمین کی فرشتے
لعنت کرتی ہیں سو وہ اللہ تعالیٰ کی لعنت میں چلتی ہیں اور جو عورت مردیکی لیے نیکی کی اپنی گھر میں
دعا کرتی ہی تو اوسکو اللہ تعالیٰ ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب عنایت کرتا ہی اور سلمان اور ابوہریرہ
سے روایت ہی کہ ایکدن پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے نکلی سو اپنی گھر کی دروازے پر کھڑے ہوئے تو اونکی بیٹی حضرت فاطمہ
آئی تو آپ نے اونسے فرمایا کہ تم کہاں سے آئی ہو او نہوں نے عرض کی میں فلانی عورت جو مر گئی ہی اوسکی گھر گئی تھی تو حضرت نے
فرمایا کہ کیا تو اوسکی قبر پر گئی تھی عرض کیا معاذ اللہ خدا کی پناہ میں ایسا کام کرتی بعد اسکی کہ میں سن چکی

آپ سی اوسکا حال جیسا سن چکی تو آپ نی فرمایا کہ اگر تو اوسکی قبر پر جاتی تو خوشبو بہشت کی پاتی فقط اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی نی اپنی رسالی مالا بد مین لکہا ہی کہ قبر کی زیارت مردون کو جائز ہی نہ عورتون کو

**جواب سوال** مسئلہ مردون سی حاجت مراد دعا کی طور پر مانگنا اور قبر کا طواف کرنا اور بوسہ دینا اور اوسکو سجدہ کرنا اور اوسپاس روشنی کرنا اور اوسپر غلاف ڈالنا اور پہولونکی چادر جنازیکو اوڑہانا یا قبر پر چڑہانا اور خیمہ اور شامیانہ کہڑا کرنا اور سوا خدا کی اوروں کی نذر کرنا اور مٹہائی اور کہانا قبر کی سامنی رکہنا جائز ہی یا نہین **جواب** استعانت اور استمداد یعنی مردون سی حاجت مانگنا اور مدد چاہنا کسی طور سی درست نہین چنانچہ شیخ عبد الحق رح نی مشکوۃ کی شرح مین کہ عربی زبان مین ہی لکہا ہے وَاَمَّا الْاِسْتِمْدَادُ بِاَهْلِ الْقُبُوْرِ فِيْ غَيْرِ النَّبِيِّ اَوِ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَقَدْ اَنْكَرَهُ مِنَ الْفُقَهَاءِ وَقَالُوْا لَيْسَ الزِّيَارَةُ اِلَّا الدُّعَاءَ لِلْمَوْتٰى وَالْاِسْتِغْفَارَ لَهُمْ وَاِيْصَالَ النَّفْعِ اِلَيْهِمْ بِالدُّعَاءِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ **یعنی** اور مدد چاہنا قبروں والونسی سوا ہماری نبی صاحب یا اور نبیون کی سوا اکثر منکر ہوی ہین بہت سی عالم اور کہا کہ نہین ہی زیارت مگر مردونکی لیئی دعا کرنا اور اونکی مغفرت مانگنا اور اونکو فایدہ پہنچانا دعا کرنی یا قران پڑہنی سی فقط شیخ کی اس عبارت سی معلوم ہوا کہ انبیا کی قبروں سی استعانت منع نہین اس لحاظ سی کہ اونکو عالم برزخ مین ہمیشہ کی زندگی حاصل ہی سوا شہیدونکی ایسی زندگی اور کسیکو ثابت نہین حالانکہ وہانکی زندگی دنیا کی زندگی کیطرح نہین کہ اوسپر اسکی حکم جاری ہون اور یہان کیسی معاملی کیی جاوین تو اس صورت مین انبیا کی قبرونکو اس حکم سی نکالنا اور استثنا کرنا درست نہین ٹہرا بلکہ حق یہ کہ استعانت کا انکار جو اور سب عالمون نی کیا ہی سو عام سب کو شامل ہے نبیون کی قبرین ہون یا اور کسیکی چنانچہ اور کتابون کی عبارت سی کہ اس جواب مین لکہی جاتی ہے صاف ظاہر ہو جاتی ہی مجمع البحار مین ہی مَنْ قَصَدَ لِزِيَارَةِ قُبُوْرِ الْاَنْبِيَاءِ وَالصُّلَحَاءِ اَنْ يُّصَلِّيَ عِنْدَ قُبُوْرِهِمْ وَيَدْعُوَا عِنْدَهُمْ وَيَسْأَلَهُمُ الْحَوَائِجَ وَهٰذَا لَا يَجُوْزُ عِنْدَ اَحَدٍ مِّنْ عُلَمَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاِنَّ الْعِبَادَةَ وَطَلَبَ الْحَوَائِجِ وَالْاِسْتِعَانَةَ حَقُّ اللّٰهِ تَعَالٰى وَحْدَهٗ **یعنی** جسکا قصد نبیون اور اچہی لوگون کی قبروں کی زیارت مین یہ ہو کہ وہان نماز پڑہی اور دعا کری اور اونسی حاجتین مانگی تو یہ کسی مسلمانون کی عالم کی نزدیک نہین درست اسواسطی کہ بندگی کرنا اور حاجتین مانگنا اور مدد چاہنا اکیلی اللہ ہی کا حق ہے فقط اور بغوی نی معالم مین لکہا ہی اَلْاِسْتِعَانَةُ نَوْعُ تَعَبُّدٍ وَالْعِبَادَةُ الطَّاعَةُ مَعَ التَّذَلُّلِ وَالْخُضُوْعِ وَسُمِّيَ الْعَبْدُ عَبْدًا لِذِلَّتِهٖ وَانْقِيَادِهٖ يُقَالُ طَرِيْقٌ مُعَبَّدٌ اَيْ مُذَلَّلٌ **یعنی** مدد چاہنی مین سی ایک طرح کی عبادت نکلتی ہی اور عبادت کی معنی کیا ہین اوسکی تابعداری کرنا اپنی آپ کو ذلیل اور عاجز کر کے اور بندیکا نام بندہ رکہا گیا اوسکی عاجزی اور حکم برداریکی سبب چنانچہ عرب کی لوگ بولا کرتی ہین فلانی راہ

[illegible]

مبتدعی یعنی جو وہابی کہلاتے ہیں استعانت کے مسئلے کی تحقیق یہ ہے کہ اگر بزرگ کو مختار اور مستقل جانکر مدد چاہا
گو یہ سمجھنا کہ خدا نے اونکو مختار اور مستقل کر دیا ہے جو چاہتے ہیں سو کرتے ہیں یا یوں کہنا کہ تم ہمارا کام کر دو
یہ تو شرک ہے اور یوں کہنا کہ تم ہمارے لیے اللہ سے دعا کرو سو یہ اگر زندے کو پکارا اور یہ جانا کہ وہ سنتے
اور وہ نزدیک ہی برابر ہستی ہے تو یہ نہ شرک ہے اور اگر یہ جانا کہ کبھی سن لیتے ہیں اگرچہ سننا ثابت
سو یہ محتمل ہے یقینی نہیں کہ کسیوقت سنیں گے اور محتمل پر شرع کی حکم مترتب نہیں ہوتی تو یہ پکارنا محل خطر
اور اگر قبر کے نزدیک ہے تو یہ جیسے سنت ترکیہ نہیں سنت اصلیہ و صحیحہ یعنی حضرت کی قول و عمل سے
ثابت ہے نہ صحابہ اور تابعین وغیرہ کی باقی رہا جواز سو اس میں اختلاف ہے بعضوں نے ناجائز کہا
بعضوں نے جائز سو یہ جواز بھی تب ہے جب انبیا سے استعانت ہو یا بغیر نام لیے اور بزرگوں سے ہو کہ یوں کہے
کہ اے اولیاء اللہ میرے لیے دعا کرو اور اگر نام اسی ولی کا لیکے کہے کہ اے فلانے میرے لیے دعا کر سو یہ ہرگز
نہیں درست اس واسطے کہ اہل سنت و جماعت کا عقیدہ یہی ہے کہ سوا انبیا کے کسیکا خاتمہ بخیر ہونا یقینی ہمکو
معلوم نہیں ہے کسیکو بعد انتقال کے ولی کسی کا تو کیا ذکر یہ مضمون عقائد کی سب کتابوں میں موجود ہے
اگرچہ لوگ خیال نکریں سو مسلمان کو بچنا چاہیے اور مشکوۃ کی حدیث میں ہے کہ احمد اور ترمذی نے ذکر کیا
کہ ابن عباس نے نقل کیا کہ كُنْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ يَا غُلَامُ احْفَظِ
اللّٰهَ يَحْفَظْكَ احْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ وَإِذَا سَأَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ
وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوْكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ وَلَوِ اجْتَمَعُوْا
عَلَى أَنْ يَضُرُّوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوْكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ
یعنی تہا میں ایکدن پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیچھے تو فرمایا اے لڑکے یاد رکھ اللہ کو تو وہ تجکو یاد رکھے
یاد رکھ اللہ کو تو پاوے گا تو اوسکو اپنے روبرو یعنی مدد کو اور جب تو مانگے تو اللہ ہی سے مانگ اور جب تو مدد
چاہے تو اللہ ہی سے چاہ اور جان لے کہ اگر سب لوگ اکٹھا ہوجاویں اس بات پر کہ تجکو کچھ فائدہ پہنچاویں تو نہ پہنچا
سکیں گے مگر وہ شے جو لکھدیا اللہ نے تیرے لیے اور اگر اکٹھے ہوں کہ تجکو کچھ ضرر پہونچاویں نہ پہونچا سکیں گے
مگر اسیقدر جو ضرر ہونا اللہ نے لکھا ہے اوٹھائی گئی قلم اور سوکھ گئے کاغذ فقط اور قبر کے آس پاس گہومنا اور
اوسکا طواف کرنا جائز نہیں ہے کسی کی قبر ہو یا ولی کی چنانچہ ملا علی قاری نے مناسک الحج کی شرح میں لکھا ہے
وَلَا يَطُوْفُ أَيْ لَا يَدُوْرُ حَوْلَ الْبُقْعَةِ الشَّرِيْفَةِ لِأَنَّ الطَّوَافَ مِنْ مُخْتَصَّاتِ الْكَعْبَةِ
الْمُنِيْفَةِ فَيَحْرُمُ حَوْلَ قُبُوْرِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْأَوْلِيَاءِ وَلَا عِبْرَةَ بِمَا يَفْعَلُهُ الْعَامَّةُ الْجَهَلَةُ وَلَوْ كَانُوْا
فِيْ صُوْرَةِ الْمَشَائِخِ وَالْعُلَمَاءِ یعنی اور نہ طواف کرے اور نہ گہومے آس پاس بزرگ مقام کے اسلیے کہ
آس پاس گہومنا خاص کعبے شریف کو روا ہے سوا اوسکے نبیوں ولیوں کی قبروں کو حرام ہے اور اسکا کچھ
اعتبار نہیں کہ عوام جاہل لوگ کیا کرتے ہیں اگرچہ مشایخوں اور مولویوں کی صورت پر ہوں فقط اور قبر کو

بوسہ دینا اور سجدہ کرنا اور وہاں اوسکی پاس روشنی کرنا بہی جائز نہین چنانچہ کتاب شجرۃ الایمان مین لکہا ہی
کہ کعبہ کو سجدہ کرنا اور قبر کو بوسہ دینا اور اوسپر ہاتہہ ملنا اور اوسکا طواف کرنا اور قبر سی حاجت مانگنا اور
قبرستان مین چراغ روشن کرنا یہ سب مکروہ تحریمی ہی فقط اور شیخ الاسلام نی کشف الغطا مین لکہا ہی
کہ اکثر کتابونکا یہ مضمون ہی کہ قبر پر ہاتہہ نہ رکہی اور اوسکو نہ چومی اور زمین پر منہ نہ ملی اور وہان جہکی نہین
اور منہ خاک پر نہ ملی کہ یہ نصاری کی عادت ہی اور عالم اسکو سخت منع کرتی ہین فقط اور قبر کو غلاف
وغیرہ سی چہپا دینا بہی نہین درست ہی چنانچہ نصاب الاحتساب مین ہی تَسْجِيَةُ الْقُبُوْرِ غَيْرُ مَشْرُوْعٍ
أَصْلًا فِيْ حَقِّ الرِّجَالِ وَبَعْدَ تَسْوِيَةِ اللَّبِنِ فِيْ حَقِّ النِّسَاءِ وَمَرَّ عَلِيٌّ بِقَبْرِ رَجُلٍ قَدْ سُجِّيَ فَنَهَاهُ یعنی
قبر کو لباس پہنانا شرع مین مردونکی حق مین ہرگز درست نہین اور مٹی برابر کر دینی کی بعد عورتونکی حق مین درست نہین اور حضرت
علی رض ایک شخص کی قبر پر ہوکر نکلی کہ اوسپر کچہ کپڑا پڑا تہا سو آپ نی اوسکو منع کیا فقط اور اسیطرح پہول اور پہولونکی چادر
عبادت جانکی قبر پر ڈالنا درست نہین کہ سوا خدا کی اورونکا تقرب حرام ہی اور چادر پہولونکی جنازی پر
ڈالنا بدعت اور مکروہ تحریمی ہی اور خیمہ اور شامیانہ بہی کہڑا کرنا مکروہ ہی چنانچہ مشرعۃ الاسلام
وغیرہ کتابون مین ہی وَيُكْرَهُ اَنْ يُبْنٰى عَلَى الْقَبْرِ مَسْجِدٌ لِيُصَلّٰى فِيْهِ وَاَنْ يُضْرَبَ عَلَيْهِ فُسْطَاطٌ
اَوْ قُبَّةٌ تُقَامُ فِيْهِ وَيُسْتَظَلُّ الْقُبُوْرُ فَاِنَّمَا يُظِلُّ الْمَيِّتَ عَمَلُهٗ یعنی اور مکروہ ہی قبر پر مسجد بنانا کہ اوسمین
نماز پڑہی جاوی اور خیمہ کہڑا کرنا یا گنبد بنانا کہ اوسمین کوئی رہی اور قبر پر سایہ ہو اسلیے کہ مردی پر تو اوسکا
عمل ہی سایہ کرتا ہی فقط اور سوا خدا کی اور کسیکی نذر منت ماننا اور قبر کی پاس مٹہائی اور کہانا نذر
ٹہرا کی یا مزید کی تقرب کی لیے لانا جائز نہین بلکہ بدعت اور مکروہ تحریمی ہی اور کفار کی عادت ہی کہ بتونکی
پاس ایسا معاملہ کیا کرتی ہین در المختار مین ہی وَاعْلَمْ اَنَّ النَّذْرَ الَّذِيْ يَقَعُ لِلْاَمْوَاتِ وَمَا يُؤْخَذُ
مِنَ الدَّرَاهِمِ وَالشَّمْعِ وَالزَّيْتِ وَنَحْوِهَا اِلٰى ضَرَائِحِ الْاَوْلِيَاءِ الْكِرَامِ تَقَرُّبًا اِلَيْهِمْ فَهُوَ بِالْاِجْمَاعِ
بَاطِلٌ وَحَرَامٌ مَا لَمْ يَقْصِدُوْا صَرْفَهَا لِفُقَرَاءِ الْاَنَامِ وَقَدِ ابْتُلِيَ النَّاسُ بِذٰلِكَ وَلَا سِيَّمَا فِيْ
هٰذِهِ الْاَعْصَارِ وَقَدْ بَسَطَهُ الْعَلَّامَةُ قَاسِمٌ فِيْ شَرْحِ دُرَرِ الْبِحَارِ وَلَنَا قَالَ الْاِمَامُ مُحَمَّدٌ
لَوْ كَانَ الْعَوَامُ عَبِيْدِيْ لَاَعْتَقْتُهُمْ بِلَا وِلَائِيْ وَذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ فَالْكُلُّ بِهٖ يَتَغَيَّرُوْنَ
یعنی یہ جو مردونکی نذر ہوا کرتی ہی اور درم اور شمع اور روغن وغیرہ جو بزرگونکی قبر پر اونکی تقرب کی
لیے چڑہایا جاتا ہی سو بالاجماع سب کی نزدیک باطل اور حرام ہی جبتک اوسکا خرچ فقیرون کی لیے
نہ قصد کرلین اور بیشک گرفتار ہو گئی ہین اسمین لوگ خصوصا اس وقت مین اور خوب صاف لکہا ہی
اسکو علامہ قاسم نی شرح درر البحار مین اور اسیواسطی امام محمد نی کہا کہ اگر عوام میری غلام ہوتی تو مین
سبکو آزاد کر دیتا اور اونکی مرنی پر اونکا مال نہ لیتا اور یہ اسلیے کہ وہ سب بی عقل ہین پہر سب اسی
انکل کرتی ہین فقط اور کشف الغطا مین ہی کہ یہ جو عوام نذر مانا کرتی ہین کہ کسی بزرگ کی مزار پر اکر

[illegible]

سمجھے ہین کہ وہی شدید ہی عمر و اپر اگر فلانی میری مراد برآوی تو تیری لیے اسقدر روپئی یا کھانا دونگا سو بجز اللہ کی
کی نذر ہی سو جب یہ نذر باطل بالاتفاق ہی کیونکہ یہ مخلوق کی نذر ہی اور مخلوق کی نذر درست نہین فقط اور
مشکوۃ مین ابو داؤد کی روایت سے حدیث ہی کہ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ یعنی اللہ کا گناہ جس نذر مین ہو
اوسکا پورا کرنا درست نہین

## خاتمہ اصل کتاب کا کچھ نصیحت کی بیان مین

سوچنا چاہیے کہ آدمی کو موت سی چارہ نہین کتنی ہی بڑی عمر ہو پھر آخر ایکدن مریگا اللہ تعالی نی فرمایا کُلُّ نَفْسٍ
ذَائِقَةُ الْمَوْتِ یعنی جو جی ہی سو چکھیگا موت پھر باوجود اسکی کہ موت کا علم ہی لیکن یہ معلوم نہین کہ
کب مریگا اللہ تعالی نی فرمایا مَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ
إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ یعنی نہین جانتا کوئی جی کہ کیا کریگا کل اور نہین جانتا کوئی جی کہ کس زمین مین مریگا
بیشک اللہ ہی علم والا خبردار اور اس بےعلمی کی اس حد کو نوبت پہنچی کہ بڑی بڑی پیغمبر اور رسول سوا اسکے
کہ ہمکو معلوم نہین کوئی کلمہ زبان پر نہین لا سکتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا وَاللّٰهِ لَا أَدْرِي
وَاللّٰهِ لَا أَدْرِي وَأَنَا رَسُولُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ یعنی قسم اللہ کی مین نہین جانتا قسم اللہ کی مین
نہین جانتا اور حالانکہ مین اللہ کا رسول ہون کہ میری ساتھ کیا معاملہ ہوگا اور تمہاری ساتھ کیا معاملہ ہوگا
سو جب یہ حال ہوا کہ موت کی وقت کا علم پیغمبرون تک کو نہوا تو مسلمانون کو لازم ہوا کہ اپنی اوپر جو
حق جن جن لوگونکی ہون اوسکی ادا کرنی مین کمال ہی شتابی عمل مین لاوین اور ہرگز سستی اور تساہل کو کام
نفرماوین ایسا نہو کہ کسی وقت اچانک ناوابستہ موت کی پنجہ مین گرفتار ہو جاوین پھر افسوس کر کر حسرت
اوٹھاوین اور پشیمانی کہاوین حق تعالی نی ارشاد کیا إِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً
وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ یعنی جب پہنچی اونکا وعدہ پہر نہ ڈھیل کرین ایک گھڑی نہ جلدی دو چیزین ہین کہ آدمی کو
جہان مین خوش نہین آتی ہین ایک تو موت دوسری مال کی کمی حالانکہ جناب رب الارباب نی فرمایا
عَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَعَسَىٰ أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ یعنی
شاید تمکو بری لگی ایک چیز اور وہ بہتر ہو تمکو اور شاید تمکو خوش لگی ایک چیز اور وہ بری ہو تمکو اور اللہ
جانتا ہی اور تم نہین جانتی اور موت آدمی کی حق مین بہتر ہی کہ دنیا مین جتنا جیگا اتنا کلفت و رنج پاویگا
اور مال کم ہونا بھی اچھا ہی جتنا مال زیادہ ہوگا اتنا حساب زیادہ ہوگا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی فرمایا کُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ أَهْلِ الْقُبُورِ یعنی دنیا مین
ایسا رہ جیسی تو مسافر ہو یا راستہ چلنے والا اور گن یہ اپنی آپکو قبر والون مین اسی مرنیکی بعد قبر تک ساتھ
تین چیزین چلتی ہین سو دو چیزین اوسکی پہر کر لوٹ آتی ہین اور ایک چیز ساتھ رہتی ہی رفیق ہو کر يَتْبَعُ
أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ یعنی پیچھی جاتی ہین اس مردیکی گھر والی
اوسکی اور مال اوسکا اور عمل اوسکا سو لوٹ آتی ہین گھر والی اور مال اور باقی رہجاتا ہی عمل اوسکا

اللہ تعالی نی فرمایا فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ یعنی
سو جسنی کی ذرہ بہر بہلائی دیکہ لیگا اوسکو اور جسنی کی ذرہ بہر برائی وہ دیکہ لیگا اوسی اور چار چیز
ہین کہ چارنا چار بندہ بیچارہ کو اونکی فکر ضرور ہونا چاہی اور اونہین زیادہ تکلف کا خیال فضول
وبیکار یا موجب ناراضامندی پروردگار ہی ایک گہر جسمین رہسکی دوسری لباس جسقدر مین
ستر چہپی تیسری روٹی جتنی مین پیٹ کی تسکین ہو چوتہی پانی جس سی پیاس دفع ہو قیامتکی دن
پانچ چیز سی سوال ہوگا ایک یہ کہ عمر کس کام مین گنوائی دوسری یہ کہ جوانی کس شغل کی آشنائی مین
بہائی تیسری یہ کہ مال کہانسی جمع کیا چوتہی یہ کہ مال کو کس چیز مین خرچ کیا پانچوین یہ کہ علم
حاصل کرکی کیا عمل کیا حدیث مین آیا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ اِغْتَنِمْ خَمْسًا
قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَفَرَاغَكَ قَبْلَ
شُغْلِكَ وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ یعنی غنیمت جان پانچ چیز کو پہلی پانچ چیز سی اپنی جوانی کو بڑہاپی سے
پہلی اور صحت کو بیماری سی پہلی اور تونگری کو فقیری سی پہلی اور فرصت کو کام مین لگجانی سی پہلی اور زندگی کو
موت سی پہلی خلاصہ سب تقریر کا یہ کہ جسکو ایمان حاصل ہونیکی بعد اچہی عمل نصیب ہوئی اور اپنی آخر عمر تک
اوسپر ثابت رہا اور اپنی جان جانی کی وقت کلمہ لا الہ الا اللہ پر اپنی بعد آکر نیوالی کو سونپی وہ شخص بہشت مین
داخل ہوگا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهٖ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ یعنی
جسکی پچہلی بات لا الہ الا اللہ ہووی وہ بہشت مین داخل ہوگا اسواسطی کہ اچہی عمل بغیر ایمان و اسلام سی
کچہ کام نہین آتی حدیث شریف مین ہی کہ قیامت کی دن بندی کی کام پروردگار کی پاس آوینگی تو نماز
عرض کریگی کہ مین نماز ہون اللہ تعالی فرمادیگا کہ تو خیر و نیکی پر ہی پہر زکوۃ آئیگی اور یہی گذارش کریگی
کہ مین زکوۃ ہون اللہ تعالی ارشاد کریگا کہ تو خیر و نیکی پر ہی پہر روزہ حاضر ہوکر یون کہیگا کہ مین روزہ ہون
حق تعالی حکم کریگا کہ تو خیر و نیکی پر ہی پہر اسیطرح اور اعمال آوینگی اور خدا تعالی یون فرمائیگا کہ تم سب نیکی ہو
بعد ان سبکی اسلام نکلیگا اور عرض کریگا کہ ای پروردگار تیرا نام سلام ہی اور مین اسلام ہون جناب
رب الارباب فرمادیگا کہ تو خیر و نیکی پر ہی آج تیری ہی سبب سی مواخذہ کرونگا اور تیری واسطی بخشونگا اس
بیان کی بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ آیت پڑہی فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ
لِلْاِسْلَامِ یعنی جسکو اللہ چاہی کہ راہ کہولدی اوسکا سینہ حکم برداری کو غرضکہ مسلمان کامل وہ ہی
کہ دنیا و آخرت کی سب کامون مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا اتباع کرتا رہی اور
کیسی حال مین اس سی پہلو تہی نکری اور کسی مسلمانکو ناحق اپنی ہاتہ اور زبان سی تکلیف ندی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ یعنی مسلمان کامل وہ ہی
جسکی زبان اور ہاتہ سی مسلمان بچی رہین سو حضرت کی سنت کی اتباع مسلمان پر ظاہر اور باطن مین

فرض و واجب ہی کہ بلا عذر اوس سی تجاوز درست نہیں اور یہی اتباع آپ کی محبت کا ثمرہ ہی اللہ تعالی نی فرمایا
قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ یعنی کہدی تو اے محمد اگر تم محبت رکھتی ہو اللہ کی تو پیروی میری کرو
کہ اللہ تمکو چاہی اور بیشک خدا و رسول کی محبت اور دوسری محبت پر غالب ہونی تک ایمان کا مزا نہیں ملتا چنانچہ پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ثَلٰثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا
وَمَنْ اَحَبَّ عَبْدًا لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَمَنْ يَكْرَهُ اَنْ يَعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُلْقٰى فِي
النَّارِ یعنی تین خصلتیں ہیں کہ جسمیں وہ جمع ہوں تو پایا اونکی سبب اوسنی مزا ایمان کا ایک یہ کہ جسکی نزدیک خدا و رسول کی
محبت زیادہ ہو سب چیزوں سی سوا دوسری یہ کہ جو شخص کسی بندی کی محبت رکھی کہ اوسکو دوست نہ رکھتا ہو مگر
لیے اللہ کی تیسری یہ کہ جسکو برا لگی کہ پھر جاوی کفر میں بعد اسکی کہ چھڑا دیا اوسکو اللہ نی اوس سی یعنی برا لگتا ہی اوسکو
ڈالا جاوی آگ میں اور مسلمان پر اور مسلمانوں کا حق یہ ہی کہ جب آپسمیں ملاقات ہو تو سلام علیک اور اچھی باتیں کریں
اور اگر بھوکی ہوں یا کھانیکا وقت ہو یا اپنی گھر مہمان آئیں تو جس سی جسقدر ہو سکی کھانا کھلاوی اور جب کوئی اپنی
پاس سی چلا جاوی تو پیچھی اوسکو بھلائی سی یاد کری اور عیب نکھولی غیبت نکری اوسکو کانا پھوسی سی برا سمجھی
اور کسی مسلمان سی حسد اور کینہ اور کپٹ نہ رکھی اور اوسکی عیب کو اپنا عیب جانی حدیث میں آیا ہی اَلْمُسْلِمُ
مِرْاٰةُ الْمُسْلِمِ یعنی ایک مسلمان دوسری مسلمان کا آئینہ ہی اور بھائی مسلمان کی غیبت سنی تو اوسکو بچاوی
غیبت کا گناہ زنا سی سخت ہی اَلْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا مگر ہاں تین شخصوں کی غیبت درست ہی بادشاہ ظالم
اور ظاہر جسکی کھلا کبیرہ کرنیوالا اور بدعتی اسواسطی کہ انکا حال بیان کرنی سی اور لوگ چوکنی
ہو جاوینگی اور انکی فساد سی بچینگی چنانچہ کتاب ابن ابی الدنیا میں ایک مرسل حدیث
حسن بصری نی علی مرتضی رض سی غیبت کی بیان میں روایت کی ہی کہ ثَلٰثَةٌ لَا حُرْمَةَ لَهُمْ عَلَيْكَ اِغْتِيَابُهُمْ
اَلْمُجَاهِرُ بِالْفِسْقِ وَالْاِمَامُ الْجَائِرُ وَالْمُبْتَدِعُ یعنی تین شخص ہیں کہ حرام نہیں تجپر اونکی آبرو کی
غیبت کرنی ایک ظاہر کرنیوالا گناہ کا دوسرا بادشاہ ظالم تیسرا بدعت کرنیوالا اور
ریاض الصالحین وغیرہ کتابوں میں ان تین کے سوا اور بعضی لوگوں کی بھی غیبت کرنا درست
لکھا ہے اور حتی المقدور اپنی بھائی مسلمانوں کی خیرخواہی سے دریغ نکریں اور انکی نصیحت سے
باز نہ رہیں اوسواسطی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ یعنی دین کیا ہے
نصیحت کرنا اور انکی عیب چھپاتی رہیں اور اگر کبھی کسی سبب سی کسی معاملی دنیاوی میں شکر رنجی ہو
جاوے تو تین روز سے زیادہ سلام و کلام ترک نکریں اور بہتر وہ شخص ہے کہ اپنی
رنجش میں سلام علیک کرکی ملاقات کرلی اور کبھی کسی مسلمان کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھیں
اور ہنسی ٹھٹھا مسخراپن نکریں اللہ تعالی نے فرمایا یَاۤ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ
مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا

منہن بعضی ایمان والو ٹھٹھا نکرین ایک دوسری سی شاید وہ بہتر ہون اونسی اور نہ عورتین دوسری
عورتون سی شاید وہ بہتر ہون اونسی اور جتنی اگلی دین کی پیشوا اور مجتہد گذری ہین اونکی لیے
مغفرت کی دعا مانگا کرین چنانچہ اس رسالہ کا ختم اسی دعا پر ہوا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا
وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

محمد اسحاق

**خاتمہ مترجمکا** معلوم رہی کہ جبتک قائل معتبر نہو اور اوسکی صدق و عدالت پر لوگونکو اعتماد نہ آوی اور اوسکی خوبی کا اعتقاد نہو تب تک اوسکی بات اور کلام کا کما حقہ اعتبار نہین ہوتا اور اوسکا کہنا خوب مفید نہین پڑتا خصوصا امر دین مین چنانچہ محدثین کا معمول ہی کہ جبتک راوی کی عدالت و دیانت مین تہوڑا سا بہی خلل باقی ہی اوسکی روایت نہین مانتی اور اوسکو لغو جانتی ہین پہر اگر کوئی کہی کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول ہے کہ اُنْظُرْ اِلٰى مَا قَالَ وَلَا تَنْظُرْ اِلٰى مَنْ قَالَ یعنی دیکھو اوس بات کو جو کہی اور نہ دیکھو اوسکو جسنی کہا تو اس سی معلوم ہوا کہ قائل کی حال کا تفحص کچہ ضرور نہین بات اچھی چاہیے **اسکا جواب** یہ کہ اس قول کا مطلب یہ ہی کہ جو شخص کوئی بات من عند نفسہ اپنی طرف سی کہی کوئی روایت اور خبر نہ بیان کری تو اوسکو دیکھین کہ وہ بات شریعت کی قاعدون کی موافق ہے یا مخالف اگر موافق ہے تو اوسکو مان لین گی اگرچہ وہ شخص اوسکی موافق عمل نکرتا ہو اسکی دلیل یہ ہی کہ اس قول مین حضرت علی نی فرمایا ما قال یعنی جو کہا یہ نہین فرمایا کہ ما روی یا حدث یعنی جو روایت کی یا حدیث بیان کی تو معلوم ہوا کہ فقہ کی روایت کی یا حدیث کے راوی کا حال دریافت کرنا ضرور ہی **دوسری** یہ کہ مین لکھ چکا کہ غیر معتبر کہنی والی کا کما حقہ اعتبار نہین ہوتا یعنی عوام لوگ اوسکو خوب نہین مانتے چنانچہ جو واعظ خود عمل مین سست ہوتا ہی اگرچہ بات ٹھیک کہتا ہو اوسکی بات کو عوام لوگ کم قبول کرتی اور کان نہین رکھتی ہین اسواسطی فرمایا کہ ایسی آدمی کا کلام سن لیا کرو اوسکی کام سی تمکو کیا کام بہرحال بڑون کی بات بڑی ہوتی ہی سو اب جاننا چاہیے کہ ان مسلمانون کی محبوب مولانا محمد اسحاق سلمہ اللہ تعالی نہایت مرتبی مین تقوی اور پرہیزگاری سی آراستہ اور ورع اور دینداری سی پیراستہ ہین ایمان کا نور ایسا اونکی پیشانی نورانی سی چمکتا ہی کہ جسکی نظر وہ جمال مبارک پڑتی ہی وہ صاف جان لیتا ہی کہ یہ شخص مومن متقی ہی بدو حق گوئی کا یہ حال ہی کہ صدہا روپی نظر نکی اور ایک اپنی دنیا کی مقدمی مین بخلاف اور برادری کی حق بات کہدی جو کوئی مسئلہ پوچھی بی تعصب کتاب کی بیان کر دیتی ہین کبھی کسیکا لحاظ یا کسی جانب کو میل نہین کرتی احیاء اور اتباع سنت کا یہ حال ہے کہ

اس ملک مین تسلط کفار دیکھکر یہی ہے کہ بالکل دار الحرب کی احکام جاری ہون گر تارک ریاست جائداد دوست آشنا وطن چھوڑکر ہجرت کر گئی اور کمال شوق سی ملک عرب مین جا بسی اب دو تین مدینی مین ہین اللہم وفقنا کذالک اور علم وفضل کا خیال ہو تو خیال کریں کہ مولانا شاہ عبد العزیز صاحب کی تربیت کردہ ہین اور اونکی صحبت یافتہ اور تعلیم دادہ ہین الغرض محامد اور مناقب اوس جناب کی اس قدر ہین کہ اونکی بیان کو ایک دفتر چاہیے بیان مطول اختصار سی بھی کافی ہی اور مولوی محبوب علی صاحب جعفری جیسی ہیکہ دوسری مدرس سالی یہی اونکی کمال کا ادنی حال یہ ہی کہ مولانا شاہ عبد العزیز صاحب اگر وعظ مین پہلی اونکو بلاکر ٹہلا لیتی تھی تب بیان کرتی تھی بڑی جید فاضل اور علم حدیث مین کامل ہین مولوی امین الدین صاحب جو ان جوابوں کی لکھنی والی ہین وہ بھی سید پاک اور دین اسلام کی عقیدہ پر چست و چالاک ہین ساری بدعات سی جو آج کل سادات مین رائج ہین تائب ہو رہی اور ہر حالات سی دست بردار ہوکر پاک صاف مسلمان ہو گئی ہین اور علم حدیث مین بہت سی مہارت رکھتی ہین غرض مسلمانون کو چاہیے کہ ان مسائل مین کسیطرح کا شبہ اور خیال فاسد دل مین نہ لاوی اور نکمی بدعی عمل کی عادی

نظم

ہزار شکر کہ یہ ترجمہ تمام ہوا + کہ اصل سی خوب اسکا انصرام ہو جانا + کہ حضرت باری سی ہی یہ دعا کہ مسلمونکو وہ توفیق
کری اپنی عطا کہ چھوڑکر کی وہ اپس کی سب رواج و رسوم + کرین اطاعت احکام سید معصوم
قدم انکو یہی رہ مستقیم پر دہرین + خلاف شرع نہ حاشا کوئی بھی کام کرین + کوئی وسیلہ ہو تعزیہ یا کوئی ہو قبر
رکہین نہ سنت حضرت کی اتباع کو فوت + برادریکا نہ ہرگز لحاظ وخوف کرین + ہون خلاف شریعت کبھی جنین کہ مراسم
رسوم کفر وجہالت کو یکقلم چھوڑین + ہون اہل سنت و بدعتی ایمانونہ موڑین + مجھی یہی کہ شریعت یہ خوب کر دی
کہ اوسکی حکم بموجب چلو مین سکیم و کمال + رہون جہان مین تو باعزت و وقار رہون + مقاصی سی لیل و نہار وہ جواد رہون
مری نصیحت دینی کی ہو تاثیر و برکت + مرا ہو خاتمہ اوس شرک مین بالخیر + یہی دعا ہی مرا ای خدای پاک تو لا
بحق سید عالم رسول کی مقبول وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک
یا ارحم الراحمین آمین

**خاتمۃ الطبع** شکر اوس منعم حقیقی کا کہ جسنی ہمپر تکلیفات شرعیہ کو آسان فرمایا اور بزبان رسول مقبول کی طریقہ سہل شادی وغمکا بتایا ہزار لاکھ رحمت ہو علمای ربانیین پر کہ جنہون نی مسائل کو قرآن و حدیث سی نکال کر صاف صاف بیان کیا مگر جو لوگ زبان عربی و فارسی سی ناواقف تھی اونکی لیے ہنوز نہ لکھدیا اب جن مسلمانونکو کہ خدا نی توفیق دی کتاب بمسائل شادی و غم مہیا ہونی کی تلاش ہوتی مدتون سی کہ ایک کفایت ہو گئی یہانتک دستیاب ہوئی یہ کتاب ترجمہ مسائل اربعین کا اردو و نوطرح کی مسائل اسمین ہین **عبد الرحمن خان** صاحب نی بسعی و اہتمام **علی بخش** سی چہپوائی چنانچہ یہ قطعہ اسکی تاریخ تمامی طبع کا نتایج افکار بہرہ ور [illegible] **میر ناصر علی النصیر** مد ظلہ العالی القدیر سی ہی **قطعہ تاریخ**

مولوی سبحانی [illegible] کا [illegible] مسئلی [illegible] دی صدا [illegible] مجکو [illegible] تاریخ کی [illegible] مین [illegible] اسلامیہ [illegible] ہی کہ [illegible] ترجمہ کی [illegible] مسلمین کو [illegible] یاد رکہین ۃ

# صحتنامہ مسائل اربعین ہندی

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۱۹ | ۳۰ | قنیم | قویم |
| ۲۰ | ۲ | حاشیی | حاشیے |
| 〃 | ۷ | مناوی | بنادی |
| ۲۱ | ۱۵ | بالا | بلا |
| 〃 | ۲۱ | آبی | اَبِی قِیلَ وعن |
| 〃 | ۲۷ | جیستی | جسنی |
| ۲۴ | ۱۰ | پر | پہر |
| ۲۵ | ۳ | بذنی | بڈی |
| 〃 | ۱۰ | تو | تھا تو |
| ۲۷ | ۲۴ | کری | نکری |
| ۲۸ | ۱۲ | مخطوظ | محظوظ |
| ۲۹ | ۱ | وجہٹ | جہٹ |
| 〃 | ۲۳ | یطیق | بطریق |
| ۳۰ | ۲ | بمقدورے | بیمقدورے |
| 〃 | ۳ | فقد | نقد |
| 〃 | ۲۲ | بکرنا | کرنا |
| ۳۱ | ۱ | بَطِرًا | بَطَرًا |
| 〃 | ۱۴ | ودحی | ودجی |
| ۳۳ | ۱۷ | سرموں | سرسوں |
| 〃 | ۱۹ | کنزبلین | کتابلین |
| 〃 | 〃 | سنر | ہین |
| 〃 | ۲۶ | جو | نجو |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۳۵ | ۲۶ | اِخْوَانُ | اِخْوَانَ |
| ۳۶ | ۱۶ | قُلْتَ | قُلْتُ |
| 〃 | ۱۷ | والون | ڈالون |
| 〃 | ۲۱ | اَلرِّجَالِ | لِلرِّجَالِ |
| 〃 | 〃 | وَالْوَرَسِ | وَالْوَرْسِ |
| 〃 | ۲۶ | ا | بن |
| ۳۸ | ۴ | اَلْمُصَاهَرَۃُ | اَلْمُصَاهَرَۃُ |
| ۴۰ | ۱۴ | اَلْکُتَّابُ | اَلْکِتَابِ |
| ۴۱ | ۱۸ | اَعْمَالَنَا | اَعْمَالِنَا |
| ۴۲ | ۲۱ | حُکْمُ | حَکَمُ |
| ۴۳ | ۱ | تَرَای | یرای |
| 〃 | ۱۹ | پہری | بہری |
| ۴۴ | ۲۶ | وف | فقط وف |
| ۴۵ | ۱۴ | ہین | ہین |
| 〃 | ۲۱ | اسیی | اسلیے |
| ۴۷ | ۳ | فق پرا | نق پرا |
| 〃 | ۴ | اھلاک | اَھْلاک |
| 〃 | 〃 | شُقْرا | شُقْرا |
| ۴۹ | ۸ | جاوٗ | پکار کی جگہ |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۵۰ | ۱۵ | حَیَکْنَ | حِیْنَ |
| ۵۲ | ۱۰ | کرنا | کرنے |
| 〃 | ۱۴ | اَلْقُبُرُ | اَلْقَبْرُ |
| ۵۳ | ۲۵ | جنب | جناب |
| ۵۵ | ۱۳ | مُتَّکِلِ | مُتَّکِلِ |
| ۵۶ | ۱۶ | فَقَال | مَاسَمِعْتُ فَقَال |
| ۵۷ | ۸ | اَنْکَرَہٗ | اَنْکَرَہٗ کَبِیْرًا |
| 〃 | ۲۵ | اِیْ | اَیِّ |
| ۵۸ | ۳ | ود | وہ |
| 〃 | ۹ | اسی | بے |
| ۵۹ | ۷ | رَجُلِ | رَجُلٍ |
| 〃 | ۲۱ | لَاعَتِقَمُ | لَاعَتِقَنَّہُمْ |
| ۶۰ | ۱ | مردار | سردار |
| 〃 | ۷ | اَرْضُ | اَرْضٍ |
| 〃 | ۱۱ | یَفْحَلُ | یُفْعَلُ |
| 〃 | ۱۸ | جہان | اس جہان |
| 〃 | ۲۵ | یَتْبَعُ | یَتْبَعُ الْمَیِّتَ |
| 〃 | ۲۷ | ل | مال |
| ۶۱ | ۱۱ | نام | کام |
| 〃 | ۲۲ | اَللّٰہَ | اللّٰہُ |
| ۶۲ | ۱۲ | ہو | ہوا |
| 〃 | 〃 | ہو | ہوا |

تمام شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ حمدا یوافی نعمہ ویکافی مزید کرمہ والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین
بعد اسکی کہتا ہی مسکین **محمد قطب الدین** بن محمد محی الدین خان بن شاہ حاجی تغمدہم اللہ فی رحمتہ کہ ایک مدت سے
اس عاجز کے خیال میں چند مضامین ہدایت آگین معتبر کتابوں کی لائق اسکے تھی کہ اونکو ایک جا جمع کر کی جلوہ
ظہور دیا جاوے جو بہائی مسلمانوں کو بہت مفید ہوں آور وہ ایک چہل حدیث ہی نہایت خوب اور دل پسند آور
حضرت لقمان حکیم علیہ الرحمۃ کی صد پند سود مند آور اعمال قرآن مجید کی کہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی تصنیف ہی اور
مسائل باب الکراہیۃ کی کہ جاننا اونکا بہت ضروری ہی اور اکثر لوگ اوس سی غافل ہیں پس اندنون کہ سنہ بارہ سو اٹھاون
ہجری ہیں توفیق باری تعالی رفیق اس عاجز کی ہوئی کہ یہہ رسالہ متضمن اون مضامین کا دو باب پر مرتب کیا کہ ایک تو
**باب الہدایۃ** لکہا اوسمیں تین فصلیں ہیں پہلی فصل میں چہل حدیث مذکور ہی اور دوسری فصل میں صد پند سود مند آور
تیسری فصل میں اعمال قرآن مجید کے دوسرا **باب الکراہیۃ** ہی اوسمیں چھہ فصلیں ہیں فصل پہلی بیچ کہانی اور پینی کی اور حرمت
استعمال کی چاندی سونے کے برتنوں وغیرہ میں اور حرمت مزامیر وغیرہ کی فصل دوسری بیچ بیان لباس کی فصل
تیسری بیچ بیان نظر کرنی کی اور چہونی کی مانند بوس و مس فصل چوتھی بیچ بیان کسب کی فصل پانچوین بیچ بیان استبراء وغیرہ کی
فصل چھٹی بیچ بیان بیع وغیرہ کی کہ اسمیں بہت مسائل ضروری ہیں مانند حرمت کہیلنی نرد اور شطرنج آور خصی کرنی
آدمی کی آور خصی کرنی جانور کی بلا فائدہ آور حرمت استعمال کرنی ادویہ حرام کی وغیر ذلک آور بعد اسکی
فروع یعنی مسائل متفرقہ مذکور ہیں کہ وہ بہی بہت بکار آمد ہیں آور یہہ باب الکراہیۃ در مختار آور اسکی شرحون اور

[illegible]

اور ملتقی الابحر اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی معتبر کتابونسی لکھاہی اور نام اس رسالی کا معدن الجواہر رکہا
اور بعد مرتب ہونی کی بخدمت بابرکت اپنی استاذ بزرگوار جناب مولانا اسحاق صاحب ادام اللہ شرفاً کی عرض کیا اور
جناب موصوف نی اصلاح دی یعنی روایات ضعیفہ موقوف کیں اور روایات صحیحہ باقی رکہیں غرضکہ اسکی تصحیح وتنقیح مین
فی الوسع بہت کوشش کی گئی لیکن بندہ ہر نوع پر تقصیر وعاجز ہی اہی میری پاک پروردگار جو کچہہ اسمین خطا
اور چوک ہوئی ہوا اوسکو معاف فرما اور توفیق دی ہم سب مسلمانوں کو کہ اسپر عمل کرین آمین آمین الٰہی یا ارحم الراحمین

## بابُ الہدایۃ

یہہ باب الہدایۃ ہی اسمین تین فصلین ہین فصل پہلے بیچ بیان چہل حدیث کے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالْکِتَابِ وَالنَّبِیِّیْنَ وَالْبَعْثِ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ ایمان لاوی تو ساتہہ اللہ کی اور روز آخرت کے اور فرشتوں کی اور کتابوں کی اور نبیوں کی اور جی اٹہنی کے
بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاَنْ تَشْہَدَ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ
بعد مرنی کی اور تقدیر بہلائی اور برائی کی اللہ تعالی کی طرفسی اور یہہ کہ گواہی دی تو اسکی کہ نہین کوئی معبود سوای اللہ کی اور گواہی دی تو اسکی کہ محمد رسول اللہ کے ہین
وَتُقِیْمَ الصَّلٰوۃَ بِوُضُوْءٍ سَابِغٍ لِوَقْتِہَا وَتُؤْتِیَ الزَّکٰوۃَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَیْتَ اِنْ کَانَ لَکَ مَالٌ
اور یہہ کہ قائم کری تو نماز ساتہہ وضو کامل کی وقت پر اور دیوی تو زکوۃ اور روزی رکہی تو رمضان کی اور حج کری تو بیت اللہ کا اگر ہو تیری پاس مال
وَتُصَلِّیَ اِثْنَتَیْ عَشَرَۃَ رَکْعَۃً فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ وَالْوِتْرَ لَا تَتْرُکْہُ فِیْ کُلِّ لَیْلَۃٍ وَلَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَلَا تَعُقَّ
اور پڑہی تو بارہ رکعتین ہر دن رات مین ف۱ اور وتر کو نہ چہوڑ ہر رات مین اور نہ شریک کر ساتہہ اللہ کی کسی چیز کو اور نہ نافرمانی کر
وَالِدَیْکَ وَلَا تَاْکُلْ مَالَ الْیَتِیْمِ ظُلْمًا وَّلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ وَلَا تَزْنِ وَلَا تَحْلِفْ بِاللّٰہِ کَاذِبًا وَّلَا تَشْہَدْ شَہَادَۃَ زُوْرٍ
ماں باپ کی اور نہ کہا مال یتیم کا ظلم سی اور نہ پی شراب اور نہ زنا کر اور نہ قسم کہا ساتہہ اللہ کی جہوٹی اور نہ دی گواہی جہوٹی
وَلَا تَعْمَلْ بِالْہَوٰی وَلَا تَغْتَبْ اَخَاکَ الْمُسْلِمَ وَلَا تَقْذِفِ الْمُحْصَنَۃَ وَلَا تَغُلَّ اَخَاکَ الْمُسْلِمَ وَلَا تَلْعَبْ
اور نہ عمل کر خواہش نفسانی پر اور نہ غیبت کر اپنی بہائی مسلمان کی اور نہ بہتان زنا کر عورت پاکدامن کو اور نہ خیانت کر اپنی بہائی مسلمان کی مال مین اور نہ کہیل
وَلَا تَلْہُ مَعَ اللَّاہِیْنَ وَلَا تَقُلْ لِلْقَصِیْرِ یَا قَصِیْرُ تُرِیْدُ بِذٰلِکَ عَیْبَہٗ وَلَا تَسْخَرْ بِاَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ وَلَا تَمْشِ
اور نہ تماشا دیکہہ تماشا دیکہنی والونکی ساتہہ اور نہ کہہ ٹہنگنی کو ای ٹہنگنی کہ ارادہ کری تو ساتہہ اوسکی عیب کرنا اوسکا اور نہ ٹہٹہا کر کسی آدمی سی اور نہ کر
بِالنَّمِیْمَۃِ بَیْنَ الْاِخْوَانِ وَاشْکُرِ اللّٰہَ تَعَالٰی عَلٰی نِعْمَتِہٖ وَتَصْبِرْ عَلَی الْبَلَآءِ وَالْمُصِیْبَۃِ وَلَا تَاْمَنْ مِّنْ عِقَابِ اللّٰہِ
چغل خوری درمیان مسلمان بہائیونکی اور شکر کر اللہ تعالی کا اوسکی نعمت پر اور یہہ صبر کر تو بلا اور مصیبت پر اور نڈر رہو تو اللہ کی عذاب سی
وَلَا تَقْطَعْ اَقْرِبَآءَکَ وَصِلْہُمْ وَلَا تَلْعَنْ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِ اللّٰہِ وَاَکْثِرْ مِنَ التَّسْبِیْحِ وَالتَّکْبِیْرِ وَالتَّہْلِیْلِ وَلَا تَدَعْ حُضُوْرَ الْجُمُعَۃِ
اور نہ انقطاع کر اپنی قرابتیوں سی اور سلوک کر اقرباسی اور نہ لعنت کر کسی کو مخلوق خدا میں سی اور بہت پڑہا کر سبحان اللہ اور اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ اور نہ چہوڑ حاضر ہونا جمعہ کا
وَالْعِیْدَیْنِ وَاعْلَمْ اَنَّ مَا اَصَابَکَ لَمْ یَکُنْ لِّیُخْطِئَکَ وَمَا اَخْطَاَکَ لَمْ یَکُنْ لِّیُصِیْبَکَ وَلَا تَدَعْ قِرَاءَۃَ الْقُرْاٰنِ
اور عیدین کا اور جان لی یہہ بیشک جو چیز پہنچی تجکو یعنی مصیبت وغیرہ نہ تہی کہ نہ پہنچی تجکو اور جو چیز کہ نہ پہنچی تجکو نہ تہی کہ پہنچی تجکو ف۲ اور نہ چہوڑ پڑہنا قرآن کا

ف۱ یعنی سنتیں موکدہ کہ نمازوں کی ساتہہ پڑہی جاتی ہین ۱۲

ف۲ یعنی پہنچنا مصیبت اور زوال وغیرہ کا موقوف تقدیر پر ہی ۱۲

على كل حال رواه الحافظ ابو القاسم عبد الرحمن بن محمد بن اسحق بن منده والحافظ ابو الحسن
ہر حال نقل کی یہ حدیث حافظ ابو القاسم نے کہ نام ان کا عبد الرحمن بن محمد بن اسحاق بن مندہ ہے اور نقل کی حافظ ابو الحسن نے
علي بن ابي القاسم بن بابويه الرازي في الاربعين وابن عساكر والرهاوي عن سلمان قال سألت
کہ نام ان کا علی بن ابی القاسم بن بابویہ رازی ہے اربعین میں اور نقل کی ابن عساکر اور رہاوی نے سلمان سے کہ کہا کہ پوچھا میں نے
رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الاربعين حديثا التي قال من حفظها من امتي دخل الجنة قلت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے چالیس حدیثیں کہ جن کے حق میں فرمایا ہے کہ جو کوئی یاد کرے ان کو میری امت سے داخل ہووے بہشت میں کہا میں نے
وما هي يا رسول الله قال فذكره وفي آخره قلت يا رسول الله ما ثواب من حفظ هذه الاربعين
کونسی ہیں یا رسول اللہ کہا سلمان نے پس ذکر کی حضرت نے حدیث یعنی اوسکے آخر میں کہا میں نے یا رسول اللہ کیا ثواب ہے اوسکو کہ یاد کرے ان چالیس حدیثوں کو
قال حشره الله تعالى مع الانبياء والعلماء يوم القيمة كذا في كنز الاعمال للشيخ التقي علي المتقي
فرمایا حشر کریگا اوسکا اللہ تعالیٰ ساتھ انبیا اور علما کے قیامت کے دن ایسا ہی ہے بیچ کنز العمال کہ تصنیف ہے شیخ پرہیزگار علی متقی کی

**فصل** دوسری بیچ بیان نصایح سود مند لقمان حکیم کی کہ اپنی فرزند ارجمند کو کیں اور فرمایا ہر کہ این نصایح را
شعار خود سازد در دنیا و آخرت کار خود سازد اول آنکہ ای جان پدر خدای عز و جل را بشناس ۲ دیگر هر چه
از پند و نصیحت گوئی نخست بران کار کن ۳ سخن باندازه خویش گوی ۴ قدر مردم بدان ۵ حق همه کس را بشناس
۶ راز خود نگاه دار ۷ یار را وقت سختی بیازمای ۸ دوست را سود و زیان امتحان کن ۹ از مردم ابله و نادان بگریز
۱۰ دوست نیکو دانا گزین ۱۱ در کار خیر جهد و جد نمای ۱۲ بر زنان اعتماد مکن ۱۳ تدبیر با مردم مصلح و دانا کن
۱۴ سخاوت پیشه گیر ۱۵ احوال را غنیمت دان ۱۶ بهنگام جوانی کار و جهانی زیست کن ۱۷ یاران
و دوستان را عزیز دار ۱۸ با دوست و دشمن ابرو گشاده دار ۱۹ پدر و مادر را غنیمت دان ۲۰
استاد را بهتر از پدر شمر ۲۱ خرج باندازه دخل کن ۲۲ در همه کار میانه رو باش ۲۳ جوانمردی پیشه کن
۲۴ خدمت مهمان هر چه بتوانی ادا کن ۲۵ در خانه که در آئی چشم و زبان نگاه دار ۲۶ جامه تن پاک دار
۲۷ با جماعت یار باش ۲۸ فرزند را علم و ادب بیاموز ۲۹ و اگر ممکن باشد تیر انداختن
و سواری بیاموز ۳۰ از کفش و موزه که پوشی ابتدا از پای راست کن ۳۱ در راه رفتن [illegible]
چپ گیر ۳۲ با هر کس کار باندازه او کن ۳۳ بشب چون سخن گوئی آهسته و نرم گوئی
۳۴ و بروز چون گوئی بهر سو نگاه کن ۳۵ کم خوردن و خفتن و گفتن عادت ساز ۳۶ هر چه بخود نپسندی
بدیگران مپسند ۳۷ کار با دانش و تدبیر کن ۳۸ با آموخته یاد می کن ۳۹ با زن و کودک راز مگوی هر چیز
کسان [illegible] ۴۰ از دوستان چشم وفا مدار ۴۱ بی اندیشه در کار مشو ۴۲ ناکرده کرده مشمر ۴۳ کار امروز
بفردا مفکن ۴۴ با بزرگتر از خود مزاح مکن ۴۵ با مردم بزرگ سخن دراز مگوی ۴۶ عوام الناس را
گستاخ مساز ۴۷ حاجتمند را نومید مکن ۴۸ از جنگ گذشته یاد مکن ۴۹ خیر کسان بخیر خود مدان

میامیز ۴۹ نان خود را بدست دشمن خود مسپار ۵۰ خویشاوندی خویشاوندان مبر ۵۱ کسانرا که نیک باشند بغیبت یاد مکن ۵۲ بخود مغرور مشو
۵۳ جماعتیکه ایستاده باشد تو نیز موافقت ایشان کن ۵۴ انگشتان بهم مگردان ۵۵ در پیش مردم خلال دندان مکن ۵۶ آب دهن و بینی آواز بلند
۵۸ در نظاره دشمن ۵۹ بروی مردم کاهلی مکن ۶۰ انگشت در بینی مکن ۶۱ سخن هزل آمیخته مگوی ۶۲ مردم را پیش مردم خجل مکن ۶۳
بچشم و ابرو مکن ۶۴ سخن گفته دیگر بار مگوی ۶۵ از سخن که خنده آید حذر کن ۶۶ ثنای خود و اهل خود پیش کس مگوی ۶۷ خود را چون
زنان میارای ۶۸ هرگز همراه فرزندان مباش ۶۹ زبان نگاهدار ۷۰ در وقت سخن دست مجنبان ۷۱ همه کس را پاس دار ۷۲ به ابله
کسان همنشین مشو ۷۳ مرده را به بدی یاد مکن که سود ندارد ۷۴ تا توانی جنگ و خصومت مساز ۷۵ قوت آشنای مباش ۷۶
از مردم کس را جز بصلاح گمان مبر ۷۷ نان خود را بسفره دیگر مخور ۷۸ در کارها تعجیل مکن ۷۹ برای دنیا خود را در رنج مفکن ۸۰
هر که خود را بشناسد او را بشناس ۸۱ در حالت غضب سخن فهمیده گوی ۸۲ با آستین آب بینی پاک مکن ۸۳ بوقت برآمدن آفتاب
۸۴ پیش مردم مخور ۸۵ از بزرگان براه پیش مرو ۸۶ در میان سخن مردم میا ۸۷ پیش سر بر زانو منه ۸۸ چپ و راست منگر
بلکه نظر سوی زمین بدار ۸۹ اگر توانی بر ستور برهنه سوار مشو ۹۰ پیش مهمان بکسی خشم مکن ۹۱ مهمان را بکار مفرمای ۹۲
با دیوانه و مست سخن مگوی ۹۳ با فارغان و اوباشان بر سر محله ها منشین ۹۴ بهر سود و زیان آبروی خود مریز
۹۵ فضول و متکبر مباش ۹۶ خصومت مردم بخویش مگیر ۹۷ از جنگ و فتنه برکران باش ۹۸ بیکاره و گستاخ
و دروغ مباش ۹۹ مراعات کن چندانکه خود را خوار نسازی ۱۰۰ فروتن باش و زندگانی کن بخدای تعالی بصدق و ب
بقهر با خلق بانصاف و بزرگان بخدمت و بخردان بشفقت و بدرویشان بسخاوت و بدوستان و یاران بنصیحت و بدشمنان بحلم و بجاهلان
بخاموشی و بعالمان بتواضع [illegible] بر مال کسی طمع مکن و چون پیش آید منع مکن لیکن جمع مکن و چون پیش آید جمع مکن و گفت سه هزار کلمه نصیحت شنیدم از آن
برگزیدم و از آن چهار واحد [illegible] خدای تعالی و مرگ را یاد دار و نیکی کرده فراموش کن [illegible] خاموشی هفت خاصیت دارد زینت است
بی آرایش و هیبت است بی سلطنت و عبادت است بی محنت و حصار است بی دیوار و بی نیازی است از عذر و فراغ است از کرام الکاتبین و پوشیدن عیبها [illegible]
خموشی معنی دارد که در گفتن نمی آید [illegible] سینها را خاموشی گنجینه گوهر است [illegible] یاد دارم از صدف این نکته سربسته را [illegible] نقل است که از [illegible] ندیمی بلوغ بیست

---

زمره و معنی دار یکی آنکه از مردمی بدو آید دوم آنکه مرد از مردمی بدو آید

## فصل تیسری بیچ بیان اعمال کی که منقول ہیں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

رحمۃ اللہ علیہ سی یا جناب ممدوح نے کہ وصیت کی مجکو میری والد بزرگوار یعنی حضرت شاہ عبد الرحیم قدس سرہ نے ساتھہ مداومت یا مغنی کی ہر بعد نماز گیارہ سو بار اور ساتھہ مداومت سورہ مزمل کی چالیس بار اور اگر چالیس نہو سکی تو گیارہ بار اور فرمایا کہ یہہ تو دو وظیفی مجرب ہیں واسطی غنای قلبی اور ظاہری کی اور وصیت کی مجکو ساتھہ ہمیشہ پڑہنی درود شریف کی اور فرمایا کہ بسبب درود کی پایا ہمنی جو کچہہ کہ پایا اور سنا ہمنی اونسی کہ فرماتی تہی

عمل غنای قلبی و ظاہری

جب آوی تیری پاس کوئی شخص کہ دکہتی ہو داڑہ اوسکی یا سر اوسکا یا ریح کا درد رکہتا ہو تو لی ایک تختہ پاک اور بچہا اوسپر ریت اور رکہہ اوسپر ایک لوہی کی میخ سی ابجد ہوز حطی بعد ازاں درستی گاڑ میخ حرف الف پر اور پڑہ سورہ فاتحہ ایکبار اس حال میں کہ درد والا رکہی ہاتہہ انگلی اپنی درد کی جگہہ پر پہر دریافت کر اوس سی کہ آیا شفا پائی تو اگر اوسنی کہا کہ شفا پائی فبہا والا پہر میخ رکہہ حرف ب پر اور پڑہ سورہ فاتحہ دو بار اور پوچہہ اوس سی مانند پہلی بار کی پس اگر شفا پائی فبہا والا پہر رکہہ ج پر پڑہو فاتحہ تین بار اور اسی طرح کر تا بوسی نہیں پہنچیگا تو آخر حرف تک مگر کہ شفا دیگا اوسکو اللہ تعالی اور جب در پیش آوی تجکو حاجت یا تیرا کوئی سفر کو گیا ہو اور تہ چاہتا ہو تو

عمل درد دندان و سر و دیگر ریاح

عمل قضای حاجت

[illegible]

کرادی وہ وسلامت مطلب پاوے بہر کر اگر کوئی تیرا بیمار ہوا اور جانتی ہی کہ شفا دینی والا اسکا اللہ تعالی ہی یس سورۂ فاتحہ آیۃ الکرسی بار
درمیان سینہ بیمار اور مرض میں تڑپی اور جسکا لڑکا دیوانہ اور خوف ہوا اوسکی بڑک چہرہ پر پس لکہکر اوسکی لیئی یہہ آیت ابو جہل کی
پالیس تیرہ ون بیاتہم یکیدون کیدا واکید کیدا فمہل الکفرین امہلہم رویدا اور کہدو اوسکو کہ لکھا ہر روز ایک بار آور جو کوئی پڑہی
سورۂ واقعہ ہر شب نہیں پہنچیگا اوسکو فاقہ اور جو کوئی پڑہی وقت سونی کی ان الذین امنوا وعملوا الصلحت آخر سورۂ کہف تک
اور دعا کری اللہ تعالی سی یہہ کہ جگا دی اوسکو اوس وقت میں کہ ارادہ کری جاگنی کا اوسمیں تو جگا دیگا اوسکو اللہ تعالے
اوسیوقت میں اور لکھہ اس تعویذ کو اور ڈال لڑکی کی گلی میں نگہبانی کریگا اوسکی اللہ تعالی بسم اللہ الرحمن الرحیم اعوذ
بکلمات اللہ التامۃ من شر کل شیطن وھامۃ ومن کل عین لامۃ تحصنت بحصن الف الف لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
اور یہہ دعا سبب ہلاکی سی برأت ہی پڑہ اسکو صبح اور شام بسم اللہ اللہم انت ربی لا الہ الا انت علیک توکلت
وانت رب العرش العظیم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ما شاء اللہ کان وما لم یشأ لم یکن اشہد ان اللہ
علی کل شیء قدیر وان اللہ قد احاط بکل شیء علما واحصی کل شیء عددا اللہم انی اعوذ بک من شر
نفسی ومن شر کل دابۃ انت اخذ بناصیتہا ان ربی علی صراط مستقیم وانت علی کل شیء حفیظ
ان ولیی اللہ الذی نزل الکتب وھو یتولی الصلحین فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا
ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم اور جو کوئی خوف رکہتا ہو حاکم سی تو کہیعص گنتا ہوا پڑہی
اس طرح پر کہ اوپر ہر حرف کہیعص کی ایک ایک انگلی داہنی ہاتھ کی بند کری اور پہر حمعسق گنتا پڑہی اس طرح
کہ ہر حرف حمعسق پر ایک ایک انگلی بائیں ہاتھ کی بند کری پہر جب اوسکی سامنی جاوی تو دونو ہاتھ کہول دی اور چہہ
آیتیں قرآن کی کہ اونکو آیات شفا کہتی ہیں لکہی ہوا اونکو بیمار کی لیئی ایک باسن میں پہر پانی سی دہو کر پلاوی ویشف
صدور قوم مؤمنین وشفاء لما فی الصدور یخرج من بطونہا شراب مختلف الوانہ فیہ شفاء للناس
وننزل من القران ما ھو شفاء ورحمۃ للمؤمنین واذا مرضت فھو یشفین قل ھو للذین امنوا ھدی وشفاء
منقول ہی شیخ ابو القاسم قشیری رحمۃ اللہ سی کہ بیٹا اونکا گرفتار مرض شدید ہوا کہ قریب مرگ پہنچا اونکو نہایت رنج ودرد کیا
کہا اونہوں نی کہ پس دیکھا میں نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں کہ میں شکوہ کیا میں نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اپنی بیٹی
کی بیماری کا پس فرمایا کہ کہاں ہی تو آیات شفا سی یعنی کیوں غافل ہی اونسی پہر جاگا میں پس تجسس کیا میں نی اونکو پس
وہ چہہ جگہہ پائیں کتاب اللہ میں ویشف صدور قوم مؤمنین آخر تک کہا اونہوں نی کہ پس لکہا میں نی اونکو پہر گہولا میں نی اونکو ساتھہ
پانی کی اور پلایا میں نی اوسکو پس ایسا ہو گیا جیسی اونٹ کہولا جاتا ہی رسی سی یعنی بالکل اچھا ہو گیا اور ہوا شفا وان مقرر ہی یہہ
سو ہب لعینہ میں لکھا ہی اور تینتیس آیتیں نفع دیتی ہیں جادو سی اور پناہ ہوتی ہیں شیطان سی چور اور درندہ وحشی جانور سی چار آیتیں
اول سورۂ بقرہ کی اور ایک آیۃ الکرسی اور دو آیتیں بعد اوسکی تا خالدون تک اور تین آخیر بقرہ کی تین آیتیں سورۂ اعراف کی ان ربکم اللہ سی
محسنین تک اور آخر سورۂ بنی اسرائیل کا قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمن آخر تک اور دس آیتیں اول صافات کی تا شہاب ثاقب
اور دو آیتیں سورۂ الرحمن کی یمعشر الجن والانس تا تنتصران اور آخر سورۂ حشر کا لو انزلنا تا آخر اور دو آیتیں

[illegible]

قل اوحی کی الله تعالی جد ربنا سی لفظ شططا تک پس یہہ آیتین ہین کہ نام رکہا گیا ہی انکا سی و تسعہ آیت اور والد بزرگوار
میری زیادہ کرلی تہی پر الحمد اور قل یا ایہا الکفرون اور قل ہو الله اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
اور سورۂ جن اول سی لفظ شططا تک اور جب ظاہر ہو مرض چیچک کا تو لی ڈورا نیلا اور پڑہ سورۂ الرحمن اور جب
فبای الاء ربکما تکذبان پر پہنچی تو گرہ لگاتا جاوے اور دم کرتا جاوے پہر اوس ڈورے کو لڑکی کی گلی مین ڈالدی عافیت دیگا
اوسکو الله تعالی اوس مرض سی اور نام اصحاب کہف کی سب زبان کی ہین بہت سی الو و بر علتی سی اونکی سی اور جو رکہی سے
اطیخ محسنہ یملیخا مکسلمینا کشفوطط اذر فطیونس کشافطیونس تبیونس کسوکسطم
یونس وکلبہم قطمیر و علی الله قصد السبیل ومنها جائر اور جب کچہہ حاجت دریپش ہو تو پڑہے
یا بدیع العجائب بالخیر یا بدیع بارہ سو بار بارہ دن تک پس الله تعالی روا کریگا حاجت تیری اور واسطی ہونی
حاجات ضروری کی پڑہی نماز دو رکعتین اسطرح کہ پڑہی پہلی رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ کی لا اله الا انت سبحانک
انی کنت من الظلمین فاستجبنا له ونجینه من الغم وکذلک ننجی المؤمنین سو بار اور دوسری رکعت مین
سو بار پڑہی رب انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین اور تیسری رکعت مین سو بار پڑہی وافوض امری
الی الله ان الله بصیر بالعباد اور چوتہی رکعت مین سو بار پڑہی قالوا حسبنا الله نعم الوکیل پہر بعد سلام پہیرنی کے
پڑہی سو بار رب انی مغلوب فانتصر اور جسکو آسیب ہو پڑہی اوسکے بائین کان مین سات بار ولقد
فتنا سلیمان والقینا علی کرسیه جسدا ثم اناب اور اذان بہی دیوی اوسکی کان مین سات بار اور پڑہے
سورۂ فاتحہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور آیۃ الکرسی اور سورۂ والسماء والطارق اور
اخیر سورۂ حشر کا اور سورۂ والصافات ساری پس وہ جن جل جاوی گا اور یہہ بہی پڑہی اوسکی کان مین افحسبتم
اخیر سورۂ مؤمنون تک اور یہہ بہی کری کہ پڑہی پاک پانی پر سورۂ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور پانچ آیتین اول سورۂ
جن کی اور چہڑکی اوسکو اوسکی منہہ پر پس وہ افاقہ پاوی گا اور اگر کسی مکان مین آسیب ہو تو چہڑکی اوس پانی کو اوس
مکان کی کونون اور اطراف مین پس نہین رہیگا وہ اوس مکان مین اور اگر آسیب ہو مکان مین اور پتہر پہینکتا ہو تو پڑہے
یہہ آیت انهم یکیدون کیدا واکید کیدا فمهل الکافرین امهلهم رویدا چار میخون پر ہر میخ پر پچیس پچیس بار
پہر گاڑ دی اونکو اوس گہر کی چار کونون مین اور نام اصحاب کہف کی بہی لکہی اوس گہر کی دیوارون پر اور بانجہ عورت
کی لیی لکہی آیت ولو ان قرانا لفظ جمیعا تک ہرن کی جہلی پر زعفران و گلاب سی اور پہر اوس عورت کی گلی مین ڈالدی اور یہہ
کری کہ پڑہی چالیس لونگون پر ہر ایک پر سات سات بار او کظلمات لفظ نور تک اور وہ عورت ہر روز ایک کہا لیا کری اور
شروع کری کہانا اونکا وقت فارغ ہونی کی غسل حیض سی اور صحبت کرتا رہی اوس عورت سی خاوند اوسکا اون ایام مین
اور جس عورت کا حمل گر پڑتا ہو تو یون کری کہ لیوی ایک ڈورا سرخ برابر قد اوسکی کی اور نو گرہین دیوی اوسمین اسطرح
کہ دم کرتا جاوی ہر گرہ مین واصبر وما صبرک الا بالله لفظ یحسنون تک اور قل یا ایہا الکافرون آخر تک اور درد زہ
کی لیی لکہی ایک پرچہ کاغذ پر واذا الارض مدت والقت ما فیها وتخلت واذنت لربها وحقت اهیا اشراهیا اور اوسکو ایک پاک

صلوة الحاجت

ایضا

برای عقیمه

برای درد زه

[illegible]

کپڑی میں لپیٹ کر اوس عورت کی الٹی ران میں باندہی پس انشاء اللہ تعالی وہ جلد جنیگی اَہْیَا اَشْرَاہِیَا دعا حضرت موسیٰ
علیہ السلام کی ہی معنی اسکی یہہ ہیں ازلی زندہ پہلی ہر چیز کی اور ابدی زندہ بعد ہر چیز کی کذالی الہیا اشورا اور جس عورت کے
رکہان ہی نہوتی ہوں اور لڑکا نہوتا ہو تو لکہی پہلی اسکی کہ کدو میں تین مہینی جہڑکی پہل پر زعفران اور گلاب سی آیت
اَللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ کُلُّ اُنْثٰی وَمَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ
الْکَبِیْرُ الْمُتَعَالِ اور لکہی یہہ آیت بہی یاد کر یَا زَکَرِیَّاۤ اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلٰمِ اسْمُهٗ یَحْیٰی لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا

[illegible]

پہر لکہی بحق مریم و عیسی یا صاحب الطول الفرج بحق محمد و آلہ اور دوسرا عمل اسکی لیی یہہ ہی کہ خط گرد انگلی سی عورت کی پیٹ پر
مشرکا کہینچی اور ہر بار یا متین کہی اور جس عورت کے لڑکا نہ جیتا ہو وہ لیوی اجوائن اور کالی مرچیں اور وقت زوال آفتاب کے
روز دوشنبہ کو سورۂ والشمس چالیس بار پڑہی اور اوس پر دم کری اور اول و آخر ہر بار درود پڑہی اور اوس اجوائن اور مرچ کو
وہ عورت روز حمل سی تا چہٹنا دودہ کی کہاتی رہی اور جس بچی کو نظر چڑیل کی ہو جاوی تو وہ خط گرد چہری سی کہینچی اور
آیۃ الکرسی اور یہہ آیتیں پڑہی وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَهُوْقًا وَیُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ
بِکَلِمٰتِهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ وَیُرِیْدُ اللّٰهُ اَنْ یُّحِقَّ الْحَقَّ بعد مجرمون تک وَیَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَیُحِقُّ
الْحَقَّ بِکَلِمٰتِهٖ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ پہر کہی اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطٰنٍ وَهَامَّةٍ وَعَیْنٍ لَامَّةٍ یَا حَفِیْظُ
یَا رَقِیْبُ یَا وَکِیْلُ یَا کَفِیْلُ فَسَیَکْفِیْکَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ پہر کہڑی کری چہری نیچ داہنی میں اور کہی
لَاکَرْتُهَا فِیْ مُلْکِ الْعَالَمِیْنَ یعنی چہوڑا میں اوسکو چڑیل کی ولایت میں پہر ڈالکر ہی اوسکو نیچی ایک طبق کی آفتاب کے
اور جب کوئی کہی نظر لگانی والی کو یا جادوگر کو ای فلانی اور پکاری اوسکو ساتھ نام اوسی کی جو وقت لگانی نظر کی یا جادو کری کی
یا اوس وقت کہ بیان کری اوس قصی کو تو پڑا اوسکا بالو وہ ہو جاتا ہی اور جب ثابت ہو نظر تو نظر لگانی والی کا منہہ اور دونوں
اور پاؤں دونوں اور ازار کی اندر سی جگہہ ستی کی ساتھ پانی کی ایک برتن میں دہلاوی اور اوسکو اوس پر کہ جسکو نظر لگی ہی
ڈالدی تو فی الفور اچہا ہو جاویگا اور اوسکی لیی کہ جادو ہوا ہو اوسپر اور اوس بیمار کی لیی کہ طبیب جسکی علاج ما جز ہوں سفید
چینی کی باسن میں لکہی اور پانی سی دہو کر پلاوی چالیس روز تک یُحْیِیْ جِیْفَةً لَا تَحْیٰی وَدَمَّرَ مِنْهُ مُلْکَهٗ وَبَقَائَهٗ یا ـــ حی
کہتا ہوں میں کہ دیکہا میں نی اپنی والد بزرگوار کو کہ ہر بار وہ کرلیتی تہی سر سورۂ فاتحہ کو کہ جسکی چیز کچہہ جاتی رہی ہو پڑہی
یا حفیظ ایک سو اکیس بار بغیر یاد دلی اور لکہی کی پہر پڑہی یہہ آیات یٰبُنَیَّ اِنَّهَاۤ اِنْ تَکُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَکُنْ
فِیْ صَخْرَةٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِهَا اللّٰهُ    ایک سو اکیس بار اللہ تعالی پہر اوس چیز کو اوس تک پہنچاویگا
اور چور کی پہچانی کو وہ شخص آمنی سامنی بیٹہہ کر ایک بدہنی کلمہ کی انگلیوں سی پکڑیں اور جسپر گمان چور ہونیکا ہو نام اوسکا
اوس بدہنی پر لکہیں اور سورۂ یٰسین اول سی لفظ من المکرمین تک پڑہیں پس اگر وہ چور ہوگا تو بدہنی پہرنی لگیگی
اور اگر بدہنی نہ پہری تو اوسکا نام مٹا دیں اور اور کا نام لکہیں اور اسیطرح کریں یہاں تک کہ بدہنی پہری کہتا ہوں میں
کہ واجب ہی اوس شخص پر کہ مانند اس عمل کی جب چور پر مطلع ہو تو یقین اوسکی چور ہونیکا نکری اور اوسکی گناہ کو
ظاہر نکری بلکہ دریافت قرائن و علامات کی ہو وی ہیں لیی کہ یہہ راہ تخمین نشان و علامات کی ہی اللہ تعالی سے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وبا باتی ولا ینقذ الحاجتی اور دوری تک ہوا ونی چیز کہ جسکو علم نہیں تحقیق سماعت اور بینائی اور دل ہرایک اوس سے پوچھا جاویگا اور اگر بردہ کسیکا بہاگ جاوی تو سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی ایک کاغذ پر لکہی پھر لکہی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَنْ فِیْھِنَّ فَاجْعَلِ اللّٰھُمَّ السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا فِیْھِمَا عَلٰی عَبْدِکَ فُلَانِ بْنِ فُلَانَۃِ اَضْیَقَ مِنْ حَلْقَۃٍ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلٰی مَوْلَاہُ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ پھر لکہی یہ آیتین او کلمات لفظ نور تک وَمِنْ وَّرَآئِھِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِیَ خَلْقَہٗ وَاللّٰہُ مِنْ وَّرَآئِھِمْ مُّحِیْطٌ بَلْ ھُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ پھر لکہی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ ھٰذِہِ الْاٰیَاتِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ وَاَنْ تَرُدَّ الْعَبْدَ اِلٰی مَوْلَاہُ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اور اس کاغذ کو کسی چیز مین چھپاکر تاریک گھر مین بیچ پتھرون کی رکھدی اور اگر چاہی تو کہ حاجت تیری اللہ تعالی بر آوی تو سورۂ فاتحہ پڑہ اسطرح کہ میم بسم اللہ الرحمن الرحیم کی ساتھ لام الحمد کی وصل کر اور درمیان سنت اور فرض فجر کی پڑہ اور شروع روز اتوار سی کر اول دن ستر بار پڑہ اور دوسری روز ساٹھ بار اسیطرح ہر روز دس بار کم کی جاوی تا کہ ہفتہ کی روز دس بار پڑہنا ہی۔ اور اگر کوئی شخص کسی غم یا کسی بلا مین ہو اور چاہی کہ خواب مین راہ نکلنی کی دیکھی پس وضو کری اور پاک کپڑی پہنی اور روبقبلہ داہنی کروٹ لیٹی اور والشمس اور واللیل آخر تک اور قل ہو اللہ سات سات بار پڑہی اور ایک روایت مین قل ہو اللہ کی بدلی والتین ہی سات بار پھر کہی اَللّٰھُمَّ اَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ کَذَا وَکَذَا وَاجْعَلْ لِّیْ مِنْ اَمْرِیْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَّاَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ مَا اَسْتَدِلُّ بِہٖ اِجَابَۃَ دَعْوَتِیْ پس اگر خواب مین سپیدی دیکھی تو خوش ہووی اوسکو بہتری ہی وگرنہ اسی طرح دوسری شب مین کری پس اگر خواب مین دیکہی تو بہتر وگرنہ تیسری شب مین اسیطرح کری سات راتون تک یون ہی کری انشاء اللہ تعالی معلوم ہو جاویگا تجربہ کیا ہی اسکو ایک جماعت نی بیماری یارون مین سی تپ کی لیئی لکہکر اوسکی بازو مین باندہی بحکم خدای تعالی جلدی اچہا ہو جاویگا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بَرَآءَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ اِلٰی اُمِّ مِلْدَمِ الَّتِیْ تَاْکُلُ اللَّحْمَ وَتَشْرَبُ الدَّمَ وَتَھْشِمُ الْعَظْمَ اَمَّا بَعْدُ یَا اُمَّ مِلْدَمٍ اِنْ کُنْتِ مُؤْمِنَۃً فَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِنْ کُنْتِ یَھُوْدِیَّۃً فَبِحَقِّ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ وَاِنْ کُنْتِ نَصْرَانِیَّۃً فَبِحَقِّ الْمَسِیْحِ عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ عَلَیْھِمَا السَّلَامُ اَنْ لَّا تَاْکُلِیْ لِفُلَانِ بْنِ فُلَانَۃِ لَحْمًا وَّلَا تَشْرَبِیْ لَہٗ دَمًا وَّلَا تَھْشِمِیْ لَہٗ عَظْمًا وَّتَحَوَّلِیْ عَنْہُ اِلٰی مَنِ اتَّخَذَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ وَاِلَّا فَاَنْتِ بَرِیْئَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاللّٰہُ تَعَالٰی بَرِیْٓءٌ مِّنْکِ وَحَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ اور پڑہی تپ والا ہر روز بعد عصر کی سورۂ مجادلہ تین بار اور واسطی اوس شخص کی کہ اوسکی خنازیر ہون بقدر قد بیمار کی تسمہ بطور ڈوری کی لیوی اور اکتالیس گرہین اوسمین لگاوی اور ہر گرہ مین یہہ دعا دم کری بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَقُدْرَۃِ اللّٰہِ وَقُوَّۃِ اللّٰہِ وَعَظَمَۃِ اللّٰہِ وَبُرْھَانِ اللّٰہِ وَسُلْطَانِ اللّٰہِ وَکَنَفِ اللّٰہِ وَجِوَارِ اللّٰہِ وَاَمَانِ اللّٰہِ وَحِرْزِ اللّٰہِ وَصُنْعِ اللّٰہِ وَکِبْرِیَآءِ اللّٰہِ وَنَظْرِ اللّٰہِ وَبَھَآءِ اللّٰہِ وَجَلَالِ اللّٰہِ وَکَمَالِ اللّٰہِ لَا اِلٰہَ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ من بشر ما احلا اور جسکی بدن پر سرخ بادہ ظاہر ہو یعنی دما تبات یا زیادہ سبز ہوتی اور اشارہ ساتہہ ٹھیری کی کہی بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم اقسمت باللہ العظیم الحلیم الکریم الرحمن الرحیم رب العرش العظیم بعزۃ اللہ وقدرتہ وسلطانہ ایتہا الحمرۃ جاءتک جنود من السماء وقال سلیمان ایتہا الریح اجیبی داعی اللہ ومن لم یجب داعی اللہ فما لہ من ملجا وما لہ من ظہیر بسم اللہ وباللہ التلبت علی اللہ اللہ یکفیک واللہ یشفیک من کل داء یوذیک ومن کل آفۃ تعتریک لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین وسلم تسلیما کثیرا برحمتک یا ارحم الراحمین

اور جو کوئی شکایت رکہتا ہو بینائی کی تو پڑہی بعد ہر نماز فرض کی پڑہی فکشفنا عنک غطاءک فبصرک الیوم حدید اور جسکو مرگی ہو تختی تانبی کی لیوی اور اتوار کی روز اول روز مین بعد نکلنی آفتاب کی کہودی ایکطرف اوسکی یا قہار انت اللہ الذی لا یطاق انتقامہ اور دوسری طرف تختی کی یا مذل کل جبار عنید بقہر عزیز سلطانہ یا مذل کام ہوئی اعمال قول جمیل کی اور سند انکی مولف قول جمیل تک یعنی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ تک یون ہی کہ اجازت دی انکی اس عاجز محمد قطب الدین مولف اس رسالی کو جناب مولانا محمد اسحاق صاحب زادہ اللہ شرفا نی اور انکو اجازت دی اونکی نانا بزرگوار حضرت مولوی شاہ عبد العزیز قدس اللہ سرہ نی اور انکو اجازت دی اونکی والد ماجد حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نی اور یہ عاجز محمد قطب الدین اجازت دیتا ہی ہر بہائی مسلمان کو کہ جو چاہی اوس سی منتفع ہو واللہ المعین لکل المستعین اب سنو ای بہائیو ایک عمل ایسا ہی کہ سب رنج اور بیماریونکو مفید ہی اسپر عمل کرنا چاہیی منقول ہی ابن عباس سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی لازم کری استغفار کو کرتا ہی اللہ اوسکی لیی ہر فکر سی کشادگی اور ہر تنگی سی نکلنا اور رزق دیتا ہی اوسکو ایسی جگہہ سی کہ نہین گمان رکہتا انتہی پس معلوم ہوا کہ استغفار کی تاثیر ہی بیچ رفع فکر اور تنگی کی اسلیی کہ اتفاق ہی اہل طب اور عقلا کی ہر امت کا کہ معاصی اور فساد باعث ہوتی ہین فکر اور غم کی اور تنگی دل اور امراض کی پس نہین اور دوا اسکی سوائی توبہ کی اور استغفار کی کذا فی مواہب اللدنیہ

## باب الکراہۃ

یعنی بیچ بیان مکروہ چیزون کی جانا چاہیی کہ نزدیک امام محمد کی مکروہ تحریمی ہی وہ حرام ہی یعنی مانند حرام کی ہی عذاب ہونی مین ساتہہ دوزخ کی اور مکروہ تنزیہی طرف حلال کی قریب ہی اتفاقا اور نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ مکروہ تحریمی قریب تر ہی طرف حرام کی اور صحیح اور مختار یہی ہی اور مانند مکروہ تحریمی کی ہی بدعت اور شبہہ پس نسبت مکروہ تحریمی کی طرف حرام کی مانند نسبت واجب کی ہی طرف فرض کی پس ثابت ہوتا ہی مکروہ تحریمی ساتہہ اوس چیز کی کہ ثابت ہوتا ہی ساتہہ اوسکی واجب یعنی ساتہہ دلیل ظنی کی آیات و احادیث سی اور گنہگار ہوتا ہی اسکی ارتکاب سی جیسی کہ گنہگار ہوتا ہی ساتہہ ترک کرنی واجب کی اور مثل واجب کی ہی گناہ مین ساتہہ ترک کرنی کی سنت موکدہ اور زیلعی مین لکہا ہی کہ ترک سنت سی مستحق عذاب دوزخ کا نہین ہوتا بلکہ محروم رہتا ہی شفاعت سی مختار سی صلی اللہ علیہ وسلم پس ترک کرنا سنت کا قریب حرام کی ہی نہ حرام انتہی

**فصل** یعنی بیچ بیان کہانی اور پینی کی مسئلہ فرض ہی کہانا اور پینا اسقدر کہ دفع کرنی ہلاک ہونی کو اور اگر حلال کہانا پینا بہم نہ پہنچی اور نزدیک ہو بہوک کی مرجانا ہو تو اس صورت مین حرام کہانا پینا بہی فرض ہوتا ہی اور مستحب ہی

مستحب ہی اسقدر کہ بسبب اوسکی نماز کہڑی ہوکر پڑہ سکی اور سہل ہو اوسپر روزہ اور منتقی مین ہی کہ فرض اسقدر ہی کہ بخوف
کری ہلاکت کو اور بسبب اوسکی نماز کہڑی ہوکر پڑہ سکی انتہی ۳ آمد مباح ہی پیٹ بہر کر کہانا پینا واسطی زیادتی قوت کی اور حرام
ہی زیادہ اسی سی اور زیادہ اس سی وہ ہی کہ ظن غالب ہو کہانیوالی کو کہ یہہ معدہ میرا فاسد کردیگا پس اس طرح کہانا پینا
حرام ہی مگر یہہ کہ بایں ارادہ کہاوی اسقدر کہ قوت ہو کل کی روزہ رکہنی کی یا تاکہ نہ حیا کری مہمان اوسکا یا اور اسکی
مانند تو حرام نہین اور نہین جائز ریاضت ساتہہ کم کہانی کی یہان تک کہ ضعیف ہوجاوی اداے عبادت سی اور جو کوئی
نکہاوی مردار حالت مخمصہ مین یا روزہ رکہی اور نہ کہاوی یہان تک کہ مرجاوی تو گنہگار ہوگا بخلاف اوس شخص کے
کہ دوا نکی یہان تک کہ مرگیا یعنی اس صورت مین گنہگار نہین ہوئیگا مسئلہ نہین مضایقہ اقسام میوون کی کہانیکا اور ترک کرنا اوسکا
افضل ہی اور ہلیا لاکرنا کئی طرح کی کہانونکا اسراف ہی اور اسیطرح اسراف ہی رکہنا روٹی کا دسترخوان پر زیادہ حاجت سے مسئلہ مکروہ
پوچہنا انگلیونکا یا چہریکا روٹی سی اور رکہنا نمکدان کا روٹی پر مسئلہ سنت کہانی کی یہہ ہی کہ بسم اللہ کہکر کہانا شروع کری اور
بعد کہا چکنی کی حمد کری اللہ تعالی کی اور دہووی دونو ہاتہہ پہلی بہی کہانی کی اور بعد بہی کہانیکی پہلی جوان ہاتہہ ہلاوی تو اول
جوانون کی ہلاوی اور بعد کہانیکی اول بڈہون کی ہلاوی مسئلہ مکروہ ہی گوشت گدہونکا سواے گورخر کی اور پیشاب گدہون
اور اونٹونکا اور دودہ گدہی کا اور دودہ اور گوشت جلالہ کا کذا فی الدر اور زیلعی مین لکہا ہی کہ نہ کہائی جاوی جلالہ
اور نہ پیا جاوی دودہ اوسکا اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہی اسکی کہانی سی اور پینی دودہ اوسکی سی اور جلالہ
اوس جانور کو کہتی ہین کہ عادت ہو اوسکی کہانی مردار اور نجاست کی پس اگر وہ نری نجاست اور مردار ہی کہاتا ہی اور کچہہ نہین کہاتا
تو اوسکا گوشت متغیر یعنی بدبودار ہوجاتا ہی اگر اوسکو بند رکہتی ہین یہان تک کہ جاتی رہتی ہی بدبو اوسکی تو کہانا اوسکا حلال
ہوتا ہی اور اندازہ کیگئی ہی مدت اوسکی بند رکہنی کی اس طرح کہ ایک مہینا اونٹ کی لیے اور بیس دن گاے کی لیے اور دس دن بکری کی لیے
اور تین دن مرغی کی لیے یعنی اتنے دن بند رکہی اور نجاست نہ کہانی دی تو بدبو جاتی رہتی ہی اوسکی گوشت مین سی اور کہانا اوسکا حلال ہوجاتا ہے
اور اگر وہ نجاست خور ایسا ہو کہ نجاست اور مردار بہی کہاتا ہو اور اور بہی کچہہ کہاتا ہو کہ بدبودار نہو گوشت اوسکا تو نہین مضایقہ ہی
اوسکی کہانیکا اور دودہ پینی کا یعنی بغیر بند رکہنی کی چنانچہ اسی لیے حلال ہی کہانا اوس بکری کی بچی کا کہ پرورش کیا گیا ساتہہ دودہ سور کے
اس لیے کہ گوشت اوسکا نہین متغیر ہوتا اور جو کچہہ کہاتا ہی ہوجاتا ہی مستہلک نہین باقی رہتا اثر اوسکا اور بنابر اسکی کہا ہی علمانے کہ نہین
مضایقہ ہی مرغی کی کہانیکا اس لیے کہ وہ سواے نجاست کی اور بہی کچہہ کہالیتی ہی اور روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کہاتی تہی مرغی اور یہہ نہین روایت کیا گیا ہی کہ اوسکو تین روز بند کرلیتی تہی پس اسکا بند کرنا بطریق تنزہ کی ہی نہ یہہ کہ شرط ہی انتہی
اور فتوی اسپر ہی کہ گوشت گہوڑیکا حرام نہین اور اوسکی دودہ پینی کا بہی کچہہ مضایقہ نہین مسئلہ اگر پلایا جاوی شراب اوس جانور کو
کہ کہایا جاتا ہی گوشت اوسکا پہر ذبح کیا جاوی اوسیوقت تو حلال ہی کہانا اوسکا لیکن مکروہ ہی مسئلہ مکروہ ہی کہانا اور پینا
اور تیل لگانا اور خوشبو لگانی سونی اور چاندی کی برتن مین مرد اور عورت کی لیے اور اسیطرح مکروہ ہی کہانا سونی اور چاندی کی
چمچی سی اور سرمہ لگانا سلائی اور سرمہ دانی سی اور اسیطرح آئینہ اور آرسی اور قلم اور دوات اور اسکی مانند سونی چاندی کی
استعمال کرنا اور مراد مکروہ سی حرام ہی اور حرمت سونی چاندی کی باسن وغیرہ استعمال کرنیکی اس حدیث سی سمجہی گئی کہ فرمایا آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو پیتا ہے باسن سونے اور چاندی کی سو بہاتا ہے اپنی پیٹ میں آگ دوزخ کی یہ حدیث پیٹ میں کے
توضیح ہے اور تیل وغیرہ کی استعمال کرانے کو اسیر قیاس کیا اور لکھی کہ وہ بھی اسی کی حکم میں ہے اور در مختار میں لکھا ہے
لکھا ہے کہ مکروہ ہے تیل لگانا چاندی کی کاسہ میں اسی طرح مکروہ ہے یہ کہ تیل ڈالی ہتھیلی میں پھر لگاوے
یا داڑھی کو یہی مسئلہ مکروہ ہے کھانا بیچ تانبے یا پیتل کی اور استعمال مٹی کا باسن ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ جو کوئی بناوے اپنی گھر کی باسن مٹی کی زیارت کریں گے اس کو فرشتے اور نہیں مکروہ ہے استعمال کو لیوں کی شیشہ
اور جست کی اور بلور و عقیق کی باسن کا اور امام شافعی کی نزدیک اچھا ہے استعمال مکروہ ہے مسئلہ حلال ہے کھانا پانی
باسن منقش میں یعنی جس میں تخیں وغیرہ چاندی کی جڑی ہوں کہ پگھلانے سے چاندی الگ ہو جاوے اور جدا ہو
سوار ہونا زین منقش پر اور بیٹھنا کرسی منقش پر ولیکن بشرط اسکی کہ منہ لگانی کی جگہ اور ہاتھ رکھنی کی جگہ چاندی نہ ہووے
اور اسی طرح سے حلال ہے کرسی اور باسن مضبب یعنی جس پر سونا اور چاندی کی تبری لگی ہوں اور مثال ہے آئینہ کا
حلقہ منقش اور مضبب بنانا جیسے کہ اگر سونا یا چاندی کی تخیں وغیرہ جڑی ہوں اور استعمال تلوار و چھری کی
چھری اونچی کی یا اوپر لگام یا رکاب کی اور نہ رکھے ہاتھ اپنا جگہ سونے اور چاندی کی تو جائز ہے اور اسی طرح
ہی لکھا کپڑے پر ساتھ سونے یا چاندی کے اور امام ابو یوسف کی نزدیک یہ سب مکروہ ہے اور جو اختلاف تھی
اس سونے چاندی کی ہے کہ جدی ہو جاوے پگھلانی سے پس منقش میں ہوتا ہے پس تمغ کہ نہیں جدا ہوتا ہے تو مکروہ
وہ بالاتفاق نہیں بالاجماع مسئلہ اگر کسی نے بھیجا نوکر یا غلام مجوسی کو گوشت لانے کو لیں پس نے خرید کر گوشت لا کر کہا
کہ خریدا ہے میں نے اسکو کتابی سے یعنی یہودی یا نصرانی یا مسلمان سے تو جائز ہے کھانا اسکا اس لیے کہ قول کافر کا
مقبول ہے معاملات میں نہ امور دینیہ میں اور اگر وہ کہے کہ خریدا ہے میں نے اسکو مجوسی سے تو حرام ہے کھانا اسکا مسئلہ
قبول کیا جاوے قول لڑکے کا اگرچہ عورت ہو اور قول لڑکی کا بیچ تحفہ بھیجنے کی اور اذن کی جیسا ہے کہ جب لاویں
ساتھ تجارت کی یا داخل ہونے کی گھر میں مثلا اور معتمد کیا ہے اسکو سراج میں ساتھ اسکی کہ جب غالب ہو اوسکی رائے
صدق اوسکا پس اگر خرید لائی چھوٹی لڑکی مانند صابون اور اشنان کی بیچنا ساتھ ہے ساتھ بیچنی اوسکی کی اور اگر
خریدا مانند انگور اور حلوہ کی نہیں لایق بیچنا اس لیے کہ غالب حال یہ کہ کھاتا ہی وہ سو کہ اکثر ایسی چیزوں کی خریدنے
لڑکو کو اجازت نہیں ہوا کرتی بخلاف صابون وغیرہ کی کہ انکی اجازت ہو لی ہی اور قبول کیا جاوے
قول فاسق اور کافر و غلام کا معاملات میں بسبب بہت واقع ہونے معاملات کی جیسی کہ اگر خبر
کہ میں وکیل ہوں فلاں کا اس چیز کی بیچنی میں تو جائز ہے خریدنا اوسی اگر غالب ہو رائے پر صدق اوسکا
شرط کی گئی ہی عدالت امور دینیہ میں کہ جو درمیان بندے اور رب کی ہیں مانند خبر دینی کی نجاست پانی کی
پس تیمم کرے اور وضو نہ کرے اگر خبر دے ساتھ نجاست کی مسلمان عادل یعنی جو کہ باز رہتا ہو اوس چیز سے
کہ اعتقاد رکھتا ہے اسکی حرمت کا اگرچہ غلام ہو یا لونڈی ہو اور تحری کرے یعنی سوچے بیچ خبر دینی فاسق اور مستور الحال
کی ساتھ نجاست پانی کی پھر اگر گواہی دے ظن غالب پر اور اگر بہا دے پانی پھر تیمم کرے بیچ اس صورت کے

[illegible]

که غالب ہو اسکی رای پر صدق اوسکا اور اگر وضو کری پہر تیمم کری جبکہ غالب ہو اوسکی رای پر کذب اور یہودی

اور کافر جبکہ ظن غالب ہو صدق اوسکی کا تو بہا دینا اوس پانی کا اب یعنی اولی ہی اور اگر تیمم کری پہلی

بہا دینی پانی کی تو نہین جائز ہوگا تیمم اوسکا بخلاف خبر فاسق کی اس لیی کہ اسمین صلاح فی الجملہ ہو اسکی بر

بخلاف کافر کی کہ وہ بالکل صلاح نہین رکہتا اور اگر خبر دیوی ایک عدل ساتہہ طہارت پانی کی اور ایک عدل

ساتہہ نجاست اوسکی کی تو حکم کیا جاوی گا ساتہہ طہارت اوسکی کی بخلاف ذبیحہ کی اور اعتبار کیا جاویگا

غلبی کا بیچ باسنون پاک اور نجس اور جانور ذبح کیی ہوؤن اور مردار کی یعنی اگر معلوم ہو کہ ان باسنون مین باسن

پاک بہی ہین اور نجس بہی یا ان جانورون مین ذبح کیی ہوی بہی ہین اور مردار بہی تو اعتبار اکثر کا ہوگا یعنی

اگر پاک باسن یا جانور ذبح کیی ہوی زیادہ ہون مثلا سو باسنون مین ساٹہہ پاک ہین اور چالیس نجس یا سو جانورون مین

ساٹہہ ذبح کیی ہوی ہین اور چالیس مردار تو تحری کری یعنی سوچ کر پاک کو جدا کر لی اور اگر ناپاک یا مردار زیادہ

ہون یا برابر ہون تو نہ تحری کری مگر پیاسا ہو تو اس صورت مین بہی تحری کری اور پی لی اور کپڑون مین مطلق

تحری کری یعنی خواہ پاک زیادہ ہون خواہ نجس زیادہ ہون تحری کر کر پاک جدا کر لی مسئلہ کپڑا جبکہ ایسا نجس ہو

کہ اوس سی نماز پڑہنی نہ درست ہو تو نہین جائز پہننا اوسکا غیر حالت نماز مین بہی مگر جبکہ نہ پاوی سوا اوسکی

اور کپڑا تو پہننا اوسکا جائز ہی یہہ مسئلہ نصاب الاحتساب کی باب الاحتساب فی الثیاب مین ہی اور در مختار

کی باب شروط الصلوۃ مین لکہا ہی کہ جائز ہی پہننا نجس کپڑیکا غیر نماز مین مسئلہ اگر کوئی دعوت کیا جاوی اور

پاوی وہان کوئی کہیل یا غنا یعنی راگ اور اوسکو پہلی سی معلوم نہ تہا ہو پس اوسکا تو بیٹہہ جاوی اور کہاوی اگر کہیل

وغیرہ اوس مکان مین ہو اور اگر دستر خوان پر ہو تو نہین لائق ہی بیٹہنا بلکہ نکل آوی اعراض کر کر بموجب

قول اللہ تعالی کی فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین پہر اگر مکان مین تہا لہو وغیرہ اور پہر بہان بیٹہہ جاوی [illegible]

و اذا قدر علی منع کرنی پہ منع کری اور اگر نہ قادر ہو صبر کری اگر نہ ہو مقتدا اور اگر مقتدا ہو اور نہ قادر منع کی اوپر بہی نہین

نکل آوی اور نہ بیٹہی اس لیی کہ اسمین عیب لگتا ہی دین کو اور اگر مہمان کو پہلی سی معلوم ہو کہ وہان کہیل وغیرہ ہی تو نہ جاوی [illegible]

برابر ہی کہ ہو مقتدا یا غیر مقتدا اس لیی کہ حق دعوت کا لازم ہوتا ہی بعد حاضر ہونی کی نہ پہلی اوسکی اور اس سی معلوم ہوا کہ جتنی آلات

لہو کی ہین یعنی باجی وغیرہ حرام ہین [illegible] آلات لہو والون بغیر اذن انکی کی وہ منع کر دی منکر [illegible]

کہ آواز باجی کی اور راگ کی [illegible] جیسی کہ اگاتا ہی پانی گہانس کو اور بزازیہ مین لکہا ہی کہ سننا

باجون کی آواز کا حرام ہی بسبب فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ سننا باجون کا معصیت ہی اور بیٹہنا اوسپر فسق ہی

اور لذت حاصل کرنا ساتہہ اوسکی کفر ہی یعنی کفران نعمت ہی اس لیی کہ اللہ تعالی نی اعضا دیئی ہین عبادت کی لیی پس

[illegible] صرف کرنا انکو کفران نعمت ہی [illegible] شکر پس واجب ہی کہ پرہیز کری [illegible] دوسری باب بیچ بیان

لباس کی [illegible] مسئلہ ایک لباس تو فرض ہی [illegible] مقدار ہی کہ ستر [illegible] جاوی اور دفع کری سردی

اور گرمی کو اور اولی یہہ ہی کہ ہو [illegible] کا یا کتان کا اوسط کی درجہ مین نہ بہت اچہا

[illegible]

اور نہ بہت بڑا اور ایک لباس مستحب ہی وہ یہہ ہی کہ زائد جو لباس مذکور سی اور پہنی سے نیت زینت اور اظہار نعمت الٰہی کے
اور ایک لباس مباح ہی وہ یہہ ہی کہ پہنی کپڑا اچھا واسطی زینت کی اور ایک مکروہ ہی اور وہ یہہ ہی کہ پہنی واسطی تکبر کے
اور مستحب ہے کہ جو لباس سفید یا سیاہ اور سنت ہی لٹکانا دستار کی سر کا درمیان دونو مونڈھوں کی بقدر ایک
بالشت کی اور بعضوں نی کہا بقدر ایک ہاتھ کی اور بعضوں نی کہا بیٹھنی کی جگہہ تک اور جب ارادہ کری ازسر نو
دستار باندھنی کا تو کھولی اوسکو جیسی باندھا تہا یعنی ایک ایک پیچ **مسئلہ** حرام ہی پہننا مرد کو حریر یعنی ریشمی کپڑیکا
اگرچہ حائل ہو اوسمیں اور اوسکی بدن میں اور کوئی کپڑا اور لڑائی میں بہی مرد کو ریشمی کپڑیکا پہننا حرام ہی امام اعظم رح
کی نزدیک اور صاحبین کی نزدیک درست ہی اور ریشمی کپڑا پہننا عورتوں کو نہیں حرام مرد کو حرام ہی مگر بقدر چار
انگشت کی مانند سنجاف کپڑی کی جائز ہی اور ظاہر مذہب سے صحیح کرنا متفرق کا ہی اگرچہ عمامہ میں ہو اور بعضوں نے
کہا کہ اگر عمامہ میں دو جگہہ یا زیادہ علم ہوں تو جمع کی جاوینگی اور اسیطرح حلال ہی شہری مازیکلی بقدر چار
**مسئلہ** نہیں مضایقہ اوس کپڑیکا کہ تانا اوسکا ریشم کا ہو اور بانا غیر ریشم کا ہو اور اگر تانا غیر ریشم کا ہو اور بانا
ریشم کا تو نہیں درست مگر لڑائی میں درست ہی بشرطیکہ صفت ہو کہ بسبب اوسکی دشمن سی بچ سکی اور اگر باریک ہو
تو حرام ہی بالاجماع **مسئلہ** مکروہ ہی ازار بند ریشم کا ڈالنا ازار میں اور اسیطرح مکروہ ہی ٹوپی حریر کی اگرچہ ہو نیچی
عمامہ کی اور یہ مکروہ ہی تھیلی یا تلوار ریشمی لٹکانا اور اختلاف کیا ہی علما نی بیچ پٹی ریشمی زخم کی **مسئلہ** اوپر ہی
لیی مانند ہو دستار دراز کا اور پہننا کپڑوں فراخ کا اور نہیں مضایقہ ساتہہ باندھنی سیاہ ریشمی کپڑی کی آنکھوں پہ
بسبب عذر کی جیسی رمد وغیرہ کی **مسئلہ** نہیں مضایقہ ساتہہ لگانی گھنڈیون اور حلقی جیسی دستہ ریشمی یا شہری
یا فرنگلی کی **مسئلہ** حلال ہی ریشمی کپڑی کا تکیہ لگانا اور بچہانا اوسکا اور سونا اوسپر تو کہا صاحبین اور امام
اور مالک نی کہ یہہ حرام ہی اور یہی صحیح ہی جیسی کہ مواہب الرحمن میں ہی اور بیٹھنا چاندی کی پر حرام ہی بالاجماع **مسئلہ**
اگر بانا میں ریشم اور غیر ریشم ملا ہو تو ظاہر یہہ ہی کہ اعتبار غالب کا ہی اور اگر برابر ہوں بیچ اوس کی تو ریشم ہی کا حکم
تو نہیں مضایقہ اوس کا **مسئلہ** مکروہ ہی پہننا کسمی اور زعفران اور کسمبہ اور زرد رنگ کا مردوں کو نہ عورتوں کو اور
نہیں مضایقہ عورتوں کی پہننی کا **مسئلہ** نہیں جائز مردوں کو زیور پہننا سونی اور چاندیکا مگر انگشتری مہر کے
اور منطقہ اور زیور تلوار کا یعنی قبضہ وغیرہ چاندی کی جائز ہیں اگر نہ ارادہ کری تزئین کا اور مجتبی میں لکہا کہ
کہ نہیں حلال استعمال کمربند کا کہ وسط اوس کا حریر کا ہو اور بعضوں نی کہا کہ حلال ہی جسکہ نہیں عرض اوس کا چار انگشت کو
اور انسیں یہہ بہی ہی کہ نہیں مکروہ کمربند میں حلقہ لوہی اور تانبی اور ہڈیکا **مسئلہ** نہیں مہر مگر چاندی کی پس حرام ہی
غیر چاندی کی چاہی سونی کی ہو خواہ لوہی کی خواہ پیتل کی خواہ پتھر کی خواہ ہڈی کی خواہ شیشی کی خواہ اور چیز کی پس
جسوقت ہوئی کراہت ان چیزوں کی مہر پہننی کی تو ثابت ہوئی کراہت انکی مہر بیچنی کی اور بنانی کی اسلیی کہا ہی
اعانت ہی اس چیز پر کہ نہیں جائز اور جو چیز کہ باعث ہو امر ناجائز کی وہ بہی نہیں جائز اور اعتبار اسمیں چاندی کی حلقی کا ہی
نہ نگینی کا پس جائز ہی نگینہ پتھر اور عقیق اور یاقوت وغیرہ کا اور حلال ہی بیچ لگانی سونی کی بیچ سوراخ نگینی کی اور

[illegible]

[illegible]

اور مہر چاہیے پہنی کہ نگینہ ہتیلی کیطرف رہی اور نقل کیا سید نووی سی کہ اجماع ہی علما کا اسپر کہ مہر پہننی دونو ہاتہونمین
جائز ہی لیکن اختلاف افضلیت میں ہی کہ بعضون کی نزدیک داہنین ہاتہہ مین پہننی افضل ہی اور بعضون کی نزدیک بائین ہاتہہ مین
اور کہدوا وی اوسپر نام اپنا یا نام اللہ تعالی کا نہ تصویر جانور کی اور آدمی کی اور نہ محمد رسول اللہ اور نہ زیادہ ہو
ایک مثقال سی یعنی ساڑہی چار ماشی سی اور افضل ہی نہ پہننا مہر کا سوای سلطان اور قاضی اور اوس شخص کی کہ
اوسکو کام پڑتا ہی مہر سی مانند متولی وغیرہ کی **مسئلہ** نہ باندہی دانت سونی کی تار سی بلکہ چاندی کی تار سی باندہی اور
ناک دونون چیزون کی بنانی جائز ہی **مسئلہ** مکروہ ہی لڑکی کو سونا یا ریشمی کپڑا پہنانا یا شراب پلانی اس لیی کہ جو چیز پہننی اور
کہانی پینی کی حرام ہی وہ پہنانی اور کہلانی اور پلانی بہی حرام ہی **مسئلہ** نہین مکروہ ہی رومال رکہنا اعضا کی وضو کی
پونچہنی کی لیی یا پسینا پونچہنی کی لیی اگر ہو واسطی حاجت کی اور اگر ہو واسطی تکبر کی تو مکروہ ہی **مسئلہ** نہین مکروہ ڈورا
باندہ لینا اونگلی پر یا انگوٹہی پر واسطی یاد دلانی کسی چیز کی اور حاصل یہہ کہ جو چیز کری واسطی تکبر کی تو مکروہ ہی اور جو چیز
کری بنابر حاجت کی تو وہ نہین مکروہ **مسئلہ** مجتبی مین لکہا ہی کہ تعویذ مکروہ وہ ہی کہ ہو بغیر عبارت عربی کی کذا فی الدر
اور مواہب لدنیہ مین لکہا ہی کہ اجماع ہی علما کا اوپر جائز ہونی رقیہ یعنی تعویذ کی وقت جمع ہونی تین شرطون کی ایک تو یہہ
کہ ہو ساتہہ کلام الہی اور اسما وصفات اوسکی کی اور دوسری یہہ کہ ہو ساتہہ زبان عربی کی اور تیسری یہہ کہ اعتقاد
یہہ ہو کہ تعویذ اثر نہین کرتا بذاتہا بلکہ ساتہہ تقدیر الہی کی انتہی **فصل** تیسری بیچ نظر کرنی اور مانند اوسکی کی **مسئلہ** دیکہی مرد
بدن مرد کا اور لڑکی کا کہ پہنچی حد شہوت کو اگرچہ امرد خوبصورت ہو سوای اوس چیز کی کہ نیچی ناف کی ہی گہٹنی کی نیچی تک
پس گہٹنا ستر ہی نہ ناف اور جائز ہی دیکہنا ستر اپنی بیوی اور لونڈی کا ایسی لونڈی کہ حلال ہی صحبت کرنی اوس سی ساتہہ
شہوت کی اور بغیر شہوت کی اور اولی نہ دیکہنا اوس کا ہی اس لیی کہ باعث ہوتا ہی نسیان کا اور لونڈی مین جو یہہ قید لگائی کہ حلال
ہی صحبت کرنی اوس سی اس سی نکل گئی لونڈی مجوسیہ اور مکاتبہ اور مشترکہ اور منکوحہ غیر کی اور وہ نہ حرام ہو بسبب علاقہ
دودہ کی یا مصاہرت کی پس حکم اونکا مانند اجنبی لونڈی کی ہی اور دیکہی اپنی محرمہ کا سر اور منہہ اور سینہ اور پنڈلی اور
بازو اگر امن مین ہو اپنی شہوت سی اور اوسکی شہوت سی والا نہ دیکہی اور نہ دیکہی طرف پیٹ اور پیٹہہ ان محرمہ کی اگرچہ امن شہوت
سی ہی اور نہین مضایقہ اس کا کہ خلوت کری اور سفر کری ساتہہ محرمہ کی پس اگر احتیاج پڑی اسکی سوار کرنی کی اور
اوتارنی کی تو نہین مضایقہ اسکا کہ چہوئی اوسکو کپڑی پر سی اور پکڑی پیٹ اور پیٹہہ اوسکی نہ اوس جگہ کو کہ نیچی ہی ان دونو کی
بشرطیکہ امن ہو شہوت سی پس اگر خوف ہو اپنی شہوت کا یا اوسکی شہوت کا ازراہ یقین کی یا ظن کی یا شک کی تو چاہیی کہ
پرہیز کری پہر اگر سوار ہو سکی وہ آپسی تو باز رہی مرد اس سی بالکل اور اگر نہ سوار ہو سکی عورت تو تکلف کری مرد
ساتہہ کپڑون کی تاکہ نہ پہنچی مرد کو حرارت عورت کی بدن کی اور اگر پیدا ہوی کپڑا تو دفع کری شہوت اپنی بقدر امکان
کی اور حکم غیر کی لونڈی کا اگرچہ مدبرہ ہو یا ام ولد ہو مانند محرمہ کی ہی اور مرد اور عورت محرمہ اور لونڈی مذکورہ کی
جن اعضای مذکورہ کا دیکہنا درست ہی چہونا بہی اونکا درست ہی اگر امن مین ہو شہوت سی آپسہی اور وہ بہی اس لیی
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ دیتی تہی حضرت فاطمہ رض کی سر کو اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی

وسلے اپنے ان کی پاؤں کا بوسہ گویا کہ بوسہ لیا جنت کی چوکھٹ کا اور اگر امن نہو شہوت سے یا شک ہو شہوت کا
تو نہیں حلال اوسکو نظر کرنا اور چھونا اونکا اور دیکھنا عورت حرہ کا بہ نسبت مرد اجنبی کی سارا بدن ہے مگر منہ
اور دونوں ہاتھ اور دونوں قدم بموجب ایک روایت کی پس دیکھنا ان عضوں کا جائز ہے اگر امن ہو شہوت سے اور اگر خوف
شہوت کا یا شک ہو تو نہیں جائز مگر گواہ کو وقت ادای شہادت کی اور حاکم کو وقت حکم کی اور نکاح کی ارادہ
کرنے والے کو اور اوسکو کہ ارادہ خریدن کا رکھتا ہو اور طبیب کو کہ بیان مفصل اسکا آگی آویگا دیکھنا ان اعضا کا
جائز ہے اگرچہ امن نہو شہوت سے اور نہیں جائز ہے چھونا انکا اگرچہ امن ہو شہوت سے اگر یہ عورت جوان
ہو اور اگر بڑھیا ہو کہ خواہش والے نہیں آتی یا مرد بڈھا ہے کہ امن رکھتا ہو اپنی پر اور اوسکی نفس پر شہوت سے
تو جائز ہے چھونا ان اعضا کا اور جبکہ جائز ہوا چھونا اور دیکھنا بڑھیا کا جائز ہوا سفر کرنا ساتھ اوسکی اور
خلوت کرے جبکہ امن ہو اپنی اوپر اور اوسپر اور نہیں تو نہیں اور اشباہ میں لکھا ہے کہ خلوت کرنی ساتھ اجنبیہ کے
حرام ہے مگر واسطی ملازمت مدیونہ کی کہ بھاگ کر چلی جاوے کہ قنیہ میں یا نو بڑھیا بدشکل یا نو پردے کی مسئلہ
خلوت ساتھ محرم کی مباح ہے مگر ساتھ [illegible] شریک بہن کی اور ساس جوان کی مباح نہیں مسئلہ [illegible]
لکھا ہے کہ نہ سلام کرے اجنبیہ سے مگر بڑھیا چھینکے یا سلام کرے تو جواب دیوے اوسکی چھینک کا اور سلام کا
اور اگر جوان ہو تو نہ جواب دے مسئلہ اگر ارادہ کرے ایک شخص کی خریدنے کا تو جائز ہے چھونا اوسکی
ان اعضا کا کہ حلال ہے دیکھنا اونکا اگرچہ خوف ہو شہوت کا مسئلہ جائز ہے دیکھنا اور چھونا ایسے چھوٹی
لڑکی کا کہ خواہش نہ ہو اوسکی ہو اور مسئلہ جائز ہے طبیب کو دیکھنا طرف جگہ مرض عورت کی واسطی ضرورت کے
اور لائق ہے طبیب کو کہ سکھا دے ایک عورت کو علاج کرنا عورت کا اس لیے کہ نظر جنس کی طرف جنس کے خفیف تر ہے
پس اگر نہ سکی تو چھپا دے تمام اعضا اوسکے سوائے موضع مرض کی پھر دیکھے بقدر ضرورت کی اور جلدی سے پھیرے
اس لیے کہ دیکھنا بقدر ضرورت کی جائز ہے بلا ضرورت اور ایسا ہی حکم دایہ اور ختنہ کرنے والی کا ہے اور اسی طرح
جائز ہے مرد کو نظر کرنی طرف موضع حقنہ مرد کی وقت حقنہ کرنے کی مسئلہ غلام عورت کا مانند اجنبی کی ہے
اوسکی حق میں پس دیکھے منہ اور ہاتھ اپنی مالک کا فقط [illegible] اور اوسکی پاس بغیر اذن کی نہ جاوے اور
نہ سفر کرے ساتھ مالکہ کی اکیلا اور نزدیک امام مالک اور شافعی کی غلام مانند محرم کی ہے مسئلہ ستر عورت کافرہ کا بہ نسبت
مسلمان عورت کی مانند ستر مرد کی ہے بہ نسبت مرد کی یعنی مسلمان عورت کو بھی عورت کا بدن بیچ ناف سے گھٹنے تک کا
دیکھنا درست نہیں اور عورت کافرہ مانند مرد اجنبی کی ہے صحیح تر روایت میں پس نہ دیکھے طرف بدن مسلمہ کی [illegible]
اور عالمگیری میں لکھا ہے کہ نہیں لائق عورت صالحہ کو یہ کہ دیکھے اوسکو عورت فاجرہ اس لیے کہ وہ
بیان کریگی اوسکا آگے مردوں کے پس نہ اوتارے چادر اپنی آگے اسکے اور اسی طرح دیکھے عورت مرد کو مانند دیکھنے
مرد کی مرد کو اگر امن ہو [illegible] شہوت کا یا شک رکھتی ہو تو بالکل نہ دیکھے [illegible]
دیکھنا مانند مرد کی مسئلہ بال [illegible] عورت کی ستر میں ہیں بموجب روایت صحیح ترکی مسئلہ جو عضو کہ نہیں جائز ہے دیکھنا اوس

[illegible]

پہلی سے جدا ہونی کی بعد بھی نہین جائز ہی بعد جدا ہونی کی بھی اگرچہ بعد موت کی ہو مانند موی زیر ناف کی اور عورت کے
سر کی بالون کی اور ہڈی پنڈلی عورت آزاد مردہ کی اور پنڈلی اوسکی کی اور کترن ناخون پاؤن اوسکی کی ہاتھہ
اوسکی کی مسئلہ نظر کرنی طرف چہرہ عورت اجنبیہ کی ساتھہ شہوت کی حرام ہی مسئلہ بالون مین بال آدمی کی لگانی
یعنی دراز کرنی کی لیی حرام ہین اپنی بال ہوین یا غیر کی مسئلہ خصی اور جس کا عضو کٹا ہوا اور مخنث نظر کرنی مین طرف
عورت اجنبیہ کی مانند مرد صحیح الاعضا کی ہین مسئلہ جائز ہی عزل کرنا اپنی لونڈی سی بغیر اذن اوس کی کی اور
بیوی سی ساتھہ اذن اوس کی کی اگر وہ آزاد ہو اور اگر کسی کی لونڈی ہو تو اوسکی مالک کی اذن سی

**فصل چوتھی**

بیچ بیان کسب کی **مسئلہ** افضل کسب جہاد ہی پھر تجارت پھر زراعت پھر حرفہ اور کسب کے کئی قسمین ہین فرض اور مستحب
اور مباح اور حرام کسب فرض تو بقدر ہی کہ کفایت کری اوس کی نفس کو اور عیال اوسکی کو اور ادای
دین کو اور مستحب وہ ہی کہ زیادہ ہو اوس سی تاکہ خبرگیری کری مسکینون کی اور اقربا کی اور مباح وہ ہی کہ زیادہ کری
واسطی تجمل کی اور حرام وہ ہی کہ کسب کر کر مال جمع کری واسطی تفاخر اور تکبر کی اگرچہ ہو وجہ حلال سی
**مسئلہ** خرچ کری مال اپنی نفس پر اور اپنی عیال پر بغیر اسراف و تنگی کی **مسئلہ** جو شخص قادر ہو کسب پر
لازم ہی اوس کو کسب کرنا اور اگر عاجز ہو کسب سی تو لازم ہی اوس کو سوال کرنا پس اس صورت مین
اگر ترک کری سوال کو یہان تک کہ مرجاوی گنہگار مریگا اور اگر عاجز ہو کسب سی تو فرض ہی اوس شخص پر
کہ جانی حال اوسکا یعنی کھلاوی اوسکو یا سفارش کری اوسکی اوس شخص سی کہ کھلاوی اوسکو **مسئلہ**
نہین جائز قبول کرنا تحفی کا امرای ظالمین سی مگر جبکہ جانی یہہ کہ اکثر مال اوسکا وجہ حلال سی ہی تو قبول کری

**فصل پانچوین**

بیچ بیان استبرا وغیرہ کی **مسئلہ** جو کوئی مالک ہو لونڈی کا ساتھہ خرید لینی کے
یا ارث وغیرہ کی اگرچہ وہ لونڈی باکرہ ہو یا خریدی جاوی غلام سی یا عورت سی یا اوس سی کہ حرام ہی اوسکو
صحبت کرنی اوس سی مثلاً اسکی دو شریک بہائی سی خریدی جاوی یا محرم سی تو حرام ہی اوسکو صحبت کرنی اوس سی اور
وہ چیزین کہ باعث صحبت کے ہین مانند مساس وغیرہ کی یہان تک کہ استبرا کری اوس سی ساتھہ ایک حیض کے
بیچ اوس عورت کی کہ حیض آتا ہو اوسکو اور ساتھہ ایک مہینی کی بیچ غیر حیض والی کی کہ وہ چھوٹی لڑکی ہی اور
یائسہ اور منقطعۃ الحیض اور اگر حیض آجاوی مہینی مین تو باطل ہو گا استبرا ساتھہ ایام کی اور اگر مرتفع ہو جاوی
حیض اوسکا بسبب اوسکی کہ ہو جاوی طہر اوسکا دراز اور ہووی وہ حیض والی تو استبرا کری اوس کی ساتھہ دو مہینی
اور پانچ دن کی نزدیک محمد کی اور فتوی اسی پر دیا گیا ہی اور اگر لونڈی مستحاضہ ہو تو نہ صحبت کری اوس سی مہینی کی دس دن
اول مین اور اگر حاملہ ہو تو استبرا کری اوس سی ساتھہ جننی کی اور باقی مسائل استبرا کی بیان نہین کیی اس لیی کہ شرعی لونڈی
کہ حاجت استبرا کی جسکی لیی پڑی عدیم الوجود ہی **مسئلہ** مکروہ تحریمی ہی چومنا ہاتھہ یا منہہ یا اور عضو کسی کا اور اسی طرح مکروہ ہی عورتون کو
بوسہ لینا عورت کا وقت ملاقات کی یا رخصت کے کذا فی القنیہ اور خانیہ مین بھی ہی کہ مکروہ جب ہی کہ ہو ساتھہ شہوت کی
اور اگر ہو بطریق تبرک یعنی نیکی کی تو جائز ہی سب کی نزدیک اور کتاب الاختیار مین ہی بعضی علما سی کہ نہین

مصافحہ ہی چومنی کا جبکہ قصد کری [illegible] اور دامن میں بو شہوت سی مانند بوسہ لینی منہ کا اور رخسار و عقیدہ کی اور ما سوا اسکی
**مسئلہ** مکروہ ہی معانقہ کرنا ایک تہ بند میں اور اگر ہو معانقہ قمیص پر یا جبّی پر تو جائز ہے بلا کراہت بالاتفاق
اور صحیح کہا ہی اسکو ہدایہ میں اور متون میں بہی ایسا ہی ہی **مسئلہ** جائز ہی مصافحہ اس لیی کہ وہ سنت قدیمہ متواترہ ہی بموجب
فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جو کوئی مصافحہ کری اپنی بہائی مسلمان سی اور ہلاوی ہاتہہ اوسکا جہڑ جاتی ہین گناہ اوسکی
اور سنت مصافحہ میں یہہ ہی کہ دونو ہاتہونسی کری **مسئلہ** نہین جائز ہی ایسین دو شخصونکو ساتہہ لیٹنا اگرچہ ہو ہر ایک اوپر کی
ایک جانب میں بچہونی کی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بدن لگاوی مرد مرد سی ایک کپڑی میں اور نہ بدن لگاوی
عورت عورت سی ایک کپڑی میں **مسئلہ** جب پہنچی لڑکا یا لڑکی دس برس کی عمر کو تو واجب ہی جدا سلانا اوسکو اوسکی بہائی سی اور
بہن اور ماں اور باپ سی بموجب فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی کرو درمیان اونکی خوابگاہونمین اوس حال میں
کہ وہ دس برس کی ہون **مسئلہ** لڑکا جب پہنچی حد شہوت کو تو مانند مرد جوان کی ہی **مسئلہ** کہا گیا ہی بیچ ختنی کرنی بڑی عمر
والیکی کہ اگر ختنہ آپ کرسکی تو کرلی والا نہ کرواوی مگر یہہ کہ ممکن ہو تو نکاح کری یا خریدی لونڈی اور اوس سی ختنہ کروالے
**مسئلہ** کتاب درر میں ہی کہ نہیں مضایقہ ہی ساتہہ چومنی ہاتہہ مرد عالم کی اور پرہیزگار کی بطریق تبرک کی اور نقل کیا مصنف
نی جامع سی کہ نہین مضایقہ ساتہہ چومنی ہاتہہ حاکم دیندار اور بادشاہ عادل کی اور بعضون نی کہا یہہ سنت ہی کذا
فی المجتبی اور بزازیہ میں ہی کہ چومنا عالم کی سر کا اچہا ہی انتہی اور نہین رخصت ہی بیچ چومنی ہاتہہ غیر عالم و عادل کی جو
اور محیط میں ہی کہ اگر اسکی اسلام کی تعظیم اور اکرام کی لیی جائز ہی اور واسطی حاصل ہونی دنیا کی مکروہ ہی **مسئلہ** طلب کیا کسی نی ایک
عالم یا زاہد سی یہہ کہ پہیلاوی طرف اوسکی قدم اپنی اور چومنی ہی اوسکو قدم اپنی تو قبول کری اوسکی کہنی کو اور بعضونی
کہا کہ نہ اجازت دی اوسکی **مسئلہ** یہہ جو کرتی ہیں جاہل کہ چومتی ہیں ہاتہہ اپنا جسوقت کہ ملتی ہین کسی سی پس یہہ مکروہ ہی
اجازت ہی ایسین اور چومنا ہاتہہ یار اپنی کا وقت ملنی کی مکروہ ہی اجماعا اور اسیطرح جو جاہل زمین بوسی کرتی ہین آگی علما
وعلما کی پس یہہ حرام ہی اور کرنیوالا اور راضی ہونی والا ساتہہ اوسکی دونو گنہگار ہوتی ہین اسلیی کہ یہہ مشابہ ہوتا ہی بتپرستی
کی اور اگر کوئی کہی کہ آیا کافر ہوتا ہی زمین بوسی سی اگر ہو بطور عبادت و تعظیم کی یا نہیں ہوتا جواب یہہ دوی کہ ہاں
کافر ہوتا ہی اور اگر بطور تحیت کی ہو تو کافر نہیں ہوتا گنہگار مرتکب کبیرہ کا ہوتا ہی **مسئلہ** کتاب ملتقط میں ہی کہ تواضع واسطی
غیر اللہ کی حرام ہی **فائدہ** کہا گیا ہی بوسہ لینا پانچ طرح پر ہی بوسہ محبت کا واسطی لڑکی کی رخسار پر اور بوسہ رحمت کا
واسطی ماباپ کی سرپر اور بوسہ شفقت کا واسطی بہائی اپنی کی پیشانی پر اور بوسہ شہوت کا واسطی بیوی اپنی کی یا لونڈی
اپنی کی منہہ پر اور بوسہ تحیت کا مومنین کی لیی ہاتہہ پر اور زیادہ کیی بعضون نی دو بوسی امور دین میں بوسہ حجر اسود کا
اور بوسہ چوکہٹ کعبہ کا **مسئلہ** چومنا مصحف مجید کا بعضون نی کہا بدعت ہی لیکن روایت کیا گیا ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سی
کہ وہ لیتی تہی مصحف ہر صبح اور چومتی تہی اوسکو اور کہتی تہی کہ یہہ عہد ہی میری رب کا اور فرمان ہی میری رب عزوجل کا
اور حضرت عثمان رضی چومتی مصحف کو اور رکہتی اوسکو اپنی منہہ پر **مسئلہ** روٹی کی چومنی کو امام شافعی نی لکہا ہی کہ وہ
بدعت مباحہ ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ حسنہ ہی اور کہا علما نی کہ مکروہ ہی دوسرا بوسہ اور آیا ہی کہ نہ کاٹو روٹی کو

[illegible]

ہووی تو ساتھہ چھری کی اور اکرام کرد اوسکا اس لیی کہ اللہ نی بزرگی دی ہی اوسکو واللہ اعلم بالصواب

## فصل

بیچ بیان بیع وغیرہ کی مسئلہ نہین مضایقہ ہی ساتھہ بیچنی اور نفع اوٹھانی سرقین یعنی نجاست جانور کی اور امام شافعی کی نزدیک بیچنا اوسکا درست نہین اور مکروہ ہی بیچنا آدمی کی خالص نجاست کا اور صحیح ہی بیچنا اوسکا اس حالمین کہ اوسمین مٹی یا راکھہ ملی ہو اور ہو غالب اور اسی طرح جائز ہی انتفاع ساتھہ نجاست مذکورہ مخلوطہ کی نہ خالص کی صاحب ہدایہ نی اسی کو صحیح کیا ہی اور ملتقی مین بہی ایسا ہی ہی اور زیلعی وغیرہ نی کہا کہ خالص سی بہی نفع اوٹھانا درست ہی **مسئلہ** اگر کسی مسلمان کا کافر پر قرض آتا ہو اور وہ شراب بیچ کر ادا کری تو جائز ہی لی لینا اوسکا اور اگر مسلمان کا مسلمان پر آتا ہو اور وہ شراب بیچ کر ادا کری تو نہین جائز لینا اوسکا اس لیی کہ بیع اوسکی باطل ہی مگر جبکہ وکیل کر دی وہ کافر کو ساتھہ بیچنی اوسکی کی تو جائز ہی امام ابو حنیفہ کی نزدیک اور صاحبین کی نزدیک نہین جائز علی ہذا القیاس اگر مری مسلمان اور چھوڑ جاوی مول شراب کا کہ بیچا ہو اوسکو مسلمان نی تو نہین حلال واسطی وارثون اوسکی کی اور اسی طرح کوئی کسب حرام والا مرجاوی تو میراث اوسکی حرام مطلق ہی وارثون پر **مسئلہ** جائز ہی سونا چڑہانا مصحف مجید پر اس لیی کہ اسمین تعظیم اوسکی ہی جیسی کہ جائز ہی منقش کرنا مسجد کو ساتھہ پانی سونی کی اور جائز ہی تعشیر مصحف مجید کی یعنی ہر دس آیت پر لفظ تعشیر یا عشرہ کا لکھنا اور جائز ہی اعراب کرنا اسپر اس لیی کہ آسان ہوتا ہی اس سی پڑہنا خصوصاً عجمیونکو پس مستحسن ہی اور علی ہذا القیاس نہین مضایقہ ہی ساتھہ لکھنی نام سورتون کی اور شمار آیات کی اور علامات وقف کی اور مانند انکی کی پس یہہ سب بدعت حسنہ ہی اور نہین مضایقہ ہی ساتھہ رکھنی کاغذون احادیث کی اور مانند انکی کی مصحف مجید مین اور تفسیر مین اور فقہ مین آخر مکروہ ہی رکھنا اونکا بیچ کتابون نجوم و ادب کی **مسئلہ** مکروہ ہی تنزیہی ہی چھوٹا کرنا مصحف مجید کا اور لکھنا اوسکو ساتھہ قلم باریک کی **مسئلہ** جائز نہین لپیٹنا کسی چیز کو بیچ کاغذ فقہ کی اور مانند اسکی کی اور طب کی کتابون مین لپیٹنا جائز ہی **مسئلہ** جائز ہی داخل ہونا ذمی کا مسجد مین مطلقاً اور مکروہ رکھا اسکو امام مالک نی مطلقاً اور مکروہ رکھا ہی امام محمد اور شافعی اور احمد نی مسجد الحرام مین داخل ہونی کو **مسئلہ** جائز ہی عیادت کرنی ذمی کی اور بیچ عیادت کرنی مجوسی کی دو قول ہین یعنی بعضون نی کہا جائز اور بعضون نی کہا ناجائز اور جائز ہی عیادت کرنی فاسق کی بموجب روایت صحیح کی اس لیی کہ فاسق مسلمان ہی اور عیادت مسلمان کی حقوق سی ہی **مسئلہ** جائز ہی خصی کرنا چار پایونکا یہان تک کہ بلی کا بہی بشرطیکہ کچھ فائدہ ہو خصی کرنی مین والا حرام ہی اور خصی کرنا آدمی کا حرام ہی اور بعضون نی کہا گھوڑیکا خصی کرنا بہی حرام ہی اور مکروہ ہی خدمت لینی خصیونسی اس لیی کہ اسمین رغبت دلانی ہوتی ہی لوگون کو خصی کرنی پر اور وہ حرام ہی **مسئلہ** جائز ہی چھوڑنا گدہی کا گھوڑی پر **مسئلہ** جائز ہی حقنہ کرنا بیماری کی لیی ساتھہ پاک چیز کی نہ ساتھہ نجس کی اور اسیطرح نہین جائز ہی مردوا کرنی مگر ساتھہ پاک چیز کی اور بنا بہی نہین جائز رکھتا ہی علاج کرنی کو ساتھہ حرام چیز کی جبکہ خبر دی اوسکو طبیب مسلمان نی کہ اسمین شفا ہی اور نہ پاوی کوئی مباح چیز کہ قائم مقام ہو اوسکی کذا فی الدر اور فتاوی عالمگیری مین ہی کہ اگر ایک مریض کو طبیب کہی ساتھہ پینی شراب کی تو روایت کیا گیا ہی ایک جماعت علماء بلخ کی سی کہ وہ دیکھی اگر جانتا ہو یقینا کہ مین اچھا ہو جاونگا تو حلال ہی پی لینا اوسکا اور نقل کیا فقیہ عبد الملک نی اپنی استاد سی کہ نہین حلال ہی پینا اوسکا اور نہین جائز ہی کیونکہ اگر ساتھہ شراب کی کسی زخمی کی

[illegible]

پشت جانور کی اور نہیں جائز یہہ کہ پلاوے شراب کسی قومی کو یا لڑکی کو دوا کی لیے اور دوا بال لگانی والی پر ہی مسئلہ اگر لقمہ
حلق میں اٹک گیا ہو اور پانی پاتا نہیں اوسکی اوتارنی کی لیے تو جائز ہی اتارنا اوسکو ساتھہ شراب کی اور جائز ہی پینا شراب کا
دفع پیاس کی لیے اگر پانی نہ ملی مسئلہ جائز ہی رزق قاضی کا بیت المال میں سی اگر بیت المال حلال ہو کہ جمع کیا گیا ہو
ساتھہ حق کی ورنہ نہیں جائز اور رزق سی یہہ مراد ہی کہ اسقدر ہو کہ کفایت کری اوسکو اور اوسکی اہل کو بغیر تنگی کی
اگرچہ غنی ہو بحسب صحیح تر روایت کی اور جائز ہونا جب ہی کہ ہو بدون شرط کی اور اگر ہو ساتھہ اجرت کی تو حرام ہی
اسلیے کہ قضا ہی طاعت ہی پس نہیں جائز ہی اجرت لینی اوسپر مانند تمام طاعتوں کی کذا فی الدر والہدایة مسئلہ
مقرر کرنا لونڈیکو اور ام ولد کو اور مکاتبہ کو بغیر محرم کی ہمارے زمانہ میں نہیں جائز بسبب غلبے اہل فساد کی اور فتوی
اسپر دیا گیا ہی مسئلہ جائز ہی خریدنا اوس چیز کا کہ ضرور ہی چھوٹے لڑکے کی لیے اوسکی بھائیکو اور چچاکو اور ماکو
اور ملتقط کو ایسا ملتقط کہ اوسکی پرورش میں ہی لڑکا ورنہ نہیں جائز اور نہیں جائز ہی ملتقط کو یہہ کہ اجرت کو دے
یعنی لیکر رکھوا دے یا مزدوری کو لگوا دے کسی کی پاس لڑکے کو اور ماکو جائز ہی یہہ کہ اجرت کو دے اپنی بچی کو اگر ہو اوسکی
پرورش میں اور چچاکو نہیں جائز ہی یہہ اور اگر اجرت کو دے چھوٹا لڑکا اپنی نفس کو تو نہیں جائز مگر جسوقت کہ
فارغ ہو کام سی تو واجب ہو کا مسمی یعنی اگر اجرت کو دیا نفس اپنی کو اور جس کام کی لیے اجرت کو دیا تھا اوس سے
فارغ ہوا تو جو اجرت ٹھہرائی تھی وہ دینی آوے گی مسئلہ جائز ہی بیچنا شیرہ انگور کا اوسکی ہاتھہ کہ جانتا ہی یہہ
کہ وہ بناویگا اوسکی شراب بشرطیکہ مول لینی والا کافر ہو اور بیچنا اوسکی ہاتھہ بیچنا مکروہ ہی مسئلہ بیچنا امرد کا اغلامی کی ہاتھہ
اور بیچنا ہتیاروں کا اہل فتنہ کی ہاتھہ نہیں درست مسئلہ جائز ہی بیڑی ڈالنی غلام کی پاؤں میں واسطی بچنی کی اوسکی بھاگنی سی
اور بھاگنی سی اور مکروہ ہی طوق ڈالنا اوس غلام کی گلی میں کہ اندیشہ ہو اوسکی بھاگ جانی کا مسئلہ جائز ہی قبول کرنا
تحفہ غلام تاجر کا اور قبول کرنا اوسکی دعوت کا اور عاریت لینا جانور اوسکا اور اگر وہ بھیجی کپڑا یا نقدین یعنی سونا
چاندی تو قبول کرنا اوسکا مکروہ ہی مسئلہ مکروہ ہی قرض دینا بقال وغیرہ کو درہم یا گیہوں بایں شرط کہ لیا کروں گا
اون میں سی متفرق جب چاہونگا اور اگر نہ شرط کیا حالت عقد میں لیکن جانتا ہی کہ دیتا ہوں اسلیے تو بھی مکروہ ہی اسلیے
کہ یہہ قرض کہینچ لایا نفع کو اور وہ باقی رہنا مال اوسکا ہی اگر بطور امانت کی رکھی تو نہیں مکروہ اسلیے اگر وہ
ہلاک ہو جاوی تو تاوان نہیں دینا آتا اوسکا اور اسی طرح اگر قرض کری پہلی قرض دینی کی پہر قرض دی اوسکو تو نہیں مکروہ
بالاتفاق مسئلہ مکروہ تحریمی ہی کھیلنا ساتھہ نرد کی اور شطرنج کی بموجب فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
کہ جو کوئی کھیلی ساتھہ شطرنج کی یا نردشیر کی پس گویا کہ ڈبویا ہاتھہ اپنا لوہو میں سؤر کی کذا فی الہدایة اور جامع صغیر میں
حدیث نقل کی گئی ہی کہ ملعون ہی وہ شخص کہ کھیلی ساتھہ شطرنج کی اور دیکھنی والا طرف شطرنج کی مانند کھانیوالی گوشت
سؤر کی ہی اور مشغولی اوسکا نہیں حرام امام شافعی سی جائز ہونا شطرنج کا ساتھہ کتنی ایک شرطوں کے نقل کیا گیا ہی نصاب الاحتساب میں
امام غزالی سی نقل کیا ہی کہ کہا اونہوں نی کہ امام شافعی کی نزدیک بھی یہہ مکروہ ہی پس معلوم ہوا کہ قول جواز کا
امام شافعی رحمة اللہ کا پہر رجوع کی اونہوں نی اس سی اسی اور مکروہ ہی سب [illegible] مسئلہ نہ [illegible]

[illegible]

بالاستقلال کسی پر سوای نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی **مسئلہ** مکروہ ہی یہہ کہنا دعا مین بمعقد العز من عرشک اور بمقعد العز
من عرشک اور مکروہ ہی یہہ کہنا اسئلک بحق رسلک انبیائک اولیائک وبحق البیت اسلیے کہ حق خلق کا خالق پر
نہین ہی **مسئلہ** اگر کوئی اور کسی کو کہے کہ تو یہہ کام بحق اللہ کی یا اللہ کی قسم ہی تجکو تو نہین لازم ہوتا اوسپر کرنا
اوس کام کا لیکن اولی ہی کرنا اوسکا **مسئلہ** مکروہ ہی بلند آواز سی کرنا ذکر اور دعا کا **مسئلہ** مکروہ ہی احتکار آدمیون
اور چارپایون کی قوت کا اوس شہر مین کہ ضرر کری احتکار وہان کی رہنی والون کو پس اگر ضرر نکری تو نہین مکروہ اور مانند
اسی کی ہی تلقی جلب اور تلقی جلب اوسکو کہتی ہین کہ ایک قافلہ غلہ لایا ہنوز وہ شہر مین نہین پہنچی کہ شہر مین سی کوئی آکی اوس سی
جا ملا اور غلہ خرید لیا پس یہہ تلقی جلب بہی اگر شہر والونکو مضر ہو تو مکروہ ہی اور نہین تو نہین اور یہہ حکم اوسکا ہی کہ
شہر والی نی قافلی والون سی بہاؤ چہپایا ہو نہین اور اگر بہاؤ چہپایا تو دونو صورت تو مکروہ ہی یعنی خواہ ضرر کری شہر والونکو
یا نہ ضرر کری پہر مدت اگر کم ہو تو نہین ہوتا احتکار واسطی ہونی ضرر کی اور اگر دراز ہی مدت تو ہوتا ہی احتکار مکروہ واسطی
ثابت ہونی ضرر کی پہر بعضونے تو کہا کہ مدت دراز اندازہ کی گئی ہی ساتہہ چالیس دن کی بموجب فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کہ جو احتکار طعام کری چالیس رات تو بیزار ہوتا ہی اللہ سی اور اللہ تعالی بیزار ہوتا ہی اوس سی اور بعضونے اندازہ کیا ہی
مدت دراز کو ساتہہ ایک مہینی کی اور بعضون نی کہا کہ مدت مذکورہ واسطی عذاب دینی کی ہی دنیا مین یعنی حاکم کو سزا دینی جب
پہنچتی ہی کہ مدت دراز ہو اور نہین تو نہین اور گنہگار مدت قلیل مین بہی ہوتا ہی اور واجب ہی کہ حکم کری قاضی احتکار کرنیوالی کو
ساتہہ بیچنی اوس چیز کی کہ زائد ہو قوت اوسکی سی اور قوت اہل اوسکی سی پس اگر نہ بیچی بلکہ مخالفت کری حکم قاضی کی تو تعزیر دی اوسکو
قاضی جسطرح مناسب جانی اور بیچ ڈالی غلہ اوسکا اور سراج مین ہی کہ اگر خوف کری امام شہر والون کی ہلاک کا تو لی غلہ احتکار
کرنی والونسی اور بانٹ دی شہر والون پہر جب انکو فراخی ہو تو دیوین مثل اوسکی اور نہین ہوتا ہی احتکار ساتہہ بند رکہنی غلہ
زمین اپنی کی بلا خلاف اور نہ احتکار ہوتا ہی بیچ اوس غلہ کی کہ لاوی اوسکو اور شہر سی اور ابو یوسف کی نزدیک یہہ مکروہ ہی
اور امام محمد کی نزدیک اگر ایسی شہر سی لایا کہ وہانسی اسکی شہر مین غلہ لایا جاتا تہا عادۃً تو مکروہ ہی اور یہی مختار ہی **مسئلہ** نرخ
مقرر کری حاکم مگر جبکہ تعدی کرین غلہ والی قیمت مین تعدی فاحش تو نرخ مقرر کری حاکم ساتہہ مشورت دانشمندون کی اور کتاب اختیار مین لکہا ہی
کہ پہر جب بہاؤ مقرر کری حاکم اور خوف کری بیچنی والا مارنی حاکم کا درصورت کم بیچنی کی تو نہین حلال ہی وہ مول لینی والی کو
اور حیلہ اوسکا یہہ ہی کہ کہی بیچنی والی کہ کچہہ بیچ میری ہاتہہ جسقدر چاہی تو **مسئلہ** مکروہ ہی تہار کہنا کبوترونکا چہتری پر
یا بلند جگہہ اگر ضرر کری لوگون کو بسبب نظر کرنی کی یا چلانی کی یعنی اونچی کبوتر تہار کہنی والی لوگونکو ایذا دیتی ہی بسبب اسکی کہ اوسکی نظر پڑتی ہی
چہت پر جاتا ہی تو نظر پڑتی ہی لوگون کی زنانی پر یا بسبب اسکی کہ چلاتا ہی تالی بجاتی ہی پس یہہ مکروہ ہی اگر اوڑاوی کبوتر چہت پر اسطرح کہ نظر پڑی
ستر مسلمانون کی اور توڑتی شیشی لوگون کی بسبب پتہر مارنی کی اون کبوترونکو تو تعزیر دیا جاوی اور اگر ڈالا اور یہہ منع کیا جاوی
پہر اگر نہ باز رہی وہ منع کرنی سی تو ذبح کر ڈالی اون کبوترون کو محتسب کذا فی الدر اور وہبانیہ مین لکہا ہی کہ واجب ہی تعزیر اور ذبح کرنا
اون کبوترونکا اور پالنا کبوترونکا دل بہلانی کی لیی مباح ہی **مسئلہ** ایک شخص نی خریدی چڑیان یا مانند انکی اور چہوڑ دیا اونکو
جائز ہی اگر کہا وقت چہوڑنی انکی کی یا مطلق کہ جو کوئی پکڑ لی انکو بس یہہ اوسکی ہین پس اس صورت مین

کوئی پکڑلی کا تو اونکے پکڑنے میں آجاوینگی اور چھوڑنیوالی کی ملک سی نکل جاوینگی اور جب تک کوئی پکڑیگا نہیں تب تک
چھوڑنیوالی کی ملک میں سی نہیں نکلتی کیونکہ اگر وہ پھر پکڑیگا پہلی کسی اور کی پکڑلی کی تو باقی رہینگی اسی کی ملک میں اور اگر جیسے
پکڑا اوس سی لینا نہیں پہنچتی گا اور دوسری جہہ ٹڑ دینی سی اسکی ملک سی نہیں نکلتیں اور بعضوں نی کہا نہیں جایز ہی چھوڑنا انکا
برابر ہی کہ کلام مذکور رکھکر چھوڑی یا یوں ہی چھوڑ دی اس لیے کہ ضایع کرنا مال کا ہی اگر کلام مذکور نہ کہا تو کہا ہی
ضایع ہونا مال کا بایں اگر کہا تو بہی اکثر تو نہیں ہوتا ہی کوئی اونکی پکڑنی پر پس فوت ہوتا ہی انتفاع اوسکا اور انتفاع غیر کا
ساتھہ اوسکی پس ضایع ہوتا ہی مال مسئلہ مختارات میں لکھا ہی کہ ایک شخص نے چھوڑ دیا اپنی جانور کو یہ کہکر کہ یہ اوسکی لیے ہی
کہ پکڑلیوی اسکا اور کسی نے پکڑ لیا اوسکو تو نہ لیوی اوسکو اوس سے کہ پکڑا اوسکو مسئلہ بلی جبکہ ایذا دیتی ہو تو نہ مارے اوسکو اور
نہ کان مروڑے اوسکا بلکہ ذبح کر ڈالی اوسکو ساتھہ چہری تیز کی مسئلہ مار ڈالنی چیونٹی کی میں کلام کیا ہی علما نی مختار یہہ
کہ جب ابتدا کری وہ ساتھہ ایذا کی تو نہیں مضایقہ مار ڈالنی اوسکی کا اور اگر نہ ابتدا کری تو مکروہ ہی اور اتفاق ہی علما کا
اسپر کہ مکروہ ہی ڈال دینا چیونٹی کا پانی میں یہہ دونوں مسئلی فتاوی عالمگیری کی کتاب الکراہیہ میں ہیں مسئلہ جایز ہی سوار ہونا
اور بوجہ لادنا بیل پر اور ہل چلانا گدہی سی بغیر مشقت اور مارنی کی اسواسطی کہ ظلم کرنا جانور پر اشد ہی ظلم کرنی سی ذمی کی
اور ظلم کرنا ذمی پر اشد ہی ظلم کرنی سی مسلمان پر مسئلہ نہیں مضایقہ ہی ساتھہ مسابقت کی تیر اندازی میں اور بیچ دوڑانے
گہوڑوں اور خچروں اور گدہوں کی اور اونٹوں کی اور پیادہ پا دوڑنی کی اس لیے کہ مسابقت ان چیزوں میں اسباب جہاد سے ہی
پس ہوگا مستحب پھر حلال ہی مال لینا ہمیں اگر شرط کیا جاوی مال ایک جانب سی اور حرام ہی اگر شرط کیا جاوی مال دونوں جانب سے
اس لیے کہ یہہ جوا ہی جو کہ مگر جبکہ ہو درمیان اون دونوں کی محلل یعنی تیسرا شخص حلال کرنیوالا ہو اس شرط کو اور اوسکا گہوڑا
ہم مثل ہو ان دونوں کی گہوڑی کی کہ احتمال اوسکی بڑہ جانی کا ہو اون دونوں پر والا نہیں جایز ہوگا پھر جب بڑہ جاوی
وہ تیسرا اون دونوں سی تو لیوی مال اون دونوں سی اور اگر وہ دونوں بڑہ جاویں اوس سی تو نہ دیوی وہ اون دونوں
کو اور ان دونوں میں سے جو آگی بڑہ جاوی لیوی وہ دوسری سی اور ایسا ہی حکم اون دو شخصوں کا ہی کہ اپنی اختلاف کریں ایک
مسئلے میں اور ارادہ کریں مال کا ایک عالم کی پاس پھر اگر مقرر کیا جاوی مال واسطی اوس شخص کی کہ صواب پر ہو تو درست ہی اور
اگر مقرر کیا جاوی مال ہر ایک کی لیے دوسری پر تو نہیں درست اور کشتی لڑنی ایسی میں بدعت نہیں مگر جبکہ لہو و لعب کی لیے ہو
تو مکروہ ہی اور مسابقت بغیر کچہ مال مقرر کرنی کی جایز ہی ہر چیز میں مسئلہ مستحب ہی کترنا ناخونوں کا دن جمعی کی مگر
جبکہ جمعے تک تاخیر فاحش ہو تو مکروہ ہی اس لیے کہ جسکے ہو لیں ناخون دراز ہوتا ہی رزق اوسکا تنگ اور حدیث میں
آیا ہی کہ جسنی کترے اپنی ناخون اپنی دن جمعی کی بچاتا ہی اوسکو اللہ تعالی بلاؤں سی دوسری جمعی تک اور تین دن زیادہ
اور منقول ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ جسنی کترے ناخون اپنی مخالف میں کہتی ہی آنکہہ اوسکی کبھی اور معنی
مخالف کی حضرت علی رض کی اس بیت میں مذکور ہیں شعر قلم اظفارکم بالسنة والادب * یمینها خوابس یسارها اوخسب
یعنی کترنا ناخون کا بسنت و مستحب یوں ہی کہ پہلی اپنی ہاتھہ کی یوں کتری اول چھنگلیا کا پھر بیچ کی اونگلی کا پھر انگوٹھی کا پھر
چھنگلیا کی پاس کی انگلی کا پھر شہادت کی اونگلی اور بائیں کی یوں کتری اول انگوٹھی کا پھر بیچ کی اونگلی کا پھر چھنگلیا کا پھر شہادت کی

شہادت کی انگلی کا پہر چہنگلیا کی پاس کی انگلی کا آور منقول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناخون کتروانی شروع کرتی تھی
داہنین ہاتھہ کی شہادت کی انگلی سی اور پہنچتی اس ہاتھہ کی چہنگلیا تک پہر بائین ہاتھہ کی چہنگلیا سی شروع کرکر اس
ہاتھہ کی انگوٹھی تک پہنچتی اور ختم کرتی اوپر انگوٹھی داہنین ہاتھہ کی آور ذکر کیا امام غزالی نی کہ نہین ثابت ہوئی ہی
عل بیچ ناخون کترنی پاؤن کی لیکن ہان اولی ہی کترنا انکا مانند خلال کرنی انگلیون پاؤن کی انتہی کتابون مین
مواہب لدنیہ مین ہی کہ کہا حافظ ابن حجر نی کہ ناخن لینی مستحب ہین جسطرح کہ احتیاج پڑی طرف اوسکی اور نہین ثابت ہوا
ہی کیفیت اسکی کی بیچہ اور بیچ تعین دن کی واسطی اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور اسمین چہہ شعر حضرت علی رض کی
ف جو نسبت کرتی ہین وہ باطل ہی یعنی وہ شعر اونسی صحت کو نہین پہنچا اور مستحب ہی کترنا ناخون اور مونڈنا زیرناف کی
لونکا اور ستہرا کرنا اپنی بدنکا ساتھہ نہانی کی ہر ہفتی مین ایکبار اور افضل ہی کرنا انکا دن جمعی کی اور جائز ہی پندرہ
ین اور مکروہ ہی ترک کرنا انکا زیادہ چالیس روز سی کذا فی الدر اور عالمگیریہ مین لکہا ہی کہ افضل یہہ ہی کہ کتری ناخون اپنی
ر لبین پست کری اور مونڈی بال زیرناف کی اور ستہرا کری اپنی بدنکو ساتھہ نہانی کی ہر ہفتی مین ایکبار پس یہہ تو افضل
ی اور پندرہ دن انکی لیی اوسط ہین اور چالیس دن ابعد اور نہین عذر ہی چالیس دن سی زیادہ مین اور مستحق وعید کا ہوتا ہی
ہی اور مونڈنا لبونکا بدعت ہی اور بعضون نی کہا سنت اور فتاوی عالمگیریہ مین لکہا ہی کہ اوکہیڑنا سفید بالونکا دیت کی
مکروہ ہی انتہی اور سنت یہہ ہی کہ داڑہی ایک مٹھی بہر ہو اور اگر عورت کاٹی بال سر اپنی کی تو گنہگار ہوتی ہی اور
نت کیجاتی ہی اور حرام ہی منڈانا داڑہی کا اور سر منڈانا ہر جمعی مین مستحب ہی اور بعضون نی کہا جائز ہی اور باقی
صیل انکی آگی ذکر ہوگی فروع مین **مسئلہ** ایک شخص نی سیکہا علم نماز کا یا مانند اسکی کا تاکہ سکہاوی لوگونکو اور ایک شخص نی
یکہا تاکہ عمل کری اس پر ان دونون سی پہلا شخص افضل ہی اس لیی کہ فیض اسکا متعدی ہی اور روایت کیا گیا ہی کہ مذاکرہ
م کا ایکساعت رات مین بہتر ہی شب بیداری سی **مسئلہ** جائز ہی آدمی کو نکلنا واسطی طلب کرنی علم شرعی کی بغیر اذن والدین
اگر داڑہی نکلی ہو اوسکی **مسئلہ** اگر ایک شخص روزہ نماز کرتا ہی اور لوگون کو ضرر پہنچاتا ہی ساتھہ ہاتھہ اور زبان اپنی
پس ذکر کرنا اوسکا ساتھہ عیب کی کہ اوسمین ہی نہین غیبت یہان تک کہ اگر خبر دیوی حاکم کو اوسکی تاکہ باز رکہی اوسکو
ین گناہ اوسپر اور کہا علما نی کہ اگر جانتا ہی یہہ کہ باپ اوسکا قادر ہی اوپر منع لانی اوسکی کی تو آگاہ کردی اوسکو ساتھہ
ب بیٹی اوسکی کی اگرچہ ساتھہ لکہنی بہیجنی کی ہو اور اگر باپ نہین قادر ہی منع کرنی پر تو نہ آگاہ کری تاکہ نہ عداوت پڑی
آپسمین اور اگر ذکر کری برائیان اپنی بہائی مسلمانکی بطریق فکر اور مشورہ کی تو نہین ہوتی ہی غیبت یہہ ہی کہ ذکر
کری عیب کو بارادہ برا کہنی کی اور اگر غیبت کری بستی والونکی تو نہین ہوتی ہی غیبت اس لیی کہ نہین ارادہ کرتا ہی کل کی بلکہ
بعض کی اور وہ مجہول ہین پس مباح ہی غیبت مجہول کی اور علی الاعلان گناہ کرنی والی کی اور بسبب عصیان ظاہر کی اور بسبب بدعت اعتقاد کی
اور بسبب فریاد اپنی کی اوس سی آدمی کی واسطی شکوہ کرنی ظلم اوسکی کی آگی حاکم کی اور جیسی کہ ہوتی ہی غیبت زبان سی صریحا ویسی ہی ہوتی ہی ساتھہ
فعل کی اور کنایہ کی اور لکہنی کی اور حرکت کی اور اشارہ کی آور چشمک زنی کی اور اشارات کی ساتھہ ہاتھہ کی اور جو چیز کہ سمجہا جاوی
اوس سی مقصود پس وہ داخل ہی غیبت مین اور وہ حرام ہی اور اسی قبیل سی ہی جو کہ کہا عائشہ رض کہ داخل ہوئی پاس ہمارے ایک عورت

پس حکم میں غیبت ہی کی اوسنی اشارہ کیا یعنی ساتھ ہاتھ اپنی کی انتہی اوسکی ٹھنگنی پن کا فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ غیبت کی تو نے
اوسکی اور اسی سل سی ہی نقل کرنی جیسا کہ لنگڑا کر چلی جیسی کہ وہ چلتا ہی پس یہہ غیبت ہی بلکہ بدتر ہی بات کی غیبت سی
اور اگر کہی جو لوگ کہ فلانی شہر کے آج یا جن لوگوں کو کہ دیکھا میں نے آج اون میں ایک شخص ایسا تھا تو یہہ غیبت نہ ہوئی کیونکہ نہیں سمجھی
مخاطب شخص معین کو اور جبکہ سمجھی مخاطب شخص معین کو تو غیبت ہی اور شرح شرعۃ میں ہی کہ غیبت یہہ ہی کہ ذکر کری بہائی کا پیٹہ پیچہی
اوسکی اسطرح کہ اگر وہ سنی تو ناگوار ہو اوسکو روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا
جانتی ہو تم کہ غیبت کیا ہی کہا صحابہ نے اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتا ہی فرمایا ذکر کرنا تیرا اپنی بہائی کو ساتھ اوس چیز کی
کہ مکروہ جانی وہ عرض کیا صحابہ نے کہ خبر دیجیے اسکی کہ اگر ہو میری بہائی میں وہ چیز کہ کہوں میں یعنی تو بہی غیبت ہی فرمایا اگر ہو
اوسمیں وہ چیز کہ کہتا ہی تو پس تحقیق غیبت کی تو نے اوسکی اور اگر نہیں ہی اوسمیں وہ چیز کہ کہتا ہی تو تحقیق بہتان کیا تو نے اوپر
انتہی اور اگر نہ پہنچی غیبت اوس شخص تک کہ جسکی غیبت کی ہی تو کفایت کرتا ہی غیبت کرنے والی کو نادم ہونا اور اگر غیبت
اوس تک پہنچ گئی تو شرط کیا گیا ہی حلال کرنا تمام اوس چیز کا کہ غیبت کی ہی اوسکی مسئلہ تعریف کرنی آدمی کی تین طرح ہی ایک یہہ
کہ تعریف کری اوسکی منہہ پر یہہ قسم تو وہ ہی کہ نہی کی گئی ہی اس سی اور دوسری یہہ ہی کہ تعریف کری اوسکی غائبانہ اگر
جانتا ہی کہ خبر اسکی اوسکو پہنچی گی یہہ بہی نہی کی گئی ہی اور تیسری یہہ کہ تعریف کری اوسکی غائبانہ بحالیکہ نہ پروا ہو کہ
پہنچیگی یا نہ پہنچیگی اور تعریف کری اوسکی ساتھ اوس چیز کی کہ اوسمیں ہی پس اس تعریف کا مضایقہ نہیں کذا فی العالمگیریہ مسئلہ
صلہ رحم واجب ہی اگرچہ ہو ساتھ سلام کی اور دعا کرنی کی اور تحفہ بہیجنی کی اور مدد کرنی کی اور دل جوئی کی اور کلام
ہونی کی اور لطف و احسان کرنی کی اور ملاقات کری اقربا سی کبہی کبہی تا کہ زیادہ ہو محبت یعنی ملاقات کری اور تحفہ بہیجی
یا جبکہ بہیجنی میں [illegible] اور دور کرنی حاجت اونکی اس لیے کہ دور کرنا اونکی حاجت کا قطع رحم سی ہی حدیث شریف میں آیا ہی کہ
اللہ تعالے فرماتا ہی اوس سی یعنی نہایت مہربانی رکہتا ہی اوسپر کہ جو ملاتا ہی اپنی ناتی داروں سی اور انقطاع کرتا ہی
اوسکی انقطاع کرتا ہی ناتے داروں سی اور روایت میں آیا ہی کہ سلوک کرنا ناتے داروں سی زیادہ کرتا ہی عمر کو مسئلہ سلام کری
مسلمان جو کوئی اگر اوسکو کچہہ حاجت ہو یا نہ ہو ورنہ مکروہ ہی جیسی کہ وہ ہی مسلمان کو مصافحہ کرنا اور یہی آیا ہی بخاری کی شرح
کہ عینی کی ہی لکہا ہی بیچ شرح حدیث تقرأ السلام علی من عرفت ومن لم تعرف کی کہ یہہ تعمیم مخصوص ہی ساتھ مسلمانوں کے
پس نہ سلام کری ابتدا کافر کو بسبب قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لا تبدؤا الیہود والنصاری بالسلام الخ اور اسیطرح
خاص کیا گیا ہی اس سی فاسق بسبب دلیل کی یعنی فاسق سی بہی پہلی نکری سلام ایک جسکی فسق میں شبہہ ہو اوس سی سلام علیک
کری یہاں تک کہ ثابت ہو فسق اوسکا انتہی اور اگر سلام کری یہود یا نصرانی یا مجوسی مسلمان پر تو نہیں مضایقہ ہی اوسکی
جواب دینی کا ولیکن جواب میں فقط وعلیکم کہی اور اگر سلام کری ذمی پر از راہ تعظیم کی تو کافر ہو جاتا ہی اس لیے کہ تعظیم کافر کی
کفر ہی اور اگر کہی مجوسی کو یا استاد از راہ تعظیم کی تو بہی کافر ہو جاتا ہی اور اگر کہی ذمی کو اطال اللہ بقاءک یعنی عمر تیری
دراز کری اللہ پس اگر کہنی سی اوسکی ارادہ ہو اوسکا ولیکن کہ اگر ہو اوسکی عمر دراز تو شاید یہہ مسلمان ہو جاوے یا ادا
کرتا رہے جزیہ حالت ذلت سی تو نہیں مضایقہ ہی اسکا یہہ دونوں مسئلی کتب اشباہ میں ہیں اور نہیں ہوا جب ہی جواب دینا

[illegible]

بھیک مانگنی والی کی سلام کا اس لیے کہ اوسکا سلام تہنیت نہیں ہوتا ہی واسطی تحیت یعنی دعا کی اور نہیں واجب ہی جواب دینا
اوسکی سلام کا کہ سلام کری وقت خطبی کی اور جواب دینی کسی کی کہنی پر تو واجب ہی یہہ کہا اون مانگنی گہر میں آنی کی لیے
پہر جب داخل ہو گہر میں تو سلام کری پہلی پہر کلام کری اور اگر میدان میں ملی کسی سی تو سلام کری
اول پہر کلام کری اور کہنی والی کی السلام علیک یا زید تو نہیں ساقط ہوتا ہی جواب سلام کا ساتھ جواب دینی غیر زید کی
اور اگر کہی یا فلان یا اشارہ کری طرف شخص معین کی تو ساقط ہوجاتا ہی جواب اگر اوسکو کوئی جواب دیوی اور شرط کیا گیا
صحیح جواب سلام کی اور چھینک کی سنانا اوسکا یعنی جواب سلام اور چھینک کا اسطرح دی کہ سلام کرنیوالا اور چھینکنی والا سنی
پس اگر بہرا ہو تو دیکہا دیوی اوسکو حرکت دونون ہونٹون اپنی کی اور ساقط ہوجاتا ہی جواب باقی لوگون سی ساتھ جواب دینی لڑکی عاقل کی
اور بعضون نی کہا کہ نہیں ساقط ہوتا اور ساقط ہوجاتا ہی جواب باقی لوگون سی ساتھ جواب دینی بڑہیا کی اور صحیح جواب دینی عورت جوان
اور مرد کی اور دیوانی کی دو قول ہین یعنی بعضون نی کہا ساقط ہوجاتا ہی اور بعضون نی کہا کہ نہین ساقط ہوتا اور ظاہر
عبارت تاجیہ سی معلوم ہوتا ہی کہ ترجیح ساقط ہونیکو ہی اور سلام کری ایک ساتھ لفظ جماعت کی یعنی السلام علیکم کہی
اور اسیطرح جواب دی یعنی علیکم السلام اس لیے کہ مومن بلا کسی جدا نہیں رہتا اور مستحب ہی کہ جواب سلام میں زیادہ کری یعنی اگر سلام کرنیوالا
السلام علیکم کہی تو جواب دینی والا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ کہی اور اگر سلام کرنیوالا ورحمۃ اللہ بہی کہی تو جواب دینی والا کہی
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور نہ زیادہ کری جواب دینی والا اوپر برکاتہ کی یعنی جواب میں علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہی
اور آگی نہ کہی اور جواب دینا سلام کا اور چھینک کا علی الفور ہی یعنی فی الفور جواب دینا واجب ہی تاخیر نہیں جائز اور جو خط میں
سلام علیک لکہی تو واجب ہی جواب لکہنا اوسکا مانند جواب دینی سلام کی اور اگر کہی میری طرف سی فلانی کو سلام کہدینا واجب ہی
اوسپر کہدینا سلام کا اور مکروہ ہی سلام کرنا فاسق پر اگر فسق علی الاعلان کرتا ہو اور اگر فسق علی الاعلان نہ کرتا ہو تو نہین مکروہ
اور مکروہ ہی سلام کرنا اوسپر عاجز ہو جواب دینی سی حقیقۃ مانند کہانی والی کی یا شرعا مانند نماز پڑہنی والی کی اور قرآن
پڑہنی والی کی اور اگر سلام کری اوپر تو نہین مستحق ہوتا جواب کا در مختار کی مصنف نی یہہ لکہکر لکہا ہی باب ما یفسد الصلوۃ میں
میں لکہہ چکا ہون کہ چہبیس جگہہ سلام کرنا مکروہ ہی چنانچہ یہہ عاجز لکہتی ہی الا ان مسائل کا انکا ترجمہ کر کر یہان لکہتا ہی
اور طوالع الانوار کہ شرح اوسکی ہی اوس میں اچہی طرح انکو واضح کیا ہی اوس شرح کا بہی ترجمہ کیا جاتا ہی اور
متن کی علامت یہہ ہی کہ اوسپر خط کہینچ دیا ہی اور شرح یون ہی لکہی ہی وہ یہہ ہین جو نماز پڑہ رہا ہو خواہ
فرض پڑہتا ہو خواہ نفل اگرچہ نماز جنازہ پڑہتا ہو یا سجدہ تلاوت کرتا ہو اور جو ذکر اللہ کا کر رہا ہو کسی طرح کا ذکر کرتا ہو
خواہ تسبیح خواہ تہلیل خواہ اور کچہہ سب شامل ہی خطیب اور محدث اور پڑہنی والی قرآن وغیرہ کو کہ جو آگی مذکور ہین اور پہر انکو علیحدہ ذکر
کیا کہ تا خوب واضح ہو جاوین اور پڑہنی والا قرآن کا دیکہہ کر پڑہتا ہو یا یاد اور حدیث بیان کرنیوالا اور
خطبہ پڑہنی والا کوئی خطبہ پڑہتا ہو اگرچہ خطبہ نکاح کا ہو اور مانند اسکی کی اور جو سنتا ہو انکو یعنی ذکر اور خطبہ اور
قرآن کو اگرچہ کوئی نماز میں پڑہتا ہو پکار کر یا دل میں پڑہتا ہو اور تکرار کرنیوالا فقہ کا یعنی جو مسائل فقہ کی یاد کر رہا ہو اور جو
مطالعہ کر رہا ہو فقہ کا اور بیٹہنی والا قضا کی لیے یعنی جس حالت مین کہ قاضی بیٹہا ہو لوگون کی قضیہ فیصلہ کری

اگر تو اوس وقت سلام علیک کرنا اوس سی مکروہ ہی یا نہ ہو وہ کہ بحث کرتے ہین بیچ فقہ کی یعنی آپس مین ذکر کرتی ہون فقہ
کا یا مطالعہ کرتی ہی ہون آپس مین یا بیٹہے رہی ہون علم سی مسائل چہوڑ دی انکو یعنی جو مشغول ہو انکو ساتہ سلام کی
کتاب روضہ مین لکہا ہی کہ جب داخل ہو دی تو ایک قوم پر اور وہ قوم یا کوئی اوسمین سی بیان کرتا ہو علم کو اور باقی سنا
کرتی ہون وعظ کو تو وہی اوسکی سلام علیک کرنا اور اگر کرے سلام تو گنہگار ہوتا ہی اور لازم آتا ہی اوسپر جواب دینا
انتہی اور یہ صحیح نہیں ہی کہ جواب دینا لازم نہیں آتا اور جو اذان دیتا ہو یا تکبیر کہتا ہو اور مدرس یعنی جو علم پڑہاتا ہو
اور عورتین جوان اجنبی اس سی معلوم ہوا کہ بڈہیوں پر اور ان عورتوں پر کہ اجنبی نہین ہین مانند بیبیوں اور محارم کی
سلام کرنا جائز ہی اور کہیلنے والی شطرنج کی اور جو کہ ساتہ بیٹہا ہو اون کی اخلاق کی یعنی جو مسخرا یا تحفہ یا مانند انکی کہیل
کہیلتی ہین اور تاتارخانیہ مین نقل کیا ہی کہ نہین مضایقہ ہی سلام علیک کرنا کہیلنی والی شطرنج کی نزدیک امام ابو حنیفہ کی اس لیے
کہ بسبب جواب سلام کی باز رہی گا اوس سی پس جسقدر باز رہا غنیمت ہی اور جو کہ اپنی بیوی یا لونڈی سی فائدہ
اوٹہاتا ہو یعنی صحبت کرتا ہو یا کرتا ہو وہ چیزین کہ باعث جماع ہین مانند مساس وغیرہ کی اور کافر یعنی اوسپر بہی
سلام نکری اس لیے کہ حرام ہی سلام کرنا اوسپر یہان تک کہ اگر سلام کری اوسپر دانستہ اور پہر معلوم ہو کہ یہ کافر ہی
تو کہی اوس سی کہ پہیر دی مجکو سلام میرا اور وہ کہ کہلا ہو ستر اوسکا اگرچہ بضرورت کہلا ہو اور کتاب روضہ مین لکہا ہی
جب داخل ہو حمام مین تو سلام نکرے اوسپر کہ جو اوسمین ننگی ہون یا نہون نزدیک امام اعظم کی اور صاحبین کی نزدیک
اگر ستر اوسکا ڈہکا ہو تو کری ورنہین تو نہین اور جو کہ پاخانہ یا پیشاب کرتا ہو اوسپر بہی سلام نکرے اور اگر کرے
کوئی سلام تو نہ جواب دی وہ بیچ فراغت کی اور بعد فراغت کی بہی لازم نہین اوسکو جواب دینا انتہا اور جو کہ کہانا کہا رہا ہو اوسپر بہی
سلام نکری جسکہ ہو تو جہو کا اور ارادہ کری تو یہہ کہ پہنچی لقمہ اوسکی کہانی مین سی اور جو جانتا ہو تو کہانیوالی کا حال کہ منع نہین
کرتا ہی کسی کو کہانی سی تو کر سلام لیس نہین مشروع ہی اوسپر سلام کرنا ساتہ ان دو قیدون خروج کی گئی کی اور جو متعلم
اپنی اوستاد پر یعنی جب داخل ہو طالب علم اپنی شیخ پر اور شیخ پڑہتی پڑہانی مین مشغول ہو تو اوسپر بہی سلام کرنا مکروہ ہی
اور گانی والا یعنی اوسپر بہی سلام کرنا مکروہ ہی اور اوڑانی والا کبوتر وںکا اور کبوتر اوڑانی والی پر اور گانی والی پر
جو سلام کرنا مکروہ ہی آیا وقت گانی اور اوڑانی کی ہی یا مطلق جواب یہہ کہ اگرچہ دونون موصوف ہون ساتہ گانی اور اوڑانی کی
یہان تک کہ گویا ہوا ان دونون کا اور اوسکو ہمیشہ لیا اکرام کی جاتی ہین اس سبب سی تو اطلاق اولی ہی یعنی بہر حال اوسکی
سلام علیک کرے اور اگر یہہ فعل اوسکی اتفاقا سرزد ہوتی ہون تو تقیید اولی ہی یعنی وقت گانی اور اوڑانی کی مکروہ ہی
واللہ اعلم اور بعضوں نے کہا ہی کہ اوسپر بہی سلام کرنا مکروہ ہی زندیق اور مسخرا اور لغو کلام کرنیوالا اور جو عیب
اور جو دیکہہ رہا ہو عورتون کو بازار مین جسکا اسے حال نہین جو کہ اپنی کو بڑا کہتا ہو اور بعضون کی نزدیک مکروہ ہی سلام کرنا اونپر
جو مسجد مین منتظر نماز کی اس لیے کہ منتظر نماز کا بیچ حکم پڑہنی والی نماز کی ہی اور تصریح کی ہی کتاب ضیا مین ساتہ واجب ہونی
جواب کی بیچ ان سب کی اور عبارت کتاب ضیا کی یہہ ہی کہ روضہ ندویسی مین لکہا ہی کہ مکروہ ہی سلام پانچ جگہون مین
اور بیچ بعض انکی کی جواب ہی اور بیچ بعض جواب ہی وقت خطبی کی اور جمعہ کی نہ جواب دے سلام کا اور گنہگار ہوتے ہی سلام

سلام کرنیوالا اس لیی کہ خطبہ مانند نماز کی ہی اور جو بسری مکروہ ہی سلام اوس قوم پر کہ مشغول ہین نماز مین اور
اگر سلام کری اونپر تو گنہگار ہوتا ہی سلام کرنیوالا اور نہ جواب دیوی وہ اوسکی سلام کا اس لیی کہ قاصر ہین جواب سی
اوسکی اور تیسرے مکروہ ہی سلام وقت پڑھنی قرآن کی یہانتک کہ اگر داخل ہو کوئی اوس قوم پر کہ پڑھ رہی ہوین قرآن
یکبارگی یا ایک اونمین پڑھتا ہو اور اور سنتی ہون تو مکروہ ہی سلام کرنا اونپر اور گنہگار ہوتا ہی سلام کرنیوالا
ولیکن جواب دیوین وہ اوسکی سلام کا اس لیی کہ وہ قادر ہین اوپر حاصل کرنی فضیلتون کی اکٹھی یعنی اوپر جواب دینی کی
اور پڑھنی کی یا سننی کی اور چوتھی وقت مذاکرہ علم کی اور باقی سن رہی ہون مکروہ ہی سلام اور گنہگار ہوتا ہی
سلام کرنیوالا ولیکن اونپر لازم ہی جواب دینا اوسکی سلام کا واسطی قادر ہونی اونکی کی اوپر حاصل کرنی دونون
امرون کی اور پانچوین وقت اذان کی اور تکبیر کی سب نمازون مین یہانتک جب موذن اذان دیتا ہو یا تکبیر کہتا ہو
اور قوم مشغول ہون جواب دینی اذان اور تکبیر مین پس آوی ایک شخص اور سلام کری تو مکروہ ہی اوسکو سلام کرنا
پس اگر وہ سلام کری تو گنہگار ہوگا لیکن وہ جواب دین سلام کا واسطی قادر ہونی اونکی کی اوپر حاصل کرنی دونون
امرون کی بغیر اسکی کہ سبب ہو یہہ قطع کرنی کسی چیز کا کہ واجب ہو اسمین اعادہ انتہی اور ابو اللیث نی لکھا ہی کہ ان
صورتون مین جواب نہ دین اور لکھا ہی کہ اگر سلام کری اوسپر کہ ہو پائخانی مین تو نہ جواب دیوی اور شرح شرعہ مین لکھا ہی
کہ نہ جواب دیوی وہ کہ مشغول ہو قرآن کی پڑھنی مین اور دعا مین اور جو کہ بیٹھی ہون مسجد مین واسطی تسبیح کی یا پڑھنی
قرآن کی یا منتظر نماز کی انتہی اور مکروہ ہی سلام کرنا لبیک کہنی والی پر اور واجب ہی اوسکو جواب دینا اور داخل ہی بیچ
تحیت ذکر کرنیوالی کی پس جب جانا تونی کہ بیچ واجب ہونی جواب کی اور نہ واجب ہونی کی خلاف ہی بعض مسائل مین
پس مبتلا ہونی والی پر لازم ہی یہہ کہ تمیز کری پس جواب دی وقت نہونی مضرت کی دین مین اور نہ جواب دی وقت ہونی
مضرت کی اور اسی لیی مجمل بیان کیا اسکو شارح نی اس لیی کہ یہہ مقام محتاج ہی طرف تقریر دراز کی اور جن پر کہ ترک
کیا گیا ہی سلام کرنا بسبب فسق انکی کی اگر وہ سلام کرین تو واجب ہی جواب دینا انکی سلام کا اور جنپر منع کیا گیا
سلام کرنی سی غیر محرم عورتون پر بسبب خوف فتنی کی تو جواب دینا انکی سلام کا اشد منع ہوگا اور تصریح کی ہی
کتاب ضیا مین ساتھہ نہ جواب ہونی جواب سلام کی بیچ کہنی سلامْ علیکم کی ساتھہ جزم میم کی لفظ سلام مین اس لیی کہ
یہہ لحن غلطی ہی پس جہان کہین کہ الف لام نہین داخل ہوتا ہی تو تنوین دی جاتی ہی یعنی دو پیش دیتی ہین اور اگر الف لام
داخل ہوتا ہی تو پیش پڑھتی ہین اور سکون درج کلام مین لحن ہی مانند وقف کی حرکت پر یہہ کہا رحمت نی اور کہا
چلپی نی کہ پس بنابر اسکی یعنی مخالف ہونی سنت کی اگر پیش دین میم کو بغیر الف لام داخل ہونی کی تو ہوگا مانند
جزم میم کی واسطی مخالف ہونی سنت کی انتہی اور کہا سید احمد نی کہ مانند اسی کی ہی جبکہ الف لام بہی داخل ہو اور نہ تنوین بہی ہو
یا فقط السلام ہی کہی یا خطاب کری ساتھہ افراد کی یعنی السَّلامُ علیکَ کہی تو ان صورتون مین بہی جواب دینا نہین
واجب ہوتا ہی انتہی اور حاصل اس خبر کا کہ کتاب ضیا مین جو ہمنی نقل کیا ہی یہہ ہی کہ لفظ السَّلامُ علیکم ساتھہ لام کی یعنی
السلام ساتھہ تنوین یعنی دو پیشون کی اور بدون ان دونون لفظون کی جیسیکہ کہتی ہین جاہل نہین ہوتا ہی سلام اور

[illegible]

ساتھ لام کی فصل اور بدون لام کی ساتھ جزم میم کی کچھ نہیں اور جواب اسکا نہیں واجب ہوتا ہی انتہی تمام ہوا بیان انکا کہ جن پر سلام کرنا مکروہ ہی اور اگر داخل ہو گھر میں اور نہ ہو اوسمیں کوئی تو کہی السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین **مسئلہ** مکروہ ہی دینا اوسکو کہ سوال کری مسجد میں مگر جبکہ نہ پہلانگتا ہو گردنیں لوگوں کی [illegible] **مسئلہ** سب ناموں میں محبوب نام نزدیک اللہ کی عبداللہ اور عبدالرحمن ہی اور جائز ہی نام رکھنا علی اور رشید اور سوا انکی ساتھ ان ناموں کی جو بدون اللہ تعالی کی مشترک ہیں اور ارادہ کیا جاتا ہی بیچ حق [illegible] غیر اور تحقیر کا کہ آیا وہ کیا جاتا ہی بیچ حق اللہ تعالی کی لیکن نام رکھنا ساتھ غیر انکی کی بہتر ہی [illegible] اپنی لیکن کہ عوام تصغیر کرتی ہیں [illegible] وقت پکارنی کی اور جسکا نام محمد ہو اگر اوسکی کنیت ابو القاسم مقرر کیا جاوی تو کچھ مضائقہ نہیں اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول سموا باسمی ولا تکنوا بکنیتی منسوخ ہی اس لیے کہ حضرت علی رضی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible] جیسے کہ کنیت مقرر کی اپنی بیٹی محمد بن حنفیہ کی ابو القاسم اور مکروہ ہی یہ کہ پکارے آدمی اپنی باپ کو اور عورت اپنی خاوند کو ساتھ نام اوسکی کی **مسئلہ** مکروہ ہی کلام کرنا مسجد میں اور پاخانی میں اور وقت جماع کرنی کی اور وقت پڑھنی قرآن کی اور وقت وعظ کی [illegible] ساتھ کلام وقت [illegible] **مسئلہ** عربی زبان کو فضیلت ہی سب زبانوں پر اور وہ زبان اہل جنت کی ہی جو کوئی [illegible] سکھاتا ہی اوسکو [illegible] ثواب دیا جاتا ہی اور حدیث شریف میں آیا ہی کہ دوست رکھو عرب کو تین سبب سی ایک اس لیے کہ میں عربی ہوں اور دوسری اس لیے کہ قرآن عربی ہی اور تیسری اس لیے کہ زبان اہل جنت کی عربی ہی **مسئلہ** [illegible] مستحبات مختار کی [illegible] کہا گیا ہی **مسئلہ** مکروہ ہی آرزو کرنی موت کی بسبب غصہ کی یا تنگی معاش کی اور نہیں مکروہ ہی واسطے خوف پڑنی کی گناہ میں [illegible] مکروہ ہی آرزو کرنی موت کی بسبب خوف دنیا کی نہ دین کی **مسئلہ** نہیں مضائقہ ہی [illegible] کا پہننا لڑکی کو اور بالغ کو [illegible] مصنف تنویر الابصار نی کہ درمختار شرح اوسکی ہی لکھا ہی اور اسی طرح [illegible] اور درمختار کی مصنف نے اقوال علما کی نقل کر کے کہا کہ معتمد مذہب میں [illegible] **مسئلہ** مکروہ ہی [illegible] اور لڑکوں کو **مسئلہ** نہیں مضائقہ ہی [illegible] لڑکی کی کان چھیدنی کا [illegible] **مسئلہ** ایک شخص [illegible] بکر کہتا ہی کہ مجھکو وکیل کیا ہی [illegible] تو حلال ہی عمر کو خریدنا اوسکا اور صحبت کرنی اوس سی [illegible] قبول کرنی قول بکر کی اگر گمان غالب ہو بکر کی سچی ہونی کا اور اگر گمان غالب ہو کہ جھوٹا ہونی کا تو نہ قبول کری قول اوسکا اور نہ خریدی اوس سی اور اگر نہ خبر دی کہ [illegible] کہ یہ چیز کسی کی ہی تو نہیں مضائقہ اوسکی خریدنی کا اور اسی **مسئلہ** حلال ہی صحبت کرنی اوس عورت سی [illegible] نزدیک [illegible] اور کہا ایک عورت نی کہ یہ بیوی تیری ہی **مسئلہ** حلال ہی نکاح اوس عورت سی کہ کہا طلاق دی مجھکو خاوند میری نی اور ہو چکی عدت میری یا کہا کہ تھی میں لونڈی فلانی کی آزاد کر دیا مجھکو [illegible] نکاح جائز ہی اگر گمان غالب ہو [illegible] سچ کہتا [illegible] جب خبر دی عورت نی ساتھ ایک امر کی

[illegible]

[illegible]

محتمل ہی نہین اگر نصف ہو وے عورت یا پڑی مرد کی دلمین ہیچ کہنا اس عورت کا تو نہین مضایقہ ہی نکاح کرنی کا اوس سے
اور اگر خبر دی ساتھہ ایک مرتبہ بعد کی تو نہین جایز جب تک کہ نہ استفسار کرلی فرع مسئلہ خوش الحانی سی پڑہنا قرآن کا
اور کہنا اذان کا خوب ہی بشرطیکہ نہ زیادہ ہوون حروف اور اگر زیادہ ہوون حروف تو مکروہ ہی اوسکی پڑہنی والی کی بہی
اور سننی والی کی لیئی اور اسطرح کل پڑہنی والی کی لیئی اگر کہی احسنت تو یہہ اگر اوسکی نیکوت کی لیئی کہا تو اچہا ہی اور اگر
اوسکی قرات کی لیئی کہا تو خوف کفر کا ہی مسئلہ مناظرہ علم مین واسطی نصرت حق کی عبادت ہی اور تین باتون سی ایک
کی لیئی بہی کسی کی تو حرام ہی واسطی غالب ہونی کی مسلمان پر اور واسطی اظہار علم اپنی کی آور واسطی حاصل کرنی دنیا یا مال
یا قبولیت کی یعنی لوگونمین مقبول اور عزیز ہو مسئلہ درس کہنا منبر پر واسطی وعظ اور نصیحت قبول کرنی لوگون کی سنت انبیا
اور رسولون کی ہی اور واسطی حاصل ہونی ریاست کی اور مقبول ہونی کی عوام کی نزدیک گمراہیون یہود و نصاریٰ
کی سی ہی مسئلہ پڑہنا قرآن کا ساتھہ قرأت معروفہ اور شاذہ کی دفعۃ واحدۃ مکروہ ہی مسئلہ مستحب ہی واسطی مردون کی خضاب کرنا
سرکی بالون اور ڈاڑہی کا اگرچہ غیر لڑائی مین ہو بموجب صحیح تر روایت کی آور مکروہ ہی سیاہ خضاب یہہ در مختار مین
لکہا ہی آور خزانۃ الروایات مین یہہ مسئلہ خوب مفصل ہی کہ نہ خضاب کری ساتھہ سیاہی کی اس لیئی کہ اسمین وعید عظیم
آئی ہی آور خضاب کری ساتھہ سرخی یا زردی کی اور مضمرات مین نتایج سی لکہا ہی منقول ہی امام ابو حنیفہ سی کہ اگر
خضاب کری سرکو یا ڈاڑہی کو ساتھہ مہندی کی یا وسمی کی تو اچہا ہی آور مکروہ ہی تغیر کرنا ساتھہ سیاہی کی آور
تاتارخانیہ مین لکہا ہی کہ اتفاق ہی مشایخ رحمہم اللہ کا اسپر کہ خضاب کرنا ساتھہ سرخی کی مردون کی حقمین سنت ہی اور
مسلمین کے علامت ہی اور خضاب ساتھہ سیاہی کی اگر غازی کری واسطی ہیبت ہونی کی کفار پر تو اچہا ہی آور اگر کری اپنی لیئی
کہ مزین کری اپنی تئین عورتون کی لیئی اور عورتین محبت کرین تو مکروہ ہی آور اسی پر اکثر مشایخ ہین تمام ہوا مضمون
خزانۃ الروایات کا اور فلیغیرن خلق اللہ خضاب ساتھہ سیاہی کی ہی یہہ تفسیر کبیر مین لکہا ہی مسئلہ جو کتابین کہ قابل انتفاع کے
نہون مٹایا جاوی ان مین سی نام اللہ تعالی کا اور اوسکی فرشتون اور رسولون کا اور جلاوین باقی آور نہین ہی مضایقہ
اسکا کہ ڈالدی جاوین پانی جاری مین جیسی کی تون یا دفن کردی جاوین اور یہہ بہت خوب ہی کذا فی الدرر آور اوسکی مانند تبیین
غرائب سی نقل کیا ہی کہ مصحف جب پرانا ہو جاوی کہ نہ پڑہ سکی اوسمین اور خوف ہو اوسکے ضائع ہونی کا تو لپیٹا جاوی ایک پاک کپڑی مین
اور دفن کیا جاوی اور دفن کرنا اوسکا اولی ہی رکہنی اوسکی سی ایسی جگہ کہ خوف ہو پڑنی نجاست کا یا مانند اسکی کا اوپر اور اوسکی
دفن کرنی کی لیئی بطور بغلی قبر کی کہودی اس لیئی کہ اگر ویسا گڑہا کہود کر دفن کریگا تو احتیاج ہوگی مٹی ڈالنی کی اوپر اور اسمین ایک طرح
کی حقارت ہی مگر جبکہ اوسکی اوپر بطور چہت کے کردی کہ مٹی اوسکی اوپر نہ پہنچی تو بہی اچہا ہی انتہی اور مصحف مجید کہ لائق پڑہنی کے
نہ ہی نہین جائز ہی یہہ کہ جلد بناوی اوسکی قرآن کی لیئی کذا فی القنیۃ مسئلہ نہین جائز ہی ذمی کو یہہ کہ لیوی عوض
حق اپنی کا اور امام شافعی کی نزدیک اوسکا بہی لینا جائز ہی اور اسمین بہت وسعت ہی مسئلہ ایک معلم نی لیا مول لڑکونسی بوری کا
اور خرید کیا اوسمین سی بوریا کچہہ بچہونی وغیرہ کا اور باقی آپ رکہہ لیا تو یہہ جائز ہی اوسکو اس لیئی کہ وہ مالک ہین کردیا ہی
اسکی لڑکون کی باپون نی مسئلہ پائی ایک شخص نی ایسی چیز کہ کچہہ قیمت نہین رکہتی ہی تو نہین مضایقہ فائدہ اوٹہانی کا

[illegible]

ادس ہی اور اگر وہ چیز قیمتی ہو اور پانی والا غنی ہو تو تصدق کر دے اوسکو مسئلہ نہیں مضایقہ ہے جماع کرنے کا اوس گھر میں
کہ اوسمین مصحف مجید ہے مسئلہ نہ سوار ہو عورت مسلمان زین پر اس لیے کہ حدیث صحیح میں وارد ہوئی ہے اسکی منع میں اور منع
اوس صورت میں ہے کہ بطور لہو کی سوار ہو اور اگر سوار ہو واسطے حاجت جہاد کی یا حج کی یا مقصد دینی یا دنیوی کی کہ
اوسمین حاجت سوار ہونے کی پڑتی ہے تو نہیں مضایقہ اوسکا مسئلہ ذکر اللہ کرنا طلوع فجر سی طلوع ہونے آفتاب تک
اولی ہے پڑھنی قرآن کی سی اور مستحب ہے پڑھنا قرآن کا وقت طلوع اور غروب آفتاب کی اور نہیں مضایقہ ہے
واسطے امام کی پیچھے نماز کی ساتھ پڑھنی آیۃ الکرسی اور آیتوں اخیر سورۂ بقرہ کی اور چپکی پڑھنا افضل ہے اور پڑھنا فاتحہ
بعد نمازوں کی پکار کر واسطے مہمات کی بدعت ہے کہا اوستاد ہمارے نے لیکن یہہ بدعت حسنہ ہے واسطے عادت کی اور
آثار کی کذا فی الدرر اور عالمگیری میں لکھا ہے کہ فضل بیچ پڑھنی قرآن کی خارج صلوٰۃ سی جہر ہے اور پڑھنا فاتحہ کا
بعد نماز فرض کی جمع ہو کر واسطے مہمات کی چپکی یا پکار کر مکروہ ہے اور اختیار کیا قاضی بدیع الدین نے کہ یہہ نہیں مکروہ
اور اختیار کیا قاضی امام جلال الدین نے کہ اگر ایسی نماز ہو کہ بعد اوسکے سنت ہو تو مکروہ ہے والا نہیں اور پڑھنا
سورۂ کافرون کا آخر تک جمع ہو کر مکروہ ہے اس لیے کہ یہہ بدعت ہے نہیں نقل کیا گیا صحابہ اور تابعین سی انتہی مسئلہ
رشوت نہیں ملک میں آتی ہے ساتھ قبض کرنے کی اور نہیں مضایقہ ہے رشوت دینی کا جبکہ خوف کرے اپنی دین پر اور پیغمبر
ہی صلی اللہ علیہ وسلم دیتے تھے شاعروں کو اور اوسکو کہ ڈرتے تھے زبان اوسکی سی مسئلہ اہل محلہ کو مال جمع کر کے دینا امام
اچھا ہے مسئلہ سخت حرام سی ہے وہ چیز کہ لیجاتی ہے ہر مباح پر مانند نمک اور گھانس اور پانی اور گانون کی یعنی جنگل میں
یہہ چیزیں مباح الاصل ہیں جو چاہے سو لے لے ان چیزون پر کچھہ لینا نہ چاہیے اور اسی طرح سخت حرام سی ہے وہ چیز
کہ لیتا ہے غازی واسطے جہاد کی اور شاعر بسبب شعر کی اور مسخرہ اور نقال اور تمام باجے والے اور گانے والے اور جوا کھیلنے والا
اور کونی والا اور مانند انکی مسئلہ کہا ایک شخص کو کسی نے اے خبیث یا مانند اسکی پس جائز ہے اوسکو جواب دینا لیکن
کہ نہ واجب کرے حد کو مگر ترک کرنا اوسکا افضل ہے مسئلہ جسکے لڑکی ہوں اور مال ہو تھوڑا تو نہ وصیت کرے صدقہ نفل
مسئلہ نماز اور صدقہ وغیرہ کہ ریا سے ادا کرے نہیں ثواب ملتا مسئلہ کاتنا مرد کا اور بیچنا کاتنی عورت کی مکروہ ہے
اور مکروہ ہے مرد کی لیے چھونا عورت کا اور عورت کی لیے چھونا مرد کا مسئلہ جائز ہے مرد کو مارنا اپنی بیوی کی تئین اوپر
ترک کرنے نماز کی کذا فی الدرر اور ملتقی میں لکھا ہے کہ جائز ہے خاوند کو یہہ کہ تعزیر دے اپنی بیوی کو بسبب ترک کرنے زینت کے
اور بسبب اسکی کہ یہہ صحبت کرنیکو بلاوے اور وہ انکار کرے یعنی بلا عذر اور بسبب ترک کرنے نماز کی اور بسبب ترک کرنے غسل
جنابت کی مسئلہ نہیں واجب ہے خاوند پر طلاق دینا بیوی بدکار کا مسئلہ نہیں جائز ہے وضو کرنا اون حوضوں سے
کہ طیار کیے گئے ہیں پینی کی لیے اور منع کیا جاوے وضو کرنے سے اونسے اور اوسمین سے تھوڑا لیجانا اوس پانی کا اپنی اہل کی لیے
جائز ہے اگر اذن دیا گیا ہو لیجانی کا والا نہیں جائز مسئلہ جھوٹ بولنا مباح ہے واسطے نکالنی حق اپنی کی اور واسطے دفع
ظلم کی نفس اپنی سی اور مراد یہہ ہے کہ تعریض یعنی کنایہ کرنا جھوٹ کا جائز ہے اس لیے کہ صریح جھوٹ حرام ہے یہہ کتاب
مجتبی میں ہے اور وہبانیہ میں ہے کہ جائز ہے جھوٹ بولنا صلح کروانی کی لیے دو شخصوں میں یا دفع ظلم کی لیے اور ...

[illegible]

آور اپنی بیوی کی راضی کرنی کی لیی آور لڑائی مین تاکہ فتحیاب ہو کفار پر **مسئلہ** مکروہ ہی حمام مین ڈبوانا خادم کے
**مسئلہ** کھڑی ہو جانا کسی کی تعظیم کی لیی جائز ہی اور غیر اہل علم کی لیی بہی کھڑی ہونی کو بعضون نی ثابت رکہا ہی **مسئلہ** آ
فسق ہی عداوت ڈالنی گذرنی کی مسجد جامع مین سی اور فسق ہی تعلیم کرنا لڑکونکا اوسمین **مسئلہ** نہ نکالا جاوی مردہ قبر سے
بعد ڈالنی مٹی کی اوسپر اگرچہ کم ہو مدت مگر یہہ کہ ہو زمین غصب کی یا لی گئی ہو بہ شفعہ کی مشتری سی بعد دفن کرنی کی آور
نہین مضایقہ ہی لیجانی مردی کا پہلی دفن کرنی کی بقدر کوس یا دو کوس کی اس لیی کہ مسافت مقبرونکی کبہی پہنچتی ہی،
اس مقدار کو کذا فی البرہان شرح مواہب الرحمن آور در مختار کی کتاب الوصیۃ مین لکہا ہی کہ اگر کوئی وصیت کری کہ تجہیز
فلانا شخص نماز پڑہی یا میر جنازہ لیجایا جاوی بعد مرنی کی اور شہر مین یا کفن دیا جاوی ایسی کپڑی کا یا لیپی جاوی قبر
یا کھڑا کیا جاوی قبر پر شامیانہ یا وصیت کری اس شخص کی لیی کہ پڑہی نزدیک قبر اسکی کی ساتہہ شئی معین کی تعینے
جیسی بیان کی امرا کی قبرون پر حافظ نوکر رکہی جاتی ہین پس یہہ وصیت باطل ہی **مسئلہ** جائز ہی فربہ کرنا اپنی بیوی کا
لیکن پیٹ بہرنی سی زیادہ نہ کہلاوی **مسئلہ** منع کیجاوی عورت اس سی کہ مانگی کسی سی تعویذ محبت کا واسطی خاوند کے،
کذا فی الدر آور عالمگیری مین لکہا ہی کہ اگر ارادہ کری ایک عورت یہہ کہ کری تعویذ تاکہ دوست رکہی اوسکو خاوند
اور تہا وہ بغض رکہتا اوس سی تو یہہ تعویذ کرنا حرام ہی حلال نہین **مسئلہ** مکروہ ہی عورت کو سعی کرنی واسطی
اسقاط حمل اپنی کی آور جائز ہی اسقاط بسبب عذر کی جب تک کہ جان نہ پڑی ہو بچی مین آور اگر حمل گراوی عورت اسطرح
کہ بچہ مردہ نکلی تو اوسکی عوض مین ماں کی عاقلہ کو غرہ یعنی پانسو درہم دینی آتی ہین اوس بچی کی باپ کی تئین **مسئلہ**
عاشوری کی دن سرمہ لگانا جائز ہی کذا فی الہدایہ اور نہین مضایقہ اسکا کہ پکاوی دلیہ وغیرہ عاشوری کی دن تاکہ
فراخی ہو عیال پر اور بہت سی مسکین کہاوین اور ثواب دیا جاتا ہی اوسپر **مسئلہ** مارنا غیر کی غلام کا جائز ہی اوسکی حکم سی
اور نہین جائز مارنا آزاد کا اگرچہ باپ حکم کری **مسئلہ** زیادہ ثواب ہی پڑہنی قرآن کی سی سننا قرآن کا کذا فی الدر آور
طوالع الانوار کہ شرح اوسکی ہی اوسمین لکہا ہی بیچ باب مفسدات نماز کی کہ پڑہنی والا قرآن کا اور سننی والا برابر ہی ثواب مین،
جیسی کہ آیا ہی احادیث مین انتہی **مسئلہ** لکہا ہی علما نی کہ ثواب لڑکی کی عبادت کا لڑکی کو ہوتا ہی کذا فی الدر اور اوسکی
حاشیہ مین کتاب واقعات سی نقل کیا ہی کہ جب کری لڑکا حسنات پہلی بالغ ہونی کی مانند نماز نفل وغیرہ کی تو ہوتا ہی ثواب
لڑکی کو نہ اوسکی ماں باپ کو پس اگر تعلیم کیا لڑکی کو باپ نی تو ہوتا ہی ثواب اوسکو تعلیم کا آور اشباہ مین ہی کہ صحیح ہوتی ہی عبادت
لڑکی کی آور اختلاف کیا ہی علما نی اوسکی ثواب مین معتمد یہہ ہی کہ ثواب لڑکیکو ہوتا ہی اور معلم کو ثواب تعلیم کا ہوتا ہی اور
اسیطرح تمام حسنات اوسکی ہین **مسئلہ** مکروہ رکہا ہی علما نی کہنا واللہ اعلم اور مانند اسکی واسطی آگاہ کرنی ختم درس کے
**مسئلہ** بعضا کلام ایسا ہی کہ ثواب دیا جاتا ہی اوسپر جیسی تسبیح اور مانند اسکی کی آور کبہی گنہگار ہوتا ہی بسبب تسبیح کے
جبکہ کری اوسکو مجلس فسق مین حالانکہ وہ کرتا ہو فسق آور اگر قصد کری ساتہہ تسبیح کی مجلس فسق مین عبرت پکڑنا اور انکار تو
اچہا ہی آور مکروہ ہی کرنا تسبیح کا واسطی تاجر کی وقت کہولنی اسباب اپنی کی آور مکروہ ہی پڑہنا قرآن کا نزدیک قبر کی اور
جائز رکہا ہی اسکو امام محمد نی اور فتوی اسیپر ہی آور بعضا کلام ایسا ہی کہ نہ اوسمین ثواب ہی اور نہ گناہ جیسی اٹہہ

ع یعنی اہل [illegible] علم کی تعظیم [illegible] بالاتفاق جائز ہی اور [illegible] اور بعضون نی [illegible]

[illegible] نہین ۱۲ ع بلوغ [illegible] تعلیم [illegible] مکروہ ہی ۱۲ [illegible]

اور مشتبہ یعنی کلام مباح اور بعضا کلام ایسا ہی کہ گنہگار ہوتا ہی بسبب اوسکی مانند غیبت اور جھوٹ اور نقل چغلی [illegible]
گالی گلوج کی مسئلہ نہیں مضایقہ ہی لگانا دیوار گیروں میں مہندی کا اور لٹکانا پردہ دینگا واسطے دفع سردی کی [illegible]
نہیں مضایقہ ہی لگانی دیوار گیروں میں مہر کی اور [illegible] کا واسطی دفع گرمی کی اور زینت کی لیئی یہہ سب مکروہ ہی الا
پردی کا دروازہ پر بلا ضرورت مکروہ ہی حاصل یہہ کہ جو چیز بطریق تکبر کی ہو مکروہ ہی اور اگر حاجت واسطے ضرورت
کی لیئی ہو تو نہیں مکروہ ہو المختار اور جائز ہی آدمی کو یہہ کہ بچھاوی اپنی گہر میں جو چاہی اقسام کپڑوں کی خواہ حریر
ہوں یا سونی کی [illegible] ہو یا [illegible] مسئلہ نہیں مضایقہ ہی اسکا کہ جو ساتھ آدمی کی غلام اوسکا ولیکن لائق ہی
کہ نہ تکلیف دے اوسکو خدمت کی مگر بقدر طاقت اوسکی کی اور نہیں مضایقہ اسکا کہ چلی آدمی سوار جہان چاہی اور غلام
اسکا پیادہ پا ہمراہ ساتھ اوسکی بشرطیکہ طاقت رکھتا ہو پیادہ پا چلنی کی اور اگر طاقت اسکی نہ رکھتا ہو تو مکروہ ہی اور
ابن عمر سی منقول ہی کہ وہ مکروہ رکھتی تہی سوار ہونی کو بیچ حالیکہ اوسکی ساتھ پیادہ پا لوگ چلتی ہوں جلیدار اور کری
ساتھ اوسکی [illegible] اور تکبر کا اور مستحب ہی یہہ کہ چھوڑ دی غلاموں کو یا لونڈیوں کو بعد نماز عشا کی تا آنکہ سو رہیں بیچ آرام
پکڑیں اور واجب ہی مالک پر یہہ کہ نہ باز رکھی انکو نماز سی اوقات نماز میں بسبب لینی کام [illegible] کی اسلیئی کہ بیچ حق ادا کرنی
ماتی ہیں وہ مثل خریدہ اور لازم ہی مالک کو یہہ کہ چھوڑ دیوی اپنی مملوک کو یہانتک کہ سیکھی قرآن اسقدر کہ صحیح ہوتا ہی اوسکی
نماز اور اسی طرح ہوئی مسئلہ تیل ڈالنا سر میں کبھی کبھی مستحب ہی اور سرمہ بھی لگانا رات کو مستحب ہی پہلی تین سلائیان
داہنی آنکھ میں لگاوی پھر تین یا دو بائیں میں اور آئینہ دیکھنا اور کنگھی کرنی سر اور داڑہی میں ایک دن بیچ مستحب ہی اور
مستحب ہی ہر کام خوب کہ داہنی ہاتھ سی کری مانند کھانا کھانی پینی کی اور دینی لینی کھانی پینی کی چیز کی وغیرہ ذلک کی سرمہ
کرنا وغیرہ یعنی ہر شرح داہنی [illegible] سی کری اور اگر متبرک جگہوں میں جاوی مانند مساجد و مقابر وغیرہا کی تو داہنا
پاؤں پہلی رکھی اور [illegible] کا اور نجاست کو [illegible] اور استنجا اور پاک کرنا ناک کا اور دھونا نجاست کا اور اوتارنا کپڑوں
اور موزی کا اور نکلنا مکانوں متبرک سی اور مانند انکی کی بائیں ہاتھ اور بائیں پاؤں سی کری مگر جبکہ مسند [illegible] **مسئلہ**
جبکہ کسی کی گہر میں جاوی تو اول طلب اذن [illegible] کہی السلام علیکم اؤں میں پہر جب اجازت پاوی تو جاوی اور جہان تک
بیٹھ جاوی اور اگر اذن نہ پاوی تو پہر اووی [illegible] پہنچی [illegible] ہی مگر جبکہ گمان سننی کا ہو تو زیادہ بہی جائز ہی
اور اسی حکم اذن کا ہی اپنی ماں بہنوں اور اقربا اور محارم [illegible] اور لونڈی کی [illegible] بیوی لونڈی [illegible] ہو تو اولی یہہ
کہ اوسکو بیانکی کری کہ [illegible] آدمی اوسکی آنی سی خبردار ہوں اور سفر سی آوی تو گہر میں یکایک نہ جاوی آدمی [illegible] کو اور جب
اپنی گہر میں آوی تو کہی السلام علیکم [illegible] اور کلام کری گہر میں کوئی نہ ہو تو کہی السلام علینا [illegible] جب دروازہ کہولی تو
بسم اللہ کہی کہ شیاطین نہیں [illegible] ہیں اور [illegible] کہ خدا تعالی کی طرف سی [illegible] ابلیس [illegible] لعین اوسکی ساتھ میں
آتی ہیں گہر کی سب چیزوں کو [illegible] اسکو اور اوسکو خوش کری [illegible] اگر بغیر بسم اللہ اور سلام کی آتا ہی تو بہاگ جاتی ہیں
فرشتی [illegible] شیاطین اوسکی ساتھ [illegible] اور سب امور میں [illegible] گہر والوں میں دشمنی ڈالتی ہیں اور اوسکی
بیٹھ [illegible] **مسئلہ** روا ہی [illegible] مانند سانپ اور بچہو اور [illegible] کہنی اور کالی کتی

اور جون اور مچھر اور پسو اور کھٹمل اور چوہہ اور شیر اور کتوی اور مانند انکی کی اور مارنا گرگٹ کا بھی روا ہی بلکہ ثواب اور پانی دینا
تمام حیوانونکو سوای موذی جانورون کی ثواب عظیم رکھتا ہی اور پالنا کتی کا اور رکھنا اوسکا گھر مین سوای کتی شکاری
اور پاسبانی اور مواشی کی اور تکلیف دینی چارپایونکو زیادہ طاقت سی اور دانہ گھاس نہ دینا روا نہین موجب گناہ ہی مسئلہ علاج کرنا
بیماریون مین واسطی اصلاح بدن کی ساتھہ پچھنون اور فصد اور داغنی اور پینی اوشدہ کی اور کاٹنی گون اور بواسیر اور مانند انکی کی
جائز ہی لیکن دوا کرنی ساتھہ حرام چیزون کی مانند شراب اور زہرون اور نجاسات اور مردار اور دودھ گدہی کی جائز نہین مسئلہ
صلی اللہ علیہ سوای انبیا کی اورون کی نام پر تنہا نہ کہی اور صحابہ کی نام پر رضی اللہ کہی اور اولیا اور علما کی نام پر رحمۃ اللہ علیہ اور قدس
اللہ سرہ اور مانند انکی کی کہی مسئلہ آرزو کرنی موت کی منع ہی اس لیی کہ اگر نیک ہی تو توقع زیادہ نیکی کرنی کی ہی اور اگر بد ہی
تو امید توبہ کی اور تدارک سابق کی ہی اور بعد موت کی کچھہ نہین کر سکتا مگر یہہ خوف دین کا یا خوف فتنہ اور فساد کا دین مین یا اشتیاق
لقاء الہی کا غالب آوی تو مضایقہ نہین آرزو کرنی موت کی پس بعض عوام جو بسبب پہنچنی رنج و بلا اور محتاجی کی کچھہ کچھہ
کہتی ہین اور موت مانگتی ہین بہت برا ہی مسئلہ تمام روز اور تاریخین خدا کی طرف سی جانتی چاہیین اور ساتھہ کسی چیز کی عوام مین
مشہور ہی مقید ہونا نچاہیی اور سعادت و نحوست ایام اور تواریخ کی جو مشہور ہی کچھہ حدیث و اثر سی ثابت نہین لیکن البتہ
پچھنون کی حق مین آیا ہی کہ انکی لیی تاریخ سترہوین اور انیسوین اور اکیسوین بہتر ہی اور یہہ دن بری ہین پچھنون کی لیی
جمعہ اور ہفتہ اور اتوار اور منگل اور بدھ پس دونون مین پچھنی لی پیر اور جمعرات کو اور منگل سترہوین تاریخ پڑی تو وہ بھی
پچھنون کی لیی خوب ہی آیا ہی کہ اوسمین پچھنی لینی برس روز کی بیماری کی دوا ہی کذا فی المشکوۃ اور اسی پر اور خونونکو قیاس
کیا ہی علمانی یعنی فصد وغیرہ کو مسئلہ دستار مستحبات کر کی ہی اور عید اور جمعہ اور مانند انکی مین بارہ گزکی اور دستار کھڑی ہوکر
باندھنی اور ازار بیٹھہ کر پہننی اور پہننا صوف اور بالون کی کپڑیکا مستحب ہی اگر نمود کی لیی نہو اور پہننا پیوند لگی ہوی کپڑیکا اور
موٹی کپڑیکا بھی مستحب ہی اور عورت ایسا لباس باریک نہ پہنی کہ رنگ بدن کا اوسمین سی نظر آوی کہ موجب لعنت کا ہی کذا فی الشرعۃ
اور بہتر یہہ ہی کہ لباس موافق لوگون ہم جنس اور ہم مکان اپنی کی پہنی تا انگشت نما نہووی مگر یہہ کہ نیت متابعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی
اور صلحا کی غالب آوی اور لباس اونکا سا پہننا اختیار کری تو یہہ بہت ہی خوب ہی مسئلہ منڈانا داڑہی کا حرام ہی اور چھوڑنا
اوسکا بقدر ایک مٹھی کی واجب ہی اور زیادہ ایک مٹھی سی جائز ہی بشرطیکہ حد اعتدال سی نگذر جاوی اور کترنا لبونکا
کہ بقدر بہوونکی رہین سنت ہی اور عالمگیری مین ہی کہ بعضی سلف چھوڑ دیتی تہی دونون طرفین مونچھونکی یعنی انکو نہ کترتی تہی
اور کہا طحاوی نی کہ کترنا لبونکا حسن یعنی اچھا ہی تفسیر اوسکی یہہ ہی کہ کتری جاوین یہانتک کہ کم ہو جاوین اوپر کی ہونٹ کی کنارے سی اور کہا طحاوی نی
کہ کترنا لبونکا سنت ہی اور مونڈنا احسن یعنی بہت اچھا ہی کترنی سی اور یہہ قول ابی حنیفہ اور صاحبین رحمہم اللہ کا ہی اور نہ مونڈی بال حلق کی نیچے کی
اور ابو یوسف کی نزدیک نہین مضایقہ ہی اسکا نہی آوی بیچ مونڈنی بالون زیر لب کی اختلاف ہی مونڈنا اونکا افضل ہی اور مونڈنا دونون
طرفون لب کا مضایقہ نہین اور رچا ہی تمام سر مین بال رکھی اور رچا ہی تمام سر منڈاوی اور آنحضرت سی تمام سر کا منڈانا سوای حج
اور عمرہ کی ثابت نہین ہوا اگر بال رکھی تمام سر مین تو ساتھہ اکرام اور پاکیزگی کی رکھی کہ کبھی کبھی دہونا اور تیل ڈالتا رہی اور مانگ نکالنی بھی
سنت ہی اور زلفین گوندھ کر رخسارون پر پہنچنی مردونکو مکروہ ہین اور عورتون کو جائز ہی اور چوٹی رکھنی سر مین اور منڈانا سر کی بعضی

بالونکا اور نہ منڈانا بعضی بالونکا مکروہ ہی آور عورت کو واسطی زینت اور شوق کے لئے خاوند اپنی کی ہاتھ پاؤنمین مہندی
لگانی روا ہی جس میں کسی تصویر نہ کری آور لڑکی کو رنگ کرنا ساتھ مہندی کی مکروہ نہیں مگر ساتھ کسی عذر کے کرے
تحفہ منسلو سعادہ اور مردونکو ہاتھ پاؤن پر رنگ مہندی کا حرام ہی آور ایسا ہی رنگ دانتونکا ساتھ مسی کی کذا فی الشفق آور
چاہیے کہ سر منڈانی کی وقت منہ قبلہ نہیں اور داہنی طرف سی شروع کری آور جب کترے ناخن اپنی یا مونڈی بال اپنی تو چاہی
یہہ کہ دفن کر دے اونکو اور اگر پھینک دے اونکو تو نہیں مضایقہ آور ڈالدینا انکا پاخانی میں یا غسلخانے میں مکروہ ہی
اسلیے کہ یہہ باعث ہوتا ہی ایک بیماریکا آور دفن کیجاوین چار چیزین ناخن آور بال آور کپڑا حیض کا آور خون فصد
وغیرہ کا آور کترنا ناخونکا دانت سی مکروہ ہی اور ناک کی بال اوکھیڑنی نہین کذا فی العالمگیریہ آور واسطی سر منڈانی کی
دن جمعہ کا بہتر ہی آور سال کی حاجت میں سر نہ منڈاوی اور نہ ناخن کترواوی آور بال منڈانی سینی اور پشت اور ہاتھ
اور پاؤن کی ترک ادب ہی آور بغل کی بالونکا اکھاڑنا اولی ہی اگرچہ منڈانا بھی جائز آور زیر ناف کی بالونکا چالیس دنسی
زیادہ رکھنا مکروہ ہی آور حد انکی مونڈنی کی زیر ناف سی ہی اور مقعد کی گرد کی بھی مونڈی آور نورہ لیبی بھی درکار آور دوا
اور لینا پچھنونکا بھی سنت ہی اگر ضرورت ہو اور بہت امراض کو مفید ہی آور غسل بعد اسکی مستحب ہی مسئلہ مصافحہ کرنا
مرد کیساتھ مرد کی مطلقا سنت ہی آور اگر بعد نماز عید یا جمعہ کی کری تو بسبب تخصیص وقت کی بدعت و مکروہ ہوگا آور
مصافحہ کرنا ساتھ عورت جوان کی اور امرد خوبصورت کی حرام ہی آور بڈھیا سی مضایقہ نہیں آور اگر مرد بڈھا کہ امن ہو
شہوت سی ہو اگر ساتھ عورت جوان کی مصافحہ کری تو روا ہی آور چومنا چھوٹی لڑکونکی منہہ کا جائز ہی بلکہ سنت
آور مصافحہ اور مبارکباد دینی بعد دیکھنی ماہ نو کی کچھ اصل نہین رکھتی مگر ماہ مبارک رمضان اور عیدین میں مبارکباد
منقول ہی بعضی سلف سی آور دیکھنا اور تلاش کرنی چاند رمضان اور عیدین کی ضرور و لازم ہی اور سوای انکی اور
چاندونکا دیکھنا مسنون ہی مسئلہ مستحب ہی قیام واسطی بادشاہ عادل اور والدین اور اہل زہد و ورع اور بزرگی
آور فاسق و فاجر کی لیی مکروہ و ممنوع ہی آور ابتدا ساتھ سلام کی کرنی سنت ہی آور جواب دینا اوسکا فرض ہی آور
ادب سلام کا یہہ ہی کہ اعلی درجی والا اپنی سی کم درجی والی پر ابتدا ساتھ سلام کی کری جیسی سوار پیادہ آور پیدل بیٹھی پر
اور چلنی والا بیٹھی ہوئی پر اور استاد شاگرد پر اور آقا اپنی تابع پر ابتدا کری سلام ایکا جماعت مین سی اور ایسے ہی
جواب دینا ایک کا سب کی طرفسی کافی ہوگا آور امام ابو اللیث سی آیا ہی کہ آنی والا مسجد کا السلام علینا من ربنا کہی اور اگر کوئی
مسجد میں نہو آور اگر لوگ نماز پڑھتی ہوں تو کہی السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین آور اگر نماز مین نہوں تو السلام علیکم کہی
آور قبرستان مین جاوے تو کہی السلام علیکم اہل الدیار من المؤمنین والمسلمین وانا انشاء اللہ بکم لاحقون نسأل اللہ لنا ولکم العافیة اور سلام
سلام سی ہی شناسائی اور معرفت پر موقوف نہین جب مسلمان مسلمان سی ملی سلام علیک کہی اگرچہ ملاقات بعد حائل ہونی دیوار
یا درخت یا مانند انکی کی ہو مسئلہ چھینکنی والی کو مستحب ہی کہ چھینکنی میں آواز بلند نہ کری اور بعد چھینکنی کی الحمد للہ آواز بلند سی کہی
اور سننی والی کو واجب ہی اوسکی جواب مین یرحمک اللہ کہی اور چھینکنی والا پھر جواب دیوی اونکو یغفر اللہ لنا ولکم یا یہدیکم اللہ ویصلح
بالکم اور یہہ حمد کہنا اور جواب دینا تین چھینکون تک ہی اور بعد اسکی چھینکنی والا ہر بار حمد کہی اور سننی والا چاہی جواب دی

**جماہی**

چاہی نہ دی اور یہہ جواب دیا اور چہینکنے والا چہینکتی وقت الحمد بلند آواز سی کہی مسئلہ جماہی شیطان سی ہی جبکہ جماہی آوی تو ہاتھ اپنا منہہ پر رکھہ لی اور آواز بلند نکری بلکہ تا مقدور مطلقا آواز نکری

**ختنہ**

مسئلہ ختنہ کرنا سنت ہی اور وقت مستحب اسکی لیی سات برس کی عمر ہی وسن بیس تک بموجب قول مختار کی اور بارہ برس کی عمر تک بہی کہا ہی علما نی اور جو لڑکا کہ بسر ذکر اوسکی کا ظاہر ہوا ایسا کہ اگر کوئی دیکہی اوسکو تو ختنہ کیا ہوا گمان کری اور باوجود اوسکی جلد ذکر اوسکی کی سوا سختی کے نہ کٹ سکی تو اوسکا ختنہ نکرنا اولی ہی اور ختنہ اوس شخص کی کہ مسلمان ہو اور اگر ایک شہر کی لوگ ترک کرنی ختنی پر مجتمع ہون تو امام کو لڑنا اونکی ساتھہ روا ہی اس لیی کہ ختنہ کرنا سنت مؤکدہ اور سنن اسلام سی ہی

**عقیقہ**

مسئلہ عقیقہ کرنا بعضی علما کی نزدیک سنت ہی اور امام اعظم کی نزدیک مباح ہی اور کنز العباد وغیرہ مین لکہا ہی کہ عقیقہ ساتوین دن لڑکی پیدا ہونیسی کری لڑکی عقیقی مین دو بکریان اور لڑکی کی عقیقی مین ایک بکری ذبح کری اور اگر لڑکی عقیقی مین بہی ایک بکری کری تو جائز ہی اور اوسکی ذبح کرنی کی وقت کہی اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ عَقِيقَةُ ابْنِي فُلَانٍ دَمُهَا بِدَمِهٖ وَلَحْمُهَا بِلَحْمِهٖ وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهٖ وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهٖ وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا فِدَاءً لِابْنِي مِنَ النَّارِ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور ایک ران اوسکی دایہ کو دی اور سر بہی نائی کو دی اور ہڈیان اوسکی نہ توڑی بلکہ بند بند اوسکی جدا کر کر پکاوی اور گوشت کو اوس سی جدا کر کر ثابت ہڈیونکو گاڑ دی اور وہ گوشت یا طعام اوسکا پکا کر تصدق کری اور یہہ عقیقہ اگر ساتوین روز نکری تو چودہوین یا اکیسوین روز کری اور روز عقیقی کی بال لڑکی کی سر کی بہی منڈا دی اور اون بالونکو چاندی کی برابر تول کر اوس چاندی کو بانٹ دیدی اور صفت عقیقی کی بکری کی عمر مین اور سالم ہونی مین عیوب سی مانند قربانی کی بکری کی ہی اور نام لڑکی کا بہی ساتوین روز رکہی اور افضل نامون مین وہ نام ہی کہ اوسمین نام اللہ کا یا رسول کا ہو مانند عبد اللہ اور محمد اور احمد وغیر ذلک کی اور ایسی نام رکہنی کہ منسوب بعبدیت بندونکی ہون روا نہین مانند عبد النبی اور غلام نبی اور نبی بخش اور مانند انکی کی چنانچہ مولانا عبد العزیز رحمہ اللہ نی تفسیر فتح العزیز مین بیچ بیان اقسام مشرکون کی لکہا ہی و از انجملہ اند کسانیکہ در نام نہادن خود را بندہ فلان و عبد فلان می گویند و این شرک در تسمیہ است انتہی اور بروز پیدا ہونی لڑکی کی اوسکی داہنی کان مین اذان اور بائین کان مین تکبیر کہنی مستحب ہی اور جب باتین لڑکی کی کہنی تو اول اوسکو کلمہ طیب اور بسم اللہ سکہلاوی گا

خاتمۃ الطبع بجواہر زواہر شکر و ثنا نثار بارگاہ حق جل و علا کی کہ خزانہ فوائد خاص و عام اور گنجینہ منافع جمہور اسلام یعنی کتاب معدن الجواہر کی تالیف لطیف مولانا قطب الدین صاحب سی قالب طبع مین آئی اور بندہ سراپا قصور عبد الرحمن ولد حاجی محمد روشن خان مغفور کی اوسکی اہتمام طبع سی پندہروین تاریخ جمادی الاولی ۱۲۶۶ سنہ ہجری مین فراغت پائی قطعہ تاریخ از میر ناصر علی نصیر سلمہ اللہ القدیر

جب چہپی معدن الجواہر طبع
کہ ہین شرع مبین کی باتین
بولا ہاتف بہ مصرعۂ تاریخ
کیا چہپین خوب دین کی باتین
۱۲۶۶

عقیقہ
[illegible]
ف
[illegible]
ملا علی قاری [illegible]
شیخ عبد الحق [illegible] مولانا
اور مولانا [illegible] صاحب
ابو سلیمان محمد اسحاق صاحب [illegible]
[illegible]

# صحیح نامہ معدن الجواہر

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۶۷ | ۲۵ | اِشتلاع | اِستلاع |
| ایضاً | ۲۷ | ہنسی | نہ ہنسی |
| ۶۸ | ۱۳ | ۴ | ۴ |
| ۶۹ | ۱ | باشد | باشند |
| ″ | ۳ | تازہ | تازہ |
| ″ | ۱۶ | ناد | یاد |
| ″ | ۱۹ | ومعنی | ودمعنی |
| ۷۱ | ۵ | ارس | اوس |
| ″ | ۷ | یوُس | بوُس |
| ۷۲ | ۲ | تَرلَادُ | تَزدَادُ |
| ″ | ۵ | ذکریا | زکریا |
| ″ | ۱۱ | وَیَحُوقُ | وَیَحِیقُ |
| ″ | ۱۹ | مُلکِہٖ | مَلکِہٖ |
| ۷۳ | ۱ | لاتقف | لا تقف |
| ″ | ۲۲ | وَصَلَ | وَصَّلَ |
| ۷۴ | ۱ | رَسُولُ | رَسُولُ |
| ″ | ۲ | وَسَلَّم | وَسَلِّمُوْ |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۷۴ | ۹ | دیکھی | دیکھا |
| ۷۵ | ۱۳ | اسکے | اوسکے |
| ″ | ۱۷ | اور سیاست | سیاست |
| ۷۹ | ۲۱ | جنر | وتیر |
| ″ | ۲۶ | ادہ | وہ |
| ۸۲ | ۱ | نوسیہ | نوسیے |
| ″ | ۱۳ | برابیہ | برانیہ |
| ۸۳ | ۱۵ | نکرووے | نکروہ |
| ۸۶ | ۲۴ | سی | ہی |
| ۸۷ | ۵ | لیئی | لیتی |
| ″ | ۲۷ | رضم | برضوق |
| ″ | ″ | بوئی سنجیر | ہوئی ہم |
| ۸۸ | ۱۲ | سہی | نہی |
| ″ | ۲۲ | پہلے | پہلی |

| صفحہ | نمبر سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۸۹ | ۲ | تیرا | بیرا |
| ″ | ۱۴ | چھینک | ترنک |
| ″ | ۲۷ | تقیضی | تقیضے |
| ۹۱ | ۶ | بزاکرہ | مذاکرہ |
| ″ | ۲۷ | آسّلام | السّلام |
| ۹۲ | ۲۱ | کیاہی | کیا ہی پی |
| ایضاً | ۲۵ | ہوی | سہی |
| ″ | ۲۷ | صبح کہنا | سچ کہتا |
| ۹۳ | ۱۳ | یَا بَیع | یَتَا بَیع |
| ۹۴ | ۲۵ | مبلاح | مراح |
| ۹۵ | ۵ | بغابقہ | مضایقہ |
| ۹۶ | ۱۶ | کرتاہ | کرتا |
| ۹۸ | ۱۵ | عید | عیدین |
| ″ | ۲۳ | اَلکَافِیَۃ | العَافِیَۃ |
| ″ | ۲۶ | یا | یا کہی |
| ″ | ۲۷ | ساتی | سقتی |
| ۹۹ | ۹ | تَلَاب | قَلَاب |

تمام شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی
آلہ الطاہرین الطیبین وازواجہ المطہرات امہات المؤمنین وخلفائہ
الراشدین المہدیین الہادین وسائر الصحابۃ وائمۃ الدین اجمعین

بعد حمد اور صلوۃ کی بندہ کثیر العصیان ضعیف البنیان محمد عمران غفر اللہ لہ ولوالدیہ متوطن شہر مصطفی آباد عرف رامپور کا کہتا ہی کہ ایک شخص محتاج بظاہر خوار و بی اعتبار اور حقیقت میں دیانت دار اور تقوی سی آراستہ کمال دیندار رہنی والا دار الامارۃ کلکتے کا بنگالی الاصل شب و روز قال اللہ اور قال الرسول کے طلب میں سرگرم لیکن بسبب تقدیر الٰہی کی کہ لا ینال الانسان الا ما قدر لہ علم سی بی بہرہ تہا جسکو سنتا کہ وہ عالم باعمل پرہیزگار دیندار مقبول درگاہ الٰہی کا ہی اوس سی جا کر استفادہ کرتا اور جو کچھہ شک و شکوک مسائل دینی میں تہے تو پوچھتا اتفاقاً جناب ارشاد مآب یگانہ فضلای دہر یکتای علمای عصر جامع علوم منقول و معقول کاشف دقائق فروع و اصول استاد اور مربی میری حضرت سید مولوی محمد حیدر علی صاحب قبلہ اعلی اللہ شرفہ و درجاتہ وافاض علی العالمین برہ و فیوضاتہ رامپور سی سن ۱۲۳۰ بارہ سو تیس ہجری میں دار الامارۃ کلکتے کو تشریف فرما ہوے یہہ فقیر بہی اونکی خدمت میں ہمراہ رکاب سعادت انتساب کی علم کا استفادہ کرتا وہاں تک پہنچا اونکی علم اور فضل اور کمالات کا شہرہ اطراف اور جوانب میں بنگالی کی ہوا خاص اور عام سب معتقد اور بہرہ مند ہوے وہ شخص تو طالب ایسی شخصوں کا تہا سنتی ہی اگر حاضر ہوا الغرض ایک مدت تو یونہیں آتا رہا اور مسئلی مسائل عرض کرکے پوچھتا رہا ایک دن بلا

کہ حضرت ہم کہان تک مسائل پوچہ سکین کی علم دریا ہی مسائل کی کچہہ حد شمار نہین اور ہم لوگ مجملا عربی اور فارسی کے
کتابون سی واقف ہین التماس بندی کا یہہ ہی کہ مسائل مسلمان کی تجہیز اور تکفین کی کہ یہہ نہایت ضروری ہین
اور ہر مسلمان کو انکی احتیاج ہی اگر اردو زبان مین مذکور ہون تو نہایت فیض عام اور قریب فہم عوام ہو
حضرت مولانا صاحب نی ہرچندکہ بسبب قلت فرصت کی کہ اکثر اوقات درس تدریس اور ہدایت مخلوقات مین
مشغول رہتی تہی اس عاجز کو ارشاد فرمایا کہ تو یہہ مسائل فقہ کی معتبر کتابون سی نقل کر کی بطور ایک رسالی کے
جمع کر دی تا کہ فیض عام اور فائدہ تام ہو جاوی پس بندی نی فرمان لازم الاذعان اوس جناب کا سعادت
دارین کی سمجہہ کر چند معتبر کتابون سی جو مسئلی کہ متفق علیہ تہی سب لکہی اور جن مسئلون مین اختلاف علما کا تہا
اونمین سی جسکا اختلاف ذکر کرنا مناسب تہا اوسکو مع الاختلاف ذکر کیا اور باقی جگہہ جو حکم کہ مفتی بہ اور مختار تہا
اوسکو بیان کیا دوسری کو چہوڑ دیا تا کہ خاطر عوام کی بہت اختلافات سی پریشان نہو جن کتابون سی یہہ رسالہ لکہا گیا ہی
وہ یہہ ہین ہدایہ شرح وقایہ فتاوای عالمگیری فتاوای غنیۃ المصلی شرح منیۃ المصلی خزانۃ الروایات خزانۃ المفتین
جامع الرموز ترجمہ مشکوۃ شریف شیخ عبد الحق دہلوی کا اس رسالی کی بارہ فصلین مقرر کین **پہلی فصل** جانکندن کے
بیان مین **دوسری فصل** میت کی غسل مین **تیسری فصل** کفنانی مین **چوتہی فصل** جنازی کی نماز مین
**پانچوین فصل** اونکی بیان مین کہ جنکو غسل دینا اور اونکی جنازی کی نماز پڑہنا درست ہی یا نہین **چہٹی فصل** جنازی کی امامت مین
**ساتوین فصل** جنازی کی اوٹہانی اور اوسکی ساتہہ چلنی مین **آٹہوین فصل** دفن اور قبر کی بیان مین **نوین فصل**
شہید کی احکام مین **دسوین فصل** مسائل متفرقہ مین **گیارہوین فصل** تعزیت مین **بارہوین فصل** اہل مصیبت
کی لیی طعام بہیجنی اور میت کی لیی صدقہ دینی مین بموافق سوال اوس طالب مذکور کی اس رسالی کا نام تجہیز و تکفین
مسلمان کی رکہا گیا اور حسن اتفاق سی تاریخ ہجری بہی اسکی یہی ہو گئی **پہلی فصل** جانکندن کی بیان مین اگر کسی
مسلمان کو جانکندن شروع ہو یعنی آثار موت کی اوسپر ظاہر ہون چنانچہ ٹیڑہا ہونا ناک کا اور سست ہو جانا پانو کا کہ کہڑی
نہ ہو سکین یا مثل اسکی اور چیزین کہ بوقت جانکندن کی ظاہر ہوتی ہین پس یہہ آثار جب معلوم کیی جاوین تو مستحب ہی
حاضرین کو کہ منہہ اوسکا قبلی کی طرف پہیرین اور سنت ہی کہ سیدہی کروٹ پر لٹاوین جسطور سی کہ زندگی مین سوتا
سنت ہی اگرچہ چت لٹاوین پانون اوسکی قبلی کی طرف کردین اور سر کی نیچی ایک یا دو تکیہ رکہکر ذرا اوپر اوٹہا دین
تا کہ منہہ اوسکا قبلی کی طرف ہو جاوی تو یہہ بہی جائز ہی اگر اسطور کی لٹانی مین مرنی والی پر کچہہ تکلیف زیادہ ہو تو
اوسکو اوسی وضع پر چہوڑ دین جس وضع پر کہ وہ پڑا ہو واجب ہی اوسکی اقربا پر اگر اقربا نہون تو اور مسلمانون پر
جو حاضر ہون تلقین کرنا شہادتین کا قبل وقت غرغرہ کی یعنی پہلی اوس سی کہ دم اوسکا گلی مین اٹک جاوی کہ یہہ حالت سختی کی ہی
نہین رہتی ہی بعضی علمانی کہا ہی تلقین کرنا مستحب ہی اکثر علما کی نزدیک شہادتین کی تلقین سی یہہ مراد ہی
اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ اور بعضون کی نزدیک یہہ مراد ہی لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ اسطور سی تلقین کرین کہ آپ پڑہ پڑہ کی اوسکو سناوین کہ وہ سنی اور سمجہی اوسکو نہ کہین کہ تو بہی

کہ تو بہی کہہ اسطور سلی کہ یہہ وقت اوسپر کمال تکلیف کا ہی مبادا کہ اسکا کہنا اوسکو برا معلوم ہو یا وہ بسبب
کمال تکلیف کی انکار کر بیٹھی تو یہہ اوسکی حق مین بہتر نہین آپس چاہیی اون حاضرین کو جب تک تلقین کرتی رہین
تہ مرنی والی ایکبار تہا دیوین صراحۃ یا اشارۃ تکلی پہر اوسکو تلقین کرنا موقوف کرین اگر بعد اسکی کوئی بات دنیا کے
اوسکی منہہ سی نکلی تو پہر اسی طور سی تلقین کرین علی ہذا القیاس یہان تک کہ اوسکا آخر کلام لا الہ الا اللہ ہو جاے
اگر کسی مسلمان سی کفر کا کلمہ جانکندنی مین ظاہر ہو جاوی تا بعد تو اوسکی واسطی دعا مغفرت کی خدا سی مانگین اور اوسکی
تجہیز اور تکفین مسلمانون کی سی کرین کہ اسوقت کی کفر و اسلام کا اعتبار نہین مرنی والی کی پاس سورۃ یس اور
سورۃ رعد پڑہنا مستحب ہی اور جب کہ وہ مر چکی تو اوسکی آنکہین بند کرنا مستحب ہی اور ایک پٹی کپڑی کی اوسکی
تہوڑی کے نیچی سی نکالکر اوپر سر کی باندہ دین تاکہ منہہ اوسکا پہیلا نہ رہ جاے اور مکہی وغیرہ اوسمین نجاوی اسکی آنکہین
بند کرنی والا بند کرتی ہوئی پڑہی بسم اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ
وسلم اللہم یسر علیہ امرہ وسہل علیہ ما بعدہ واسعدہ بلقائک واجعل ما خرج الیہ خیرا مما خرج عنہ
بعد اسکی میت کی پاون پہیلا دین کہ سکڑ نجائین اور ایک تلوار یا کچہہ تہوڑی سی لوہا اوسکی پیٹ پر رکہہ دین کہ پہول نجاوی اور
حاضر کی جاوین نزدیک اوسکی خوشبوئیان مثل عطر اور گلاب وغیرہ کی جب تک کہ میت کو غسل نہ دیا ہو قرآن پڑہنا
اوسکی پاس مکروہ ہی بعضی علما کی نزدیک جائز نہین بیٹہنا میت کے پاس حیض اور نفاس والی عورتون کا اور
اوسکا کہ جنابت مین ہو اور بعضی علما کی نزدیک اسمین کچہہ مضایقہ نہین میت کے اقربا اور ہمسایہ اور اہل محلہ کو
خبر کرنا اسکی موت سی مستحب ہی میت کو چارپائی یا تخت پر رکہین زمین مین نہ ڈالدین چنانچہ رسم ہنود کی ہی اسلیے
کہ اثر زمین کا اسکی بدن کو کچہہ تغیر نکر دی اور زمین پر ڈالنی مین ہتک اور اہانت بہی مردی کی ہی حالانکہ
تعظیم اور تکریم اوسکی حدیث شریف مین آئی ہی شتابی کرنا میت کی تجہیز تکفین مین مستحب ہی دوسری فصل
میت کی غسل مین میت کو غسل دینا فرض کفایہ ہی فرض کفایہ اوسکو کہتی ہین کہ جو بعضی لوگ ادا کرین تو سب چہوٹ جاوین
اور جو کوئی ادا نکری تو سب گنہگار ہون جب میت کو غسل دینی کی لیی تخت پر ڈالین تو مستحب ہی کہ تین بار یا پانچ
یا سات بار پہلی اوس تخت کو صندل اور اگر سی یا جو انمین سی میسر ہو دہونی دین تب میت کو اوسپر ڈالین اور
گرد اوسکی وہی دہونی رکہین اور پاون اوسکی قبلی کی طرف کرکی اسطور سی کہ منہہ بہی قبلی کی طرف ہو جائی لٹا
لٹا دین اگر جگہہ میسر نہو مکان تنگ ہو تو جس وضع سی کہ ہو سکی غسل دین غسل کی وقت میت کی بدن پر جو لباس ہو نکال
ڈالین مگر بی ستری نکرین بلکہ ایک پاک کپڑا اوسکی ستر عورت پر ڈالدین حضرت پاک جناب رسالت مآب صلی اللہ
علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کو جو قمیص سمیت غسل دیا تہا تو یہہ اونسی جناب پاک کی خواص سی تہا غیر کی لیی اوسپر قیاس نکیجیے
کہ یہہ مخالف افعال اور اقوال حضرت کی ہی غسل کا پانی خطمی عراقی یا بیر کی پتی یا صابون یا اشنان ڈالکر گرم کرین
اگر کوئی چیز انمین سی میسر نہو سکی تو فقط گرم پانی بہی کافی ہی غسل دینی والا پہلی اوسکے استنجے کی جگہہ سے
کلوخ یا پتہر سی نجاست دور کرکی پہر کپڑی کی تہیلی ہاتہہ مین پہن کی استنجا میت کا کر دی پہر اوس تہیلی کو دور کر کی

[illegible]

دوہاتھ دہوکر اپنی انگلی پر کپڑا لپیٹ کر دانت ہونٹھ میت کے مل دی اور دونو نتھنون میں پہرا دی یہی کافی ہی منہہ
اور ناک میں میت کے پانی نہ ڈالی اگر خوف اندر چلی جانی کا ہی کیونکہ میت زندی کی طرح سی منہہ ناک سی پانی
نہین نکال سکتا پہر سب باقی وضو پورا کر دی وضو سی پہلی پہنچون تک ہاتھ میت کے نہ دہووی کہ یہ سنت
زندی کی واسطی ہی میت کے لیی ہاتھ ہونا غسل دینی والی کا کافی ہی پہر داڑہی اور سر کی بال اگر ہون تو گلخیرو
بیسن سی دہو دی اگر یہ میسر نہو تو صابون وغیرہ سی دہو دی بعد اسکی میت کو بائین کروٹ پر ڈال دی
داہنی طرف تین مرتبہ پانی سر سی پاؤن تک ڈالی کہ بائین طرف جو تختہ سی لگی ہوئی ہی وہان تک پہنچ جاوی
یہ پہلا غسل ہوا پانی ڈالنی مین سر سی شروع کری سب بدن میت کا ہاتھ سی ملی مگر ستر کی جگہہ تہیلی ہاتھ مین
پہن کر کپڑا لپیٹ کر خالی ہاتھ سی ستر کی جگہہ نہ ملی کہ ہاتھ لگانا اور دیکھنا ستر کی جگہہ مردی کی [illegible]
جیسی کہ زندی کی پہر میت کو داہنی کروٹ پر لٹا کی بائین طرف سر سی پاؤن تک تین مرتبہ پانی بہاوی
اور اوسی طور سی یعنی اوسکا ملی کہ سابق معلوم ہوا یہہ دوسرا غسل ہوا ان دونو مرتبہ وہ پانی ہو کہ بیری کی پتی
وغیرہ ڈالکر جوش دیا گیا ہو پہر اوس وقت میت کی پشت کو غسل دینی والا اپنی گہٹنون اور ہاتہون یا سینی کی
عوض جسطرح سی ہو سکی تکیہ لگا کر اوسکو بٹہائی اور پیٹ اوسکا آہستہ آہستہ نیچی کو ملی اگر اوسکی پیٹ سی کچہہ نکلی
تو اوسی دہو ڈالی اعادہ غسل وضو کا نکری پہر میت کو بائین کروٹ پر لٹا کی داہنی طرف سر سی پاؤن تک
تین مرتبہ پانی بہاوی اس مرتبی کی پانی مین چاہیی کہ تہوڑا سا فقط کافور ملا ہو اور بیری کی پتی وغیرہ
اوسمین نہو اور جوش بہی نکیا ہو یہہ تیسرا غسل ہوا اس بیان سی یہہ معلوم ہوا کہ غسل مین تین بار پانی ڈالنا
سنت ہی اگر پانی ڈالنا تین بار سی کم یا زیادہ ہو تو بہی غسل ہو جائیگا اسلیی کہ واجب ایک ہی مرتبہ ہی
پہر اوسکی تمام بدن کو کپڑی سی پونچہہ ڈالی اگر بعد اسکی بہی کچہہ اسکی بدن سی خارج ہو تو اوسکو بہی دہو ڈالی
اعادہ غسل کا نکری اگر سر کی بال اور داڑہی ہو تو اوسپر حنوط لگائین حنوط اوس خوشبو کو کہتی ہین کہ چند
خوشبوئین مثل عطر اور گلاب اور صندل وغیرہ کی ایک جگہہ جمع کرتی ہین اور یہہ مشہور ہی زعفران
اور ورس داخل کرنا حنوط مین مردون کی واسطی مکروہ ہی اور عورت کی لیی جائز ہی مشک ڈالنا حنوط مین
جائز ہی ورس نام ہی ایک قسم گہانس کا کہ سرزمین یمن مین پیدا ہوتی ہی اور بعضی محققین نی لکہا ہے
کہ ورس تن کو کہتی ہین کہ ہندوستان مین مشہور درخت ہی پہر میت کے دونو ہتہیلیون اور تلوون پر اور ماتہے
اور ناک پر اور دونو گہٹنون پر کہ یہہ اعضا سجدی کی ہین کافور لگائین اور حنوط اوسکی کفن پر بہی لگائین
اور مردون کی منہہ ناک کانون مین روئی رکہدین تو مضائقہ نہین روئی رکہنا میت کے جا ضرور اور پیشاب کی جگہہ
مکروہ ہی کنگہی کرنا میت کا اور بال اور ناخن کاٹنی اوسکی جائز نہین لیکن جو ناخن ٹوٹ گیا ہو تو اوسکا توڑنا درست ہی
اگر خاوند جورو کو غسل دینی تو جائز نہین اور جورو خاوند کو غسل دیی تو درست ہی بشرطیکہ اوسکو کوئی طلاق نہ دی ہو
یا طلاق بہیجی ہی ہو لیکن وہ غسل دینی کی وقت عدت مین ہی اگر عدت اوسکی قبل غسل کی تمام ہو چکی یا وہ مطلقہ تہی [illegible]

ع [illegible]

ع کذا فی کشف الغطاء [illegible]

ع [illegible]

١٢

طلاق بائن کر کی یا خاوند کی مرنیکی بعد پہلی غسل دینی سی مرتد ہو کر مسلمان ہو گیی یا ہاتھ لگایا خاوند کی باپ
یا بیٹی کو ہوس سی یا بوسہ لیا اونکا شہوت سی تو ان سب صورتون مین عورت کو غسل دینا خاوند کا درست نہین بہتر یہ ہے
کہ غسل میت کو وہ دے کہ جسکی ساتھ میت کو قرابت زیادہ ہو اگر میت کے اقربا مین کوئی غسل کی احکام نجانتا ہو تو وہ شخص
غسل دے کہ متقی پرہیزگار امین ہو اور احکام غسل کی بہی جانتا ہو نہلانی والا میت کی بدن مین اتفاقا جو کچھ مکروہ یا بری چیز دیکہی
تو اوسکا اظہار نکرے بشرطیکہ قبل موت کے وہ چیز اوسمین ہو اور اگر مرتی وقت یا بعد موت کے وہ پیدا ہو جیسی کالا منہ ہو جانا
یا شکل اسکی اور کچھ عیاذا باللہ اور وہ میت فسق و فجور مین مشہور ہو تو اوسکی اظہار مین باک نہین ہی تا کہ اور آدمیون کو
اس سی عبرت ہو اگر میت کے چہری پر نور سا نظر آیا اوسکی بعض نیکی دیکہی یا شکل اسکی اور نیکیون سی تو اونکا اظہار کرنا بہتر ہی تا کہ
اور آدمیون کو نیک عمل پر رغبت ہو اگر میت پانی کا ڈوبا ہو یا بولی اور بدن اوسکا گل گیا ہو تو اوسکا غسل مسلمانون پر واجب ہے
پس اگر غسل کی نیت سی تین غوطی دی کر پانی سی نکال لیا جاے تو اوسکی غسل کی لیی کفایت کرتا ہی لڑکیان لڑکی اگر مراہق ہون
یعنی حد شہوت کو پہنچی ہون تو جائز ہی کہ غسل اونکو خواہ مرد دین خواہ عورتین خنثی مشکل یعنی وہ کوئی کہ جسمین مرد اور عورت کے
پہچاننی کی نشانیان جمع ہون اور غلبہ کسی جانب کا معلوم نہو اگر مراہق ہو چکا ہو تو تیمم کرایا جاے والا حکم اوسکا مثل چہوٹے
لڑکون کی ہی اگر عورت مر جاے مردون مین اور وہان کوئی دوسری عورت نہلانی والی اوسکی نملی یا مرد مر جاے عورتون مین
اور وہان کوئی مرد دوسرا نہلانی والا اوسکا نملی تو جو اوسکا محرم ہو وہ اپنی ہاتھ سی اوسکا تیمم کرا دی اگر محرم کوئی نہو
تو اجنبی اپنی ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر تیمم کرا دیوی پہر نماز جنازہ کی پڑہی میت کے غسل مین نیت شرط ہی لیکن واسطی سقوط ہونے
فرضیت غسل کی مسلمانون سی واسطی میت کے طہارت کے چنانچہ اگر نماز جنازہ کی غریق پر پڑہین بدون اعادہ غسل کے
تو جائز ہی تیسری فصل میت کے کفنانی مین کفن دینا میت کو فرض کفایہ ہی کفن سنت مردون کی لیی تین کپڑی ہین ازار
لفافہ قمیص کفن کفایت دو کپڑی ہین ازار لفافہ کفن ضرورت کم اس سی لیکن اسقدر ہو کہ سب بدن میت کا اوسمین چہپ جاے
ازار اور لفافہ نام ہی اون چادرون کا کہ اون دونو کو کفنانی کی وقت نیچی اوپر ڈال کر قمیص اوپر بچہاتی ہین جس چادر کو
اول بچہاتی ہین اوسکو لفافہ کہتی ہین اور جس چادر پر جو دوسری چادر بچہاتی ہین اوسکو ازار کہتی ہین ہر ایک چادر اتنی ہو
کہ مردہ تمام سر پانو تک اوسمین چہپ جاے اور ہر ایک چوڑی اسقدر ہو کہ مردی کو جب اوسپر لٹا دین تو دونو کنارے اوسکی
داہنی بائین طرفون کی اوسمین نیچی اوپر آ جائین قمیص اوس کفنی کو کہتی ہین کہ جسمین کلیان اور آستینین وغیرہ نہون کفن سنت عورت کے لیی
پانچ کپڑی ہین درع خمار لفافہ ازار خرقہ اور کفن کفایت تین ہین لفافہ ازار خمار کم اس سی مکروہ ہی اور کفن ضرورت
اس سی کم ہی لیکن اسقدر ہو کہ سب بدن میت کا اوسمین چہپ جاوی درع اور قمیص مین اسقدر فرق ہی کہ قمیص
اوسکو کہتی ہین کہ جسکو مرد پہنتی ہین اور درع اوسکو کہتی ہین کہ جسکو عورتین پہنتی ہین درع سینی کی اوپر چاک کرتی ہین
قمیص مونڈہون کی اوپر کفنانی کی وقت بہی درع اور قمیص مین ایسا ہی چاک کرنا چاہیی درع اور قمیص جو زندگی کی وقت تہا
ان لباسونکا بعینہ یہی حکم رہا انکا بعد موت کی بہی اگرچہ قطع وضع انکی مخالف ہی زندگی کی وقت کی
خمار اوڑہنی کو کہتے ہین خرقہ سینہ بند کو کہتے ہین قمیص اور درع کا طول کاندہون سے

[illegible]

تحت ناف تک جاسکے اور عرض اسقدر ہو کہ مردہ اوسمیں چھپ جائی اور اوسی خرقی کی بات نہیں ہاں یہ ہی کہ اس اوسکا طول چھاتی سے
گھٹنوں کی بیچ تک ہے اور لکھا ہے کہ کنٹھی اوسمیں چھپ جائیں طول چار گز کا دو ہاتھ ہی عرض اوسکا ایک بالشت
معصوم لکھا ہی کہ ایک حالت میں ستر عورت کا نہیں چھپ سکتا ہی اگر دو ثلث اوسکا عرض کریں
دیتے ہیں جیسا کہ مصباح الصلوٰۃ میں مذکور ہی مرد کی کفنانی کا یہ طور ہی کہ اول لفافہ کسی پاک چیز پر بچھا دیں
مثلاً بوریا یا چارپائی یا تخت پھر ڈھونی صندل اور اگر کی اوسکو دیکر خوشبو اوسپر چھڑکیں پھر لفافی پر ازار بچھا دیں
پھر اوسپر بھی ڈھونی دیکر خوشبو چھڑکیں بعد اوسکی آدھی کفنی ازار پر بچھا دیں اور آدھی سمیٹ کی سر کی طرف رکھ دیں
پھر اوسکو بھی ڈھونی دیکر خوشبو چھڑکیں یہ معلوم ہو چکا ہی کہ ڈھونی صندل اور اگر کی چاہیے پھر مردہ کو پاک
کپڑے سی پونچھ ڈالیں پھر حنوط سر اور داڑھی پر اور کافور سجدے کی ساتوں اعضا پر لگا کر غسل کی جگہہ سی
مع ستر کی چھپائی ہوئی کفنی پر لاکی رکھیں پھر کفنی کی چاک میں سر اوسکا ڈالکی کفنی پہنا دیں اور وہ
آدھی کفنی کہ سر کی جانب میں بچھی ہوئی تھی اوسکو مردے پر پھیلا دیں پھر پہلی ازار کو بائیں طرف سی اوسپر لپیٹیں
پھر داہنی طرف سی لپیٹیں تاکہ داہنا کنارہ بائیں کنارے کی اوپر آجاوی پھر اوسی طور سی لفافہ اوسپر لپیٹیں پھر کپڑے کی
دونوں طرف سر اور پاؤں کی جانب کی باندھ دیں تاکہ اوڑنے کھلنے کا خوف نہ رہی محیط میں لکھا ہی کہ کفنی کو بعد
پہنانے کی سیویں لیکن مراسم الی لی لکھا ہی کہ امام حلوائی نے فرمایا ہی کہ صحیح یہی بات ہی کہ کفنی کو بعد پہنانے کی
سیویں عورت کی کفنانی کا یہ طور ہی کہ اول خرقہ یعنی سینہ بند ایک پاک چیز پر جانچہ معلوم ہوا بچھا دیں پھر اوسپر
لفافہ لفافی پر ازار ازار پر درع یعنی کفنی پھر ہر ایک کو ڈھونی دیں اور خوشبو اوسپر چھڑکیں جس طور سی کہ
مرد کی کفنانی میں معلوم ہوا ہی بعد اوسکی عورت کا مردہ لاکر اوسکی حنوط اوسکی سر اور کافور سجدے کی ساتوں اعضا پر
لگا کر بعد اوسکا چھپائی ہوئی غسل کی جگہہ سی لاکی کفنی پر لٹا دیں بعد اسکی کفنی پہنا دیں پھر سر کی بال اوسکی
دو حصی کر کی سینی پر کفنی کی اوپر رکھیں پھر خمار یعنی اوڑھنی اوسکی سر پر کھلی چھوڑ دیں اور بٹا کر دونوں حصی اوسکی بالوں کی
اوڑھنی کی دونوں طرفوں میں چھپائیں پھر خمار کی اوپر ازار ازار کی اوپر لفافہ لپیٹیں جس طور سی کہ مرد کی کفن میں
بیان ہوا بعد اوسکی خرقہ سینی کی اوپر بغلوں سی نکال کر گھٹنوں کی بیچ تک لپیٹیں اور بعض سی خرقہ ناف تک ہی پہلی بائیں طرف سی
داہنی طرف لائیں پھر داہنی طرف سی بائیں طرف پھر کنارے سی اور کمر کی جگہہ کفن کو باندھ دیں تاکہ ستر محفوظ رہے
جوہرۃ النیرہ میں لکھا ہی ظاہر مذہب یہ ہی کہ خرقہ کو درمیان لفافی اور ازار کی رکھیں کیونکہ کفن کا حکم میں قبل البلوغ کی
جیسی مسئلہ قبل عورت کی ہی مراہق یعنی بالغ کی ہی مخرج قریب حلال یعنی صغیر السن لڑکی کی لئی کفن ایک کپڑے تک بھی
جائز ہی اور لڑکی کی لئی دو تک اگر انکو بھی موافق بالغوں کی کفن دیا جاوی تو بہتر ہی اگر بچہ پیٹ سی مرا ہوا پیدا ہو لڑکا
یا لڑکی تو اوسکو ایک پاک کپڑے میں لپیٹ کر گاڑ دیں اور اوسکو مردی کا سا کفن نہ دیں جیسی کہ ہاتھ پاؤں بنے ہی کی حرج نہیں
تو یہ کفنائی جاویں لیک ایک پاک کپڑے میں لپیٹ کر گاڑ دی جاویں سا ہرا کپڑا کفن میں برابر ہی مگر پرانی کو دہو لیں
چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سی صحیح بخاری میں روایت ہی کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ

[illegible]

عنہ نی مرض موت مین دیکہا اوس کپڑی کی طرف جو اونکی بدن مبارک مین تہا فرمایا کہ اس کپڑی کو دہو ڈالو اور دو کپڑی اوسپر زیادہ کرکی مجہکو کفناٸیو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نی کہا کہ یہہ کپڑا پرانا ہی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نی کہا کہ نئی کی لیی زندی مستحق زیادہ ہین میت پرانی ہی کی لیی مستحق ہی سفید کپڑی کا کفن بنانا مستحب ہی چنانچہ حضرت عباس رضی اللہ تعالی عنہ سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحابہ وسلم نی فرمایا کہ لباس بناؤ تم اپنا سفید کپڑی کا کہ یہہ تمہاری بہتر لباسون مین ہی اور اوسمین کفناؤ اپنی مردون کو آرائی اور جمال کی کپڑی کا کفن دینا درست ہی مگر مردون کی لیی ریشمین اور زرد اور سرخ کپڑی کا کفن مکروہ ہی جیسی کہ اوسکو زندگی مین انکا پہننا مکروہ ہے عورت کی لیی یہہ سب درست ہی جیسی کہ اوسکو زندگی مین انکا پہننا درست ہی اگر سوا ان کپڑون کی کہ مرد کی لیی مکروہ ہین نہ ملی تو اوسکی واسطی ایسی کپڑی سی زیادہ کفن نہ بناوین چاہیی کہ مرد کا کفن ویسی کپڑی کا بناوین کہ پہنتا تہا جمعی اور عیدین مین اور عورت کا ویسی کپڑی کا کہ پہنتی ہو ماں باپ کی گہر جانی مین مرد کا کفن اوسی کی مال سی دینا ہی اگر مال ہو اور اگر مال اوسکا نہو تو اوسپر دینا واجب ہی کہ جسپر زندگی مین اوسکا نفقہ واجب ہوتا ہی جورو اگر غنی ہو تو کفن اوسکا خاوند پر واجب ہی والا اوسکی مال مین سی دین اور نزدیک امام ابو یوسف رحمۃ اللہ کی اگرچہ مال عورت کا ہو تو بہی خاوند ہی کفن دیگا جیسی کہ زندگی مین اوسکو لباس دیتا ہی چوتہی فصل جنازی کی نماز مین نبی علیہ الصلوۃ والسلام اہلبیت کا اسپر اجماع ہی کہ نماز جنازی کی فرض کفایہ ہی پس اگر کوئی شخص اس سی انکار کری تو کافر ہو جائیگا اور ایک مسلمان نی بہی نماز پڑہ لی تو سب چہوٹ جائین گی ہر فرض کفایہ کا یہی حکم ہی جیسی کہ غسل کی فصل مین معلوم ہوا اس نماز کی صحت کی واسطی نو شرطین ہین پہلی شرط مسلمان ہونا نماز پڑہنی والی اور مردی کا پس اگر کافر یا مرتد نی کسی میت کی جنازی کی نماز پڑہی بدون اور مسلمانون کی یا امام ہو مرتد یا کافر اور مقتدی مسلمان ہون تو نماز درست نہوگی یا اگر کسی مردی کافر اور منافق پر مسلمان لوگ نماز جنازی کی پڑہین تو یہہ بہی جائز نہین دوسری شرط میت اور مصلی کا بدن پاک ہونا ہی جنابت اور بی وضو ہونی سی اور جمیع ناپاک چیزون سی اگر نماز جنازی کی جماعت سی پڑہین تو فقط امام اور میت کی طہارت شرط ہی اسلیی کہ ایک مسلمان اگر نماز جنازی کی پڑہ لیگا تو سب مسلمان چہوٹ جائینگی اس فرض سی مگر جو مقتدی کہ بی طہارت نماز پڑہیگا تو اوسکی نماز نہوگی تیسری شرط میت اور مصلی کا لباس پاک ہونا ہی چوتہی شرط میت اور نمازیکا مکان پاک ہونا ہی مگر میت کی مکان طہارت مین اختلاف ہی پانچوین شرط ستر عورت میت اور مصلی کا ستر عورت مردون کی لیی چہپانا بدن کا ہی ناف سی گہٹنون تک لیکن ناف خارج گہٹنی داخل اور عورتون کی لیی تمام بدن چہپانا مگر چہرہ اور دونو ہتہیلیان اور دونو قدم کہ یہہ تینو اعضا موافق صحیح روایت کی اونکی حق مین عورت نہین ہین باقی اسکی تفصیل بڑی کتابون مین مذکور ہی اس جگہہ بقدر ضرورت کی بیان ہوا چہٹی شرط رکہنا میت کا زمین یا اوسی چیز پر کہ شرع مین مثل زمین کی ہو اور روبرو مصلی کی پس اگر جنازہ مثلا گہوڑی کی پیٹہ پر ہو پیچہی یا داہنی بائین طرف مصلی کی یا غائب ہو تو نماز جنازی کی درست نہوگی ساتوین شرط بالغ ہونا امام کا آٹہوین شرط کہڑا ہونا مصلی کا روبقبلہ ہوکر نوین شرط نیت کرنی مصلی کی نماز کی خاص واسطی اللہ تعالی کی اور دعا

دل میں یہ کہے مصلی کہے نیت کی میں نے ادا کروں چار تکبیریں نماز جنازہ کی واسطے اللہ تعالی کی اور دعا واسطے اس میت کی منہہ میرا قبلہ کی طرف اگر مصلی مقتدی ہو تو کہے نیت کی میں نے ادا کروں چار تکبیریں نماز جنازہ کی واسطے اللہ تعالی کی اور دعا اس میت کی واسطے اس امام کے پیچھے منہہ میرا قبلہ کی طرف پھر نیت کی بعد متصل تکبیر اولی کہے یعنی اللہ اکبر جنازہ کی نماز میں دو ارکان ہیں چار تکبیریں کہنا یعنی ابتدائی نماز کی کہے اللہ اکبر پھر بعد ثنا کی اللہ اکبر کہے پھر بعد درود کی اللہ اکبر کہے پھر بعد دعا کی اللہ اکبر کہے دوسرا نماز میں کھڑا ہونا بعضی علماء کہا ہے کہ تکبیر اولی تحریمہ ہے کہ قیام اس کی تکبیر ہے سنتیں اس نماز میں تین ہیں تکبیر اول کی بعد ثنا پڑھنا یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ دوسری تکبیر کی بعد نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود پڑھنا جو درود کہ ہو مثلاً اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ تیسری تکبیر کی بعد دعا پڑھنا مثلاً اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ وَخُصَّ هٰذَا الْمَيِّتَ بِالرَّوْحِ وَالرَّاحَةِ وَالْمَغْفِرَةِ وَالرِّضْوَانِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ وَلَقِّهِ الْاَمْنَ وَالْبُشْرٰى وَالْكَرَامَةَ وَالزُّلْفٰى بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

اس نماز میں کوئی دعا مقرر نہیں ہے جو دعا یاد ہو سو پڑھے لیکن جو دعا کہ حدیث میں منقول ہوا ہے اسکا پڑھنا اولیٰ اگر میت غیر مکلف ہو کہ اوسپر تکلیف عبادت کی خدا کی طرف سے نہیں یعنی مجنون اصلی یا نابالغ ہے پس اگر لڑکا ہو یا مجنون تو یہہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ اگر لڑکی ہو یا عورت مجنون ہو تو یہہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ یہہ دعا پڑھنے کی بعد چوتھی تکبیر کرکے داہنی طرف منہہ پھیر کر سلام کرے اور سلام میں یہہ پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ پھر ایسے ہی بائیں طرف کو فتح القدیر میں یہہ لکھا ہے سلام میں نیت میت اور مقتدیوں کی کرے قاضیخان وغیرہ کی لکھا ہے سلام میں میت کی نیت کرنا منع ہے پہلی تکبیر میں ہاتھ اوٹھانا کانوں تک ہے باقی تکبیروں میں ہاتھ اوٹھانا موافق مذہب مختار کی درست نہیں ہے امام چاروں تکبیریں بلند آواز کہے اور مقتدی آہستہ کہیں جیسے نماز پنجگانہ میں اور سلام دونوں طرف کا بلند آواز سے کہے جنازہ کی سینے کی برابر کھڑا ہونا امام کا مستحب ہے میت عورت ہو یا مرد اگر مصلی فقط ایک ہی ہو تو وہ بھی سینے ہی کی برابر کھڑا ہووے تین صفیں کرنا اس نماز میں مستحب ہے یہاں تک کہ اگر سات آدمی ہوں تو ایک امام ہو اور تین شخص اوسکی پیچھے کھڑے ہوں اور دو شخص اونکی پیچھے اور ایک سب کے پیچھے تاکہ تین صفیں بن جائیں اسواسطے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے جس شخص پر تین صفوں نے نماز پڑھی تو اللہ تعالی اوسکو بخش دیگا اس نماز کی سب صفوں سے پچھلی صف میں ثواب زیادہ ہے

[illegible]

[illegible]

بخلاف نماز پنجگانہ کی کہ اوسمین پہلی صف مین ثواب زیادہ ہی یا ایک شخص حاضر ہوا اور بعضی تکبیرین ہو چکی ہین تو جنازہ مین داخل نہووی جب تک امام تکبیر نکہی پس جب کہی تو یہہ امام کی ساتہہ تکبیر کہکر داخل ہو جاوی بر خلاف اوس شخص کی جو حاضر تہا پہلی تکبیر کی وقت اور اوسکو کچہہ دیر ہو گئی امام کی ساتہہ تکبیر کہہ سکا تو وہ دیر نکری تکبیر کہکر امام کی ساتہہ شریک ہو جاوی کہ اسقدر ضرورت ہی اور ضرورتین معاف ہین آگی ہی جو شخص کہ حاضر ہوا چار تکبیرون کی بعد تو وہ بہی دیر نکری جلد تکبیر کہکر کہڑا ہو جاوی پہر جب امام سلام پہیر چکی تو وہ شخص تنہا تین تکبیرین متصل بغیر دعا اور درود کی کہہ کی سلام پہیر دی پس اگر اوسکی آگی سی میت کو اوٹہا لیا قبل پوری ہو جانی چار تکبیرونکی تو نماز اوسکی باطل ہو گئی اگر بہت جنازی جمع ہون علاحدہ علاحدہ نماز پڑہنا ہر جنازی پر بہتر ہی پہلی پڑہنا اوسپر بہتر ہی کہ مرتب مین نیک بخت ہو اور اگر جمع کر کی ایک بار سب پر نماز پڑہین تو بہی جائز ہی پہر امام کو اختیار ہی کہ سب جنازونکی ایک صف بناوین یا ہر جنازی کو برابر برابر کر کی اپنی منہہ کی سامنی سب کو رکہین اس طور سی کہ اگر ایک شخص ہو تو اوسکی منہہ کی آگی سب کے سینی ہون اور اگر امام ہو تو اوسکی منہہ کی آگی سب کی سینی ہون لیکن اپنی نزدیک اوس جنازی کو رکہی کہ سب مین بہتر اور افضل ہو پہر اوسکی بعد اوسکو رکہی کہ اون سب باقیون مین بہتر اور افضل ہو اور علی ہذا القیاس اسی طور سی سب کو رکہی اگر مرد اور عورتین اور نابالغ اور خنثی مشکل اور غلام اور یہ سب جمع ہون تو سب سی پہلی مردونکو رکہین خواہ حر ہون خواہ غلام ہون اور بعضی کہتی ہین کہ غلام حرونکی پیچہی رکہی جاوین اونکی بعد نابالغون کو رکہین اونکی بعد خنثونکو یعنی اون شخصونکو کہ جنمین مرد و عورت کے پہچاننی کی نشانیان جمع ہون اور غلبہ کسی جانب کا معلوم نہو کہ اوسکو خنثی مشکل کہتی ہین چنانچہ معلوم ہو چکا ہی اگر مرد کی جانب غالب ہی تو اوسکا حکم مرد کا ہی اور جو عورت کی جانب غالب ہو تو اوسکا حکم عورت کا ہی پہر اونکی بعد عورتونکو رکہین

**پانچوین فصل** اونکی بیان مین کہ جنکو غسل دینا اور اونکی جنازی کی نماز پڑہنا درست ہی یا نہین چند فریق کو غسل دینا اور اونکی جنازونکی نماز پڑہنا درست نہین ہی ایک باغی یعنی وہ لوگ کہ اپنی وقت کی بادشاہ اسلام کی حکم سی پہر گئی ہون دوسری قزاق یعنی وہ لوگ کہ راستا لوٹتی ہین تیسری وہ لوگ کہ راتکو ہتیار باندہکر شہر مین چوری کرتی ہین اور اگر کوئی مزاحمت کری تو اوسکو مار ڈالنی مین صرفہ نہین کرتی ہین چوتہی ٹہگ یعنی وہ لوگ کہ فریب کی پہانسی دیکر مار ڈالتی ہین بشرطیکہ یہہ سب لشکر کی ہاتہہ سی لڑائی مین مارے جاوین اور اگر امام وقت کا اونکو گرفتار کری بعد اوسکی قتل کری تو اونکو غسل بہی دیا جاوی اور نماز جنازی کی بہی پڑہی جاوی پانچوین قاتل والدین کا یعنی وہ شخص کہ اوسنی اپنی دونو ماباپ کو مار ڈالا ہو یا ایک کو شہید کو غسل نہین دیتی ہین حکم اوسکا آٹہوین فصل مین انشاء اللہ تعالی معلوم ہوگا اگر میت کو گاڑ دیا اور نماز جنازی کی نہین پڑہی تو اوسکی قبر پر پڑہنا جب تک کہ اوسکی پہٹ جانی کا گمان غالب نہو امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتی ہین کہ میت پہٹنی کا شک ہو گیا ہو تو بہی پڑہین بعضی اعضا پر نماز پڑہنا درست نہین ہی یعنی اگر ہاتہہ یا پاون یا اور کچہہ عضو بدن سی جدا ہو تو نماز اوسپر نپڑہین جب تک کہ اکثر بدن نہو یا آدہا سر سمیت سر کی طرف کا اوس آدہی پر پڑہنا درست نہین کہ سر سی برابر لمبائی مین چیرا ہوا ہو وانہ

[illegible]
[illegible]
حقیقت مین [illegible]
دعا مین [illegible]
[illegible]
پہلی صف مین [illegible]
فائدہ [illegible]
[illegible]

حرب سی جو نابالغ قید مین بغیر ماں باپ کی آئی اور دار اسلام مین آکی مر جاوی تو نماز اوسپر پڑہین اور اگر اوسکی ساتہہ
کوئی باپ مین سی بہی پکڑا آیا لیکن اسلام نہین لایا تو اس نابالغ پر نماز پڑہنا درست نہین اگر نابالغ خود مسلمان ہو بدون
ماں باپ کی اور وہ اسلام کو سمجہتا تہا تو اوسپر نماز پڑہین اس حکم مین لڑکا لڑکی دونو برابر ہین کوئی بچہ پیدا ہوا اور اوسکی
زندگی کی علامت پائی گئی مثلاً آواز دیا حرکت کی پہر جلد مر گیا یا پیٹ سی اگر زندہ خارج ہو کی مر گیا نام اوسکا رکہین
غسل اوسکو دین اور اوسپر نماز پڑہین جو کوئی مرا پیدا ہوا یا کچہہ اعضا اوسکی بنی ہین اور کچہہ نہین تو غسل اوسکو دیکر ایک
پاک کپڑی مین لپیٹ کی گاڑ دین اور نماز جنازی کی نہ پڑہین اگر مسلمانون اور کافرونکی مردی ملجاوین پس اگر کسی
علامت سی مسلمان پہچانی جاتی ہین تو مسلمانون کو جدا کر کی غسل دی کر نماز جنازی کی پڑہ کی مسلمانونکی گورستان مین
دفن کرین علامت مسلمانون کی خضاب ختنہ سیاہ لباس لبونکی بال تراشنا ہی اگر ان علامتو مین بہی شبہہ ہو جاوی
چنانچہ یہود ختنہ کرتی ہین نصاریٰ سیاہ لباس پہنتی ہین اور فارسی مسلمان بہی کہ جو اپنی صورت ہیبتناک کرنی کی لیی
موچہین بڑہاوتی ہین اور بعضی کفار بہی خضاب کرتی ہین پس اسوقت مین دیکہنا چاہیی اگر مردی مسلمانونکی بہت ہون
تو سب کو غسل دین اور جمع کر کی نماز جنازی کی پڑہین لیکن نیت مسلمانونکی کرین اور مسلمانونکی مقبرہ مین گاڑ دین
اور اگر کافر زیادہ ہون تو نماز کسی پر نہ پڑہین مگر نہلا کفنا کر سب کو کافرونکی مقبرہ مین گاڑ دیوین اور غسل کفن مین رعایت
سنت کی نکرین اگر کافر اور مسلمان برابر ہون تو غسل سب کو دین مگر اوپر نماز پڑہنی مین اور دفن کرنی مین اختلاف ہی
بعضون نی کہا ہی پڑہین بعضون نی کہا ہی نہ پڑہین اور دفن مین سی بعضون نی کہا ہی کہ ان سبکو مسلمانونکی گورستان مین
دفن کرین بعضون نی کہا ہی کافرونکی اور بعضون نی کہا ہی کہ ان سب کی لیی ایک علیحدہ گورستان بناوین اور قبرین جیسی
کہ برابر زمین کی کر دین اگر عورت کتابیہ مثلاً یہودیہ یا نصرانیہ کسی مسلمان کی نکاح مین تہی اور وہ اوس سی حاملہ ہوکی
مر گئی تو اتفاق ہی علما کا کہ اوسپر نماز جنازہ نہ پڑہین مگر اوسکے دفن کرنی مین اختلاف ہی بعضون نی کہا ہی کہ مسلمانو کی
گورستان مین گاڑی جاوی بعضون نی کافرونکی بعضون نی کہا ہی کہ ایک علیحدہ جگہہ قبر بنا کر گاڑی جاوی اسبات مین
احتیاط بہت ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ ایک علیحدہ جگہہ قبر بنا کر گاڑی جاوی مگر قبلی کی طرف اوسکی پیٹہہ کرین
تاکہ اوسکی پیٹ کی بچی کا منہہ قبلی کی طرف رہی جنازی کی نماز پڑہنا مسجد مین مکروہ ہی موافق صحیح روایت کی

**چہتی فصل جنازی کی امامت مین** جنازی کی نماز کا امام چاہیی کہ بادشاہ ہو اگر وہ حاضر نہو تو حاکم شہر کا
اگر وہ بہی حاضر نہو تو قاضی پہر بعد قاضی کی امام جمعی کا پہر بعد اوسکی امام محلی کی مسجد کا بعد اوسکی ولی میت کا
یعنی وہ مرد کہ سب ناتوں مین اوسکا زیادہ قریب ہی جیسی بیٹا پہر پوتا پہر باپ پہر دادا پہر بہائی پہر بہتیجا باقی تفصیل
بڑی کتابون مین ہی بعد ولی کی خاوند عورت کا بعد خاوند کی ہمسایہ لیکن بیٹی کی ہوتی باپ کی ہو چاہیی کہ بیٹا امامت نکری
مگر جو باپ جاہل ہو اور بیٹا عالم تو بیٹا ہی چاہیی کہ امام ہو پہر ولی مختار ہی چاہی آپ امامت کری چاہی اور
کسی کو اجازت دی مگر دوسرا ولی میت کا کہ اوس ولی کی ساتہہ حق تقدم مین برابر ہی تو اوسکو پہنچتا ہی کہ غیر کو منع کری
اگرچہ یہہ دوسرا صغیر ہو اگر بلا اذن ولی کی کسی اور نی کہ اوسکو آگی ہونی کا حق ولی سی نہ تہا نماز جنازی کی پڑہ لی

[illegible]

پڑھی تو ولی کو پہنچتا ہی کہ پہر پڑھی تو اعادہ کری اگر گاڑ دیا ہو تو اوسکی قبر پر پڑھی جب تک پھٹ پہٹنی کا گمان نہ ہو
اگر ایک امام بے وضو ہو تو چاہی اور اپنی جگہہ مقتدیون مین سے کسی کو امام کر دے تو درست ہی جیسی کہ نماز پنجگانہ مین
درست ہی اگر ولی میت کا مریض ہو یا کسی اور عذر سے کہڑا نہو سکی اور وہی امام ہو تو بیٹھ کر نماز جنازے کی
پڑھی تو درست ہی فقط عورتین اگر نماز جنازے کی پڑھ لین تو فرضیت اوسکی ساقط ہو جاتی لیکن مستحب ہی کہ وہ
بی جماعت یکبارگی الگ الگ پڑھین اور اگر جماعت سی پڑھین تو بھی جائز ہی

## ساتوین فصل جنازہ اوٹھانی

اور ساتھہ چلنی مین جنازہ لی چلنا اس وضع سی سنت ہی کہ مردیکو چارپائی پر یا مثل چارپائی کی جو کچھہ ہو اوسپر
اوسکی چارون کونی چار مرد کندہون پر رکھکی لیچلین مگر ضرورت کی وقت کہ اوٹھانی والی کم ہون تو جسقدر
میسر ہون جائز ہی جسوقت کہ جنازہ لی چلین تو مستحب ہی کہ اول دس دس قدم چارون طرف سی لین اوسکا طور
یہہ ہی کہ جسوقت جنازہ اوٹھائین تو ایک شخص اوٹھانی والون سی اپنی داہنی مونڈھی پر جنازیکی سرہانی
داہنی طرف کو رکھکر دس قدم گن کر چلی پھر ایسی ہی پائتی کی داہنی طرف اپنی اوسی مونڈھی پر رکھکر دس قدم
پھر بائین کندہی پر اوسکی سرہانی کی بائین طرف رکھکر دس قدم پھر پائتی کی بھی جانب اپنی اوسی کندہی پر
رکھکر دس قدم چلی یہہ سب چالیس قدم ہوی حدیث مین آیا ہی کہ چالیس گناہ کبیرہ عوض ان چالیس قدم کے
اوٹھانی والیکی حق تعالی بخشتا ہی گاڑی پر جنازہ لیجانا منع ہی اس لیی کہ اس مین مشابہت ہنود سی ہی چاہیی
کہ جنازہ باری باری سی ایک دوسرا اپنی کندہی پر لیتا ہوا جہان تک مقصود ہو لیجائین جنازیکو لیچلنی مین
جلد چلنا سنت ہی لیکن نہ اسقدر کہ دوڑا دوڑا لیچلین کہ جنازی کو حرکت اور اضطراب پہنچی چھوٹی بچی کا
جنازہ ایک شخص اپنی ہاتھون پر لیجائی پیچھی چلنا جنازی کی بہتر ہی اور آگی چلنا بھی جائز ہی مگر بہت آگی
پیچھی چلنا مکروہ ہی داہنی بائین طرف جنازی کی نہ چلین بلکہ آگی چلین یا پیچھی قریب قریب سوار چلنا جنازیکی
آگی دور دور اسقدر کہ اوسکی گرد اور غبار کسی پر نہ پڑی جائز ہی سوار ہو کر چلنا جنازی کی ساتھہ مکروہ ہی
جنازیکو مونڈہون اور گردن پر ڈال کر لی چلنا مکروہ ہی جیسی جانور پر ڈال کر لیچلنا مکروہ ہی جنازہ دیکھہ
جنازی کی لیی کہڑا ہونا منع ہی مگر جو ارادہ کری اوسکی ساتھہ چلنی کا تو درست ہی ایسی ہی جو کوئی نماز پڑہنی کی
جگہہ مین ہو تو جنازہ دیکھکر نہ اوٹھی جب تک کہ اوسی زمین پر نہ رکھہ دین ایسی ہی جب کہ جنازہ قبر کی پاس
پہنچ چکی تو جب تک کہ جنازیکو کندہون سی زمین پر نہ رکھہ دین اوسکی ساتھہ والی نہ بیٹھین بغیر پڑہی جنازی کی
نماز کی جنازہ چھوڑ کر چلا جانا منع ہی جنازی کی نماز پڑھ کر بغیر اذن مردیکی اقربا کی چلا جانا درست ہی مگر
جسکی جانی مین اونکو وحشت ہو تو اوسکو رعایت کرنا مناسب ہی جنازی کی ساتھہ چلنی والی اپنی دلون مین
خدا کا خوف لحاظ کرتی ہوی ہمراہی گناہون اور موت کو یاد کرتی غمناک صورتین بنائین دلون مین گناہون سی
توبہ کرتی ہوی چلین اور دنیا کی باتین کرتی ہنستی ہوی نہ چلین بلکہ بیشتر خاموش رہین بے ضرورت بات نکرین
جنازی کی ساتھہ چلتی ہوی کلمہ یا درود یا قرآن مجید یا کچھہ اور ذکر الٰہی پکار کر پڑہنا مکروہ تحریمی ہی جیسی کہ

اگر امام [illegible] وضو ہو [illegible] ۱۲

[illegible] کشف الغطا مین ہی

[illegible] جنازہ فاسد [illegible]

[illegible] عورات کی جماعت [illegible]

[illegible] ۱۲

اگر دو آدمی [illegible]

[illegible] کشف الغطا مین [illegible] ۱۲

اگر جنازی کی [illegible]

[illegible] ۱۲

عادت پڑ گئی ہی کہ اس زمانی کی عوام الناس میں بیشتر آدمی اس مسئلی سی بیخبر اور بدعت میں مبتلا ہیں علما کو چاہیی کہ الناس کو
باز رکھیں لیکن اگر چاہیں تو دفن میں عورتیں پڑہیں عورتوں کا نکلنا جنازی کی ساتھہ درست نہیں ہی اگر نکلیں تو منع کیجائیں
اس لیی کہ جب عورتیں ارادہ کرتی ہیں گھر سی نکلنی کا قبروں کی لیی تو خدا کی اور فرشتوں کی لعنت میں ہوتی ہیں اور جب
نکلیں تو ہر طرف سی اونہیں شیطان گھیر لیتی ہیں جب کہ قبروں کی پاس پہنچیں تو اونپر مردوں کی روحیں لعنت کرتی ہیں جب وہاں سی
پھرتی ہیں تو پہر لعنت خدا کی ہوتی ہیں یہہ مسئلہ مذکورہ بیچ قتل میں ماتم میں سیاہ لباس پہننا اور مردی پر آواز کر کی رونا گریبان
چاک کرنا منہہ پر تھپڑ مارنا سر منہہ سینی زانو پیٹنا یعنی مارنا یہہ سب حرام ہی مگر آنسو نکلتی ہیں اور دل سی غم کرتی ہیں
مضایقہ نہیں اگر ماتم کرتی والیاں جنازی کی ساتھہ ہوویں تو جس طرح بنی ہوسکی باز رکھی جائیں اگر وہ باز نہ آویں تو جنازی کی
ساتھہ والی جنازی کو چھوڑ دیویں ولیکن اونکا ساتھہ دینا بد جانیں

## آٹھویں فصل دفن اور قبر کی بنانی اور مسائل اسکی

غرض کفایہ ہی بغلی قبر بنانا سنت ہی اگر زمین کچی ہو کہ بغلی قبر نہ بن سکی تو صندوقی قبر بنانا بہت بہتر ہی بغلی بنانی کا
طور یہہ ہی کہ لمبی میت کے برابر اور گہری ایک آدمی میانہ قد کی سینی یا تمام قد کی برابر کہودی جاوی اگر قد آدم گہری کریں تو بہتر
اور ایسی ہی اگر لمبائی میں بھی کچھہ قدری میت کی قد سی زیادہ کریں تو بہتر ہی تاکہ میت کو تنگی نہ ہووی پہر اوس میں
قبلی کی طرف کی بغل پر نیچی سی لگا کر اونچی ہی لمبی اور کہودی جاوی اسقدر چوڑی کہ اوسمیں مردہ بخوبی سما جاوی
اس جگہہ کو لحد کہتی ہیں اوسمیں مردیکو داہنی پہلو پر لٹا دیں اور منہہ اوسکا قبلی کی طرف کر دیں اور اوسکی پیٹھ کی پیچھی
ایک مٹی کا تکیہ لگا دیں تاکہ منہہ اوسکا قبلی کی طرف سی پلٹ نجاوی پہر کچی اینٹیں یا لکڑیاں وغیرہ لحد کی منہہ پر رکھکر
منہہ کو بند کر دیں پہر اوسمیں مٹی ڈال کی قبر بنا دیں صندوقی قبر بنانی کا یہہ طور ہی کہ لمبی گہری جسقدر جو معلوم ہو چکی
اوتنی ہی کہودی جاوی لیکن چوڑی اسقدر ہو کہ اوسمیں دونوں بغلوں سی لگا کر کچی اینٹیں چن دیں یا لکڑیاں یا تختی
کھڑی کر دیں اور مردی کی لیی اوسمیں کشادہ جگہہ رہی اس صندوقی قبر میں لحد نہیں کی ہیں پہر مردیکو اوسمیں رکھیں
بعد اسکی اون دیواروں پر کہ چنی گئی ہیں تختوں یا لکڑیوں پر کہ کھڑی کی گئی ہیں چھت پاٹ دیں کہ اوسمیں سی ڈال
پلاؤ پہر تختی یا لکڑیاں یا نال یا اینٹیں رکھہ کی چھت بنا دیں بلکہ یہی خوش سی کہ مردی سی جدا رہی پہر اوسپر مٹی ڈال کی
پوری قبر بنا دیں یا اس طور سی کہودی جاوی کہ پہلی ایک منہہ بھر گہری اور مردی کی قد کی برابر یا قدری لمبی کہود کر
اوسکی دونو طرف اونکی ایک ایک بالشت زمین چھوڑ کر بیچ میں اوتنی ہی لمبی اسقدر چوڑی کہ مردہ اوسمیں
بخوبی سما جاوی اور کہودی جاوی اوسکو بھی ہندوستانی لحد کہتی ہیں اور وہ جدا اس سی اوپر ہی اوسکو [illegible]
یہہ قبر بھی گہری ایک قد آدم ہو یا سینی تک چنانچہ معلوم ہو چکا ہی اور اس صورت میں بہتر ہی اول صورت کی سی لحد کریں
یہہ دونو قسم صندوقی کہلاتی ہیں پہر اسمیں مردیکو لاکر رکھیں پہر تختی یا لکڑیاں یا نال یا اینٹیں جس جگہہ پر ایک ایک
بالشت زمین چھوڑ دی تہی اوس جگہہ پر رکھکر چھت بنائیں پہر اوسپر مٹی ڈال کی قبر بنا دیں و تابوت میں [illegible]
میں یہی تیسری قسم قبر مروج ہی اور اونچا کرنا قبر کا زمین سی ایک بالشت تک سنت ہی اگر قدری زیادہ ہو تو مضایقہ نہیں
قبر کو [illegible] نہ بنائیں بلکہ اوپر سی ڈہلوان مثل کوہان شتر کی ہووی مردیکو جسقدر لوگ بخوبی قبر میں [illegible]

اوتارسکین اوتارین اسمین کچھہ عدد معین شرط نہین لیکن چاہیی کہ اوتارنی والی قوی ہون کہ اوسکو آرام اور آہستگی سی
لا کر تہہ مین رکہین عورت کو قبر مین اوسکی محارم اوتارین جیسی کہ بیٹا یا باپ یا بہائی اگر یہہ نہون تو جو اقربا اوسکی
کہ نزدیک ہون قرابت مین وہ اوتارین یہان تک کہ قریب کی ہون تو بعید نہ اوتاری مگر جب ضرورت ہو تو بعید کی
اوتارنی مین بہی مضایقہ نہین علی ہذا القیاس جب تک کہ اقربا ہون تو اجنبی نہ اوتارین اگر اوسکی اپنون مین
کوئی نہو تو ہمسایون مین سی دیندار لوگ متقی بڑہی اوتارین اگر یہہ بہی نہون تو جوانان صلحا دیندار پرہیزگار
اوتارین میت کے اوتارنی کی واسطی عورتونکو قبر مین نہ آنی دین اس لیی کہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام نی عورتون
اور کافرونکا قبر مین داخل ہونا منع فرمایا ہی جب میت کو قبر مین رکہین تو یہہ پڑہین بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جب میت کو قبر مین رکہہ چکین تو گرہین کفن کی کہولدین منہہ کہولنا میت کا قبر مین
جائز ہی جب تختی رکہہ چکین تو تختون پر تین لپ بہر بہر کی سرہانی سی مٹی ڈالنا مستحب ہے اول بار کی مٹی ڈالنی مین
یہہ پڑہنا چاہیی مِنْہَا خَلَقْنٰکُمْ دوسری بار کی مٹی ڈالنی مین یہہ پڑہی وَفِیْہَا نُعِیْدُکُمْ تیسری بار مین
یہہ پڑہی وَمِنْہَا نُخْرِجُکُمْ تَارَۃً اُخْرٰی قبلی کی طرف سی قبر مین داخل کرنا مردیکا مستحب ہے مردی کی نیچی چادر
یا کچھہ کپڑا بچھانا قبر مین مکروہ ہی اگر کہین کی زمین بہت نرم ہو یا ریتلی کہ قبر نہ بن سکی تو میت کو تابوت مین
رکہکر گاڑنا درست ہی خواہ تابوت لوہی کا ہو یا پتھر کا یا لکڑی کا پس اگر تابوت مین گاڑین تو سنت ہے
کہ اوس مین مٹی کا فرش کر دین اور اندر کی طرف بہی مٹی سی لیس دین دفن کرنی کی بعد پانی چہڑکنا قبر پر مستحب ہے
طور اسکا یہہ ہی کہ پہلی سرہانی سی پائینتی تک قبلی کی جانب تین بار چہڑکا جاوی پہر اسی طور دوسری جانب کو
جتنی مٹی قبر کی ہو اوتنی ہی اوسپر ڈالی زیادہ اور کم کرنا اس سی مکروہ ہی مگر امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سی
روایت ہی کہ اگر کچھہ قدری زیادہ ہو جاوی تو بہی مضایقہ نہین دفن کی وقت عورت کی قبر پر پردہ کرنا مستحب ہے
اور مرد کی قبر پر نہین چاہیے تختی رکہنا عورت کی قبر پر سر کی طرف سی مستحب ہی اور مرد کی قبر پر پاؤن کی طرف سی
اگر تختی رکہنی مین سوراخ باقی رہ جائین تو بند کرنا اوسکا مستحب ہی تاکہ مٹی مردی پر نہ گری کچی اینٹین
یا نلونکی سینٹہی لحد کی منہہ پر رکہنا مستحب ہے اور بوریا رکہنی مین اختلاف ہی بعضون نی کہا ہی مکروہ ہی
اور بعضون نی کہا درست ہی پکی اینٹین یا مضبوط لکڑیان لحد کی منہہ پر رکہنا مکروہ ہی بشرطیکہ متصل میت کے ہون
اور گرد متصل نہ رکہنا انکا مکروہ نہین مگر جس جا زمین بہت نرم ہو یا درندونسی خوف و خطر ہو تو محافظت
کی لیی میت سی [illegible] رکہنا درست ہی جیسی میت کی اوپر انکا رکہنا درست ہی دفن کرنا میت کا
رات مین مکروہ نہین ہی لیکن دن مین بہتر ہی میت کا گاڑنا اوس گورستان مین بہتر ہی کہ جسمین
علما صلحا اور بزرگ مدفون ہون جب میت کو دفن کر چکین تو مستحب ہی کہ تہوڑی دیر تک وہان
قرآن مجید اور دعا و درود بیٹہی پڑہتی رہین اور پڑہنی کا ثواب اوسکی روح کو بخشین اور اوسکی حق مین
مغفرت اور ثابت قدم رہنا جواب سوال مین خدا سی درخواست کرتی رہین اتنا بیٹہی رہین کہ جتنی

قوله پیچھی کا ۱۲ [illegible] بلا خلاف اس صاحب قبر کو [illegible]

دیرمین ایک اونٹ ذبح اور تقسیم کیا جاتا ہی بعد اسکی ہم انسی اٹھہ آئین اسطور سی ثابت ہوا اور فعل نبی رحمۃ للعالمین صلی اللہ
علیہ وعلی آلہ وصحابہ وسلم کا حدیث صحیح مین منقول نہی اور یہہ سوال جواب کیوقت میت کی لیی موجب استیناس کا
اور باعث دفع وحشت اور دہشت کا بہی ہوتا ہی چنانچہ صحیح مسلم مین بعضی اصحابون سی منقول ہی پس اس سی
معلوم ہوا وہ جو بعضی دیار کی بیچ مالیہ قسم رسم ہی کہ میت کو دفن کرکی چالیس قدم حسب چلی جاتی ہین پہر انسی لوٹ کر
قبر پر آکر فاتحہ پڑہتی ہین بدعت مخالف سنت کی اور محض بدخواہی میت کی ہی اسلئی کہ گویا دور کرنا چاہیی تہی قبر کی جانبی
تراب اسکا درست کرنا جائز ہی گر ویسی ہی چہوڑ دینا بہتر ہی کہ مومن کی ٹوٹی ہوئی قبر پر خدا کی رحمت بہت ہوتی ہی
قبر کی گچکاری کرنا اور مٹی سی لیسنا اچہا اوسپر لکہنا اور عمارت بنانا موافق حدیث شریف کی اور نزدیک
محققین فقہا کی بہی یہہ سب مکروہ ہی لیکن بعضی معتبر کتابون مین لکہا ہی کہ سوای گچکاری کی پچہلی تینون باتون مین حرج نہین
واللہ اعلم بالصواب **نوین فصل** شہید کی احکام مین جو مسلمان عاقل بالغ پاک ناحق مارا جاتی اسطور سی کہ اوسکی
بدلی مین قصاص واجب ہوا اگرچہ کسی جہت سی پہر ساقط ہو جائی چنانچہ بیٹی کو باپ نی مار ڈالا تو باپ پر قصاص
نسبت حق اولیای کی ساقط ہوگیا یا مثل اسکی اور کوئی صورت ہوا اور وہ مرتث بہی نہوا ہو مرتث کی معنی انشاء اللہ تعالی آگے
معلوم ہوجاینگی یا اوسکو کسی طور سی باغیون یا حربیون یا رہزنون نی مار ڈالا ہو یا پایا گیا بیچ ان سبکی لڑائی مین
اور اوسمین کوئی قتل کا نشان موجود ہی اگرچہ نکلنا خونکا ہو آنکہہ اور کان سی یا تازہ خونکا نکلنا حلق سی
تو ان سبکو شہید کامل کہتی ہین برخلاف اوسکی کہ خون جما ہوا حلق سی آتا ہو یا خون نکلا ناک سی یا جا ضرور
یا پیشاب کی جگہہ سی حکم شہید کامل کا یہہ ہی کہ ہتیار اور موزی اور جو چیز کہ قابل کفن کی نہو اوسکی بدن سی دور کرین
اور بغیر غسل ایسی ہی خون آلودہ کپڑون سمیت نماز جنازی کی پڑہکر گاڑ دین بشرطیکہ کپڑی اوسکی موافق کفن
سنت کی ہون یعنی مرد کی لیی تین کپڑی عورت کی لیی پانچ کپڑی چنانچہ معلوم ہوچکا ہی پس اگر کفن مسنون سی
کپڑی زیادہ ہون تو کم کردین اور جو کم ہون تو زیادہ کردین تاکہ موافق کفن مسنون کی ہوجائیں عاقل بالغ
پاک ہونا شہید کامل کی حکم مین امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی نزدیک شرط ہی پس صغیر مجنون حایض نفسا جنب اگر
شہید ہوجائیں تو اونکو غسل اور کفن دیا جاے انکا صاحبین رحمۃ اللہ علیہما کی نزدیک یہہ شرطین نہین ہین تو انکی نزدیک
ان سبکو بہی غسل اور کفن نہ دیا جاے بلکہ حکم انکا حکم شہید کامل کا ہی اگر باپ نی بیٹی کو مار ڈالا یا کسی اجنبی نی قتل کیا
اور باپ نی قصاص اوسکا معاف بخش دیا یا خون بہا لیکی تو بہی حکم شہید کامل کا جاری ہوگا اگرچہ قصاص گیا
جو مسلمان کہ مقتول پایا گیا شہر مین یا دیہات مین ایسی جگہہ کہ وہان کی مقتول پائی جانیمین دیت واجب ہوتی ہی
جیسی جامع مسجد یا شارع عام یعنی راہ سب خاص و عام کی یا مارا گیا حد یا قصاص یا تعزیر مین یا کسی درندی نی
پہاڑ ڈالا یا زخمی ہوکر مرتث ہوا یعنی لڑائی ہوچکنی کی بعد اسقدر جیا کہ اوسنی کچہہ کہایا پیا یا سویا یا معالجہ کیا
اگرچہ تہوڑا ہو یا کچہہ دیا یا کی وصیت یا خرید فروخت کی یا بہت بات کی یا وہان سی خیمی مین اوٹہہ آیا یا اوٹہا لیا
لڑائی مین سی اور اوسکو ہوش حواس تہا پہر راہ مین مرگیا یا خیمی تک پہنچکر یا ایک مکان سی اوٹہہ کر دوسری مکان کو

لہ [illegible] بدعت ہی ۱۲

کو جلا گیا اور گہوڑی ٹٹو وغیرہ سی اوسکی دبنی کا کچہہ خوف و خطر نہی تہا تو ان سب صورتون مین غسل اور کفن دیا جاتا ہی ان سب حرکتون سی مرتث ہوتا ہی بشرطیکہ لڑائی ہو چکنی کی بعد یہہ حرکتین پائی جائین اگر لڑائی ہنوز قائم تہی اور اوس سی کوئی حرکت انہین سی پائی گئی تو وہ موجب مرتث ہونی کا نہین اور محل شہادت کا تہ نہین ہی لیکن غسل اور کفن نہ دیا جائی اگر کسی مسلمان نی جہاد مین قصد کیا کافر حربی کی مارنی کا کسی حربی سی پس اتفاقا وہ حربا اوسکی اپنی ہی لگ گیا اور وہ مرگیا تو اوسکو غسل اور کفن دیا جائی اور وہ شہید ہی آخرت کی ثواب پاتیمین جیسی کہ مجنون یا نابالغ جنب یا نفسا یا حائض یا مرتث یا وہ شخص کہ دیوار سی دبکی مرگیا یا پانی مین ڈوب کی یا آگ سی جل کر یا سفر مین یا علم دین کی طلب مین یا جمعی کی دن یا شب مین یا ذات الجنب کی مرض مین یا پیٹ چلکر یا وبا سی یا عورت ولادت سی تو یہہ سب آخرت کی ثواب پاتیمین شہید ہین اگرچہ غسل و کفن دی جاتی ہین امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نی تیس شمار کیی ہین

دسوین **فصل** مسائل متفرقہ مین

کوئی مر جائی تو اوسکی اقربا کو چاہیی کہ اگر ہو سکی تو سو آدمیون تک جنازی کی لیی جمع کرین حدیث شریف مین آیا ہی کہ اگر سو آدمی جنازی کی نماز پڑہین اور وہ سب مردی کی شفاعت کرین تو اللہ تعالی اونکی شفاعت قبول کرتا ہی ایک کافر اور اوسکی اپنون سی سوا ایک مسلمان کی کوئی نہتا تو یہہ مسلمان اوسکو ناپاک کپڑی کی طرح دہو کی ایک کپڑی مین لپیٹ کر گڑہا کہود کی گاڑ دی اور کسی چیز مین اوسکی گاڑنی دابنی سی رعایت سنت نکری اگر اوسکی ہم مذہبون کی حوالہ کردی تو بہی جائز ہی اگر اوسکی اپنون سی کوئی اور کافر بہی زندہ تہا تو اوس مسلمان کو ہرگز نچاہیی کہ اوسکی گاڑنی کا سر انجام کری بلکہ چہوڑ دی کہ وہ کافر آپ ہی گاڑ داب لی اور اگر مرتد ہو معاذ اللہ اور اوسکی اپنون سی سوای اوس مسلمان کی کوئی نہو تو اوسکو چاہیی کہ بی دہوی بی کفن دی ایک گڑہا کہود کر مری کتی کی طرح دبا دی تاکہ اوسکی لاش کی سڑنی سی کسی کو اذیت نہو اور جن کافرونکی مذہب مین مل گیا ہو اونکی حوالہ نکری جو مسلمان مرجاوی اور اوسکی اپنون سی سوای کافرونکی کوئی نہو تو مسلمان کو نچاہیی کہ اوسی کافرونکی حوالہ کردی بلکہ آپ ہی مسلمان مل کر اوسکی تجہیز تکفین کرین یا کوئی مرجائی اور کچہہ مال اپنا چہوڑی تو کفن اوسکا اور مسلمانون پر واجب ہی بیت المال مین سی مل سکی تو بہتر ہی والا اور مسلمانون سی مانگ کی تجہیز تکفین کیا وی اگر اوسکی تجہیز تکفین سی کچہہ بچ رہی تو جس سی مانگا تہا اوسکی حوالی کردین اور جو مالک معلوم نہو یا وہ نہ لی کسی اور محتاج میت کی تجہیز تکفین مین صرف کردین اگر کوئی محتاج میت نملی تو فقیرونکو خیرات کردین یا اپنی ہی خرچ مین لائین اگر خود محتاج ہون مردی کو غسل دیکی کفنا دیا اور اوسکا کچہہ بدن دہونی سی بہول گئی پہر یاد آیا کہ کچہہ بدن دہونی سی رہ گیا ہی تو مردیکو کفن سی نکال کر وہ جگہہ اوسکی دہو کی پہر کفنا دین اور اگر نماز اوسپر اوسی حالت مین پڑہ لی ہی تو پہر نماز پڑہین اور جو قبر مین رکہنی کی بعد یاد آئی اور مٹی ہنوز اوسپر نہ ڈالی ہو تو باہر نکال کر وہ جگہہ اوسکی دہو کر پہر نماز پڑہ کی گاڑ دین اور اگر مٹی ڈال چکی ہون تو پہر نہ اوکہیڑین بلکہ نماز دوبارہ قبر پر پڑہنا ہی تحقیق یہی ہی اگر مردیکو بہولا غسل یا کفن نہین دیا اور مٹی ڈالنی سی قبل یاد ہو تو اوسکو نکال کر غسل کفن دیکی نماز پڑہ کی پہر گاڑ دین اگر مٹی ڈالنی کی بعد یاد ہوا تو نہ اوکہیڑین بلکہ اوسی حالت مین

ف
سو آدمی کی روایت
حضرت عائشہ رض
عنہا سی ہی اور
حضرت عباس رض
سی روایت مین
ایسا ہی کہ جسکی جنازہ
پر چالیس آدمی کہ اونکی
نماز پڑہین بشرطیکہ
کسی کو شریک خدا کا
ساتہہ نہ کرتی ہو اور
وہ شفاعت کرین تو
کہین خدا اوسکی
شفاعت قبول
کرتا ہی ۱۲

قبر پر نماز پڑہین اگر میت کی ساتہہ قبر مین کسی کا کپڑا یا روپیا یا کچہہ اور مال متاع رہ گیا اور مٹی بہی اوپر ڈال دی
تو قبر کہول کی اوسکا مال نکال دینا جائز ہی اور جو دفن کر چکی تو پہر اوکہیڑنا اوسکا درست نہین ہی مگر جب زمین کسی کی
حق انسان کی ہو یا وہان سیلاب کا پانی بہتا ہی یا دریا قبر کو کاٹی لیی جاتا ہی تو وہان سی اوکہیڑ لینا چاہیی
یا کسی اور ضرورت سی جیسا کہ وہ زمین مغصوب ہو یا حق شفعہ سی کسی اور کی چلی جاتی ہی کہ مالک اوس زمین کا مختار ہے
چاہی اوسکو نکال ڈالی چاہی قبر کو زمین کی برابر کر دی اگر مردہ خاک ہو گیا ہو تو زمین کی مالک کو کہیتی کرنا اور
عمارت بنانا ہی وہان درست ہی اگر بعد دفن کر نیکی معلوم ہوا کہ میت رو بقبلہ جیسا چاہیی ویسا نہین ہی
یعنی معلوم ہوا کہ قبلی کو اوسکا سر ہی یا پاون تر چہا رکہا گیا ہی یا بائین کروٹ پر ہی تو پہر کہولنا قبر کا جائز نہین
جیسا ہی ویسا ہی رہنی دین اگر یہہ باتین مٹی ڈالنی سی پہلی معلوم ہو جائین تو درست کر لین اگر میت کے غسل کی لیی
پانی میسر نہو تو اوسکا تیمم کر کی نماز جنازی کی پڑہین اگر میت کا تیمم کر کی نماز جنازہ پڑہ لی پہر بقدر پانی کی میسر
کہ غسل کی لیی کافی تہا تو اوسکو غسل دی لین مگر نماز کی اعادی مین دو روایتین ہین ایک مین ہی اعادہ کرین
ایک مین نکرین اگر میت کے چارپائی ناپاک زمین پر ہو مگر چارپائی پاک ہو تو نماز جنازی کی بلا اختلاف درست ہے
اور جو چارپائی ناپاک ہو تو اوسمین اختلاف ہی اگر مصلی کی پاؤن کی نیچی کی جگہہ ناپاک ہی اور وہ اپنی جوتیان
نکال کی اوپر کہڑا ہو کی نماز جنازی کی پڑہی تو درست ہی ایک کپڑا ہی اور دو شخص ایک زندہ و ایک مردہ
تو وہ جسکی ملک ہی اوسکی لیی اولی ہی اگر مردی کی ملک ہی اور زندہ مردیکا وارث ہی لیکن اگر جاڑے
محافظت کی لیی مضطر ہی اوسکی کفنی مین تہہ لی اور مردیکو ننگا دفن کری اور اگر نماز کی لیی اوسی درکار ہی
اور ننگا رہنی مین کچہہ جان کا خطرہ نہین تو مردی ہی کی کفن مین لگا دی اور آپ ننگا نماز پڑہی جیسی کہ ایک
میت کے ملک پانی بقدر غسل کی تہا اور زندہ پینی کی لیی مضطر ہی تو اوس پانی کو پی لی اور میت کا تیمم کر کے
نماز جنازی کی پڑہی اور اگر اپنی طہارت کی لیی اوسی درکار ہی تو میت کے غسل مین صرف کری اور آپ تیمم کر کے
نماز جنازی کی پڑہی اگر پایا جاوی مردہ دار حرب مین اور کچہہ علامت کفر اور اسلام کی اوسمین نہو تو حکم کیا جاوے
اوسکی کفر کا اگر مغرب کی نماز کی وقت جنازہ حاضر ہوا تو پہلی نماز مغرب کی پڑہی پیچہی نماز جنازی کی اگر عید کے
نماز کی وقت حاضر ہو تو عید کی نماز بہی مقدم کرین لیکن خطبہ عید کا بعد نماز جنازی کی پڑہین اگر تجہیز تکفین میت کے
جمعی کی روز صبح کو ہو چکی ہو تو اوسی وقت دفن کر دین جمعی کی نماز تک رکہنا اوسکا اسواسطی کہ بہت سی آدمی جمع ہو کر
اوس وقت نماز جنازی کی پڑہین کی مکروہ ہی اگر خوف ہو کہ میت کے دفن کرنی مین نماز جمعی کی فوت ہو جاویگی
تو جمعی کی نماز کی بعد دفن کرین جنازی کی ساتہہ جانا نفل پڑہنی سی بہتر ہی بشرطیکہ میت اوسکی ہمسایہ ہو یا نسبی
یا قرابتی ہو یا زندگی مین مشہور بصلاح و تقوی کی ہو اگر یہہ باتین اوسمین نہون تو نفل پڑہنا بہتر ہی بشرطیکہ اور لوگ کافی ہون
اوسکی دفن کرنی مین مزدوری دیکر جنازی کو اوٹہوانا اور قبر کہدوانا درست ہی اور ایسی ہی غسل دلوانا بہی
بعضون کی نزدیک جائز ہی لیکن اجرت لینا ان سبہون پر بہتر نہین ہی اگر میت کے سوا ایک ہی شخص ہو تو اوسکو ان

ان امور پر اجرت لینا جائز نہین ہی مُردیکا گاڑنا اوسی جگہہ کی گورستان مین بہتر ہی کہ جس جگہہ مرا ہو میت کو دفن
کرنیکی لیی لیجانا بعضی علما کی نزدیک دو کوس تک بعضون کی نزدیک ایک منزل اور بعضون کی نزدیک تین منزل تک بھی
جائز ہی اور جب دفن کر چکی تو پھر اوسکو اوکھیڑ کر اور جگہہ لیجانا بی ضرورت جائز نہین چنانچہ قبل اسکی بھی معلوم ہو چکا
دفن کرنا میت کو اوس گھر مین کہ جس مین مرا ہو مکروہ ہی اس لیی کہ یہہ خاص نبیون کی لیی ہی صلوات اللہ علیہم اجمعین
کوئی کشتی مین مرجاوی اور دفن کرنیکی لیی زمین نزدیک نہو تو اوسکو غسل کفن دیکر نماز جنازہ کی پڑہ کر دریا مین
ڈالدین قرآن مجید پڑہنا قبر کی پاس جائز ہی مردہ اس سی فائدہ عجیب ہوتا ہی قبر پر بیٹھنا سونا چلنا کھڑا ہونا
بول و براز کرنا مکروہ ہی سبز گھاس کاٹنا قبر پر سی مکروہ ہی مگر سوکھی کا کاٹنا درست ہی گورستان کی
لکڑیان اور گھاس کاٹنا مکروہ ہی گورستان مین جوتیون سمیت چلنا مکروہ ہی اگرچہ قبرین بچا بچا کی چلے
گورستان مین ننگی پیر چلنا خدا سی اونکی لیی مغفرت مانگنا مستحب ہی آپنی واسطی قبر کھود رکھنا کفن بنا رکھنا
درست ہی بلکہ امید ہی کہ ثواب پاوی مگر بعضی محققین قبر کو طیار کر رکھنا منع کرتی ہین اسواسطی کہ کسیکو معلوم نہین
کہ کون سی زمین مین مریگا پہلی مردی کی قبر مین دوسریکو دفن کرنا منع ہی جب تک کہ پہلا گلکی مٹی نہو گیا ہو یا جگہہ
کی ضرورت ہو تو اوس پہلی کی ہڈیان ایک طرف جمع کرکی دوسریکو اوسمین گاڑ دین کوئی حاملہ عورت مری
پوری دنونسی اور اوسکی پیٹ مین بچہ زندہ معلوم ہوتا ہی تو اوسکا پیٹ بائین کوکہہ سی چاک کرکی بچہ نکالین
لیکن جب تک کہ عورت دستکار ہوشیار مل سکی مرد ہاتہہ نہ لگاوی اگر عورت نہ ملی تو پہر مرد کا بہی مضایقہ نہین ہے
اگر زندہ عورت کی پیٹ مین بچہ مرجاوی اور خطرہ ہو عورت کی ہلاک ہوجانیکا تو کوئی عورت ہوشیار دستکار اوسکی پیٹ مین
ہاتہہ ڈالکی بچہ کو تہوڑا تہوڑا کاٹ کاٹ کی نکال لی کوئی عورت حاملہ پوری دنونکی مرگئی اور اوسکی پیٹ مین بچہ
حرکت کرتا تہا اور وہ اوسی حالت مین دفن کی گئی پھر کسیکو خواب مین نظر آئی اور کہا کہ مین نی قبر مین بچہ جنا ہی
تو اوسکی قبر کھود کر دیکہنا درست نہین ہی ایک کپڑی مین دو مُردونکو ملاکر کفنانا نہین درست ہی اگر ضرورت ہو تو
پہاڑ کر آدہی مین ایک کو لپیٹین آدہی مین دوسریکو اگرچہ سب بدن کسی کا نہ چہپی دو مردونکو ایک قبر مین گاڑنا نہین چاہیے
اگر ضرورت ہو جگہہ کی تو دیکہنا چاہیی کہ سب ایک جنس مین یعنی فقط مرد ہین یا فقط عورتین مثلاً یا مختلف ہین یعنی مرد
عورتین نابالغ خنثی مشکل سب جمع ہین پس اگر ایک جنس ہون تو قبلے کی طرف اوسکو اگاڑی رکہین
جو اون سب مین افضل ہو پہر اوسکے پیچھے دوسریکو اسی قیاس سے اور اگر مختلف
ہون تو قبلے کی طرف مرد بالغ کو اگاڑی رکہین اوسکے پیچھے لڑکی کو اوسکے پیچھے
خنثی مشکل کو اوسکے پیچھے عورت کو ان سب صورتون مین ہر ایک کے درمیان مین مٹی کی
منڈیر بنا دین تاکہ جسم سب کے الگ الگ رہین زیارت کرنا قبرونکی مستحب ہے
جب قبرونکی پاس جاوی تو یہہ پڑہنا سنت ہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِیْنَ
وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ اَسْئَلُ اللّٰہَ لِیْ وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنت بقیع کو تشریف لیجاتی تہی تو اسکو پڑہتی تہی اور مستحب ہی
سورۂ یٰس پڑہنا کہ میت پر آسانی ہوتی ہی حدیث شریف میں آیا ہی جس شخص نی قبروں کی پاس سورۂ
اخلاص پڑہا گیارہ مرتبہ اور اوسکا ثواب بخشا تو دیا جاویگا ثواب اوسکو اسقدر کہ جتنی مردی
وہان ہونگی یعنی اگر مردی وہان سو ہونگی تو اوسکو ایک حصہ کا سو حصی کی قدر ثواب ملیگا قبر پر
کہڑی ہوکر قبلہ کو منہہ کرکی دعا پڑہنا مستحب ہی بعضون نی کہا ہی کہ میت کی طرف منہہ کرکی پائینی کو
قول امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی ہی اور یہی حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی
زیارت شریف کا ہی قبر کو چومنا اور اوسپر ہاتہہ رکہنا منع ہی مگر بعضون نی کہا ہی جو زیارت مزار
متبرکہ انوار نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یا والدین کی یا اور کسی اولیا اللہ اور صلحا کی میسر ہو تو اونکا
طواف کرنا اور اوسکو چومنا اور اوسپر ہاتہہ رکہنا عین سعادت کا ہی زیارت کرنا قبرونکی جمعہ کی دن
بعد نماز کی بہتر ہی اور بعضی کو شب میں آفتاب نکلنی تک اور پنجشنبی کو اول روز اور آخر روز میں [illegible]
جمعکی شب کو چہوٹتی ہیں یعنی ارواح اپنی قبرونکو پہر اپنی گہرونکو آوی اور دو عیدون کی اور محرم کی شب میں
اور شب برات میں بہی روحیں مومنین کی اپنی گہرون کو آتی ہیں پہر آواز نرم سی اپنی اقربا اون کو کہتی ہیں
کہ ہمارے واسطی کچہ خیرات صدقات کرو پس اگر اونہو نی کچہ کیا ہی تو وہ خوش ہوجاتی ہیں والا ناخوش ہو کر
پہر جاتی ہیں دفن کرنی کی بعد تلقین نکریں اور اگر کوئی کری تو منع بہی نکیا جاوی صحیح تلقین میں طور یہ
کہنا ہی کہ ای فلانی بیٹی فلانی کی یاد کر اوس راہ کو جسپر تہا تو اور کہہ رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا
وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا یعنی راضی ہوا میں اللہ سی رب ہونی میں اوسکی اور راضی ہوا میں اسلام
دین ہونی میں اوسکی اور راضی ہوا میں محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم سی پیغمبر ہونی میں اونکی اگر
میت کا نام معلوم نہو تو کہا جاوی ای بیٹی حوا کی اور باقی تلقین کرلی جاوی جس کسی نی سوال قبر میں
نہیں ہوتا ہی اوسکو تلقین نکریں موافق اصح روایت کی نبیونسی سوال نہیں ہوتا ہی اور نہ مسلمانون کی
معصوم بچوں سی آگ جلانا قبر پر منع ہی بعض لوگونکی درخت یا سبز گہاس یا کچہ اور سبزی کی قسم سی قبر
جانا بہتر ہی کہ جب تک وہ تر و تازہ ہی خدا کی ثنا کرتا ہی اور میت کو اوسکی تسبیح سی آرام نصیب ہوتا ہی
پس اگر وصیت کی ہو کہ مجہی فلانا شخص غسل دیوی یا قبر میں اوتاری یا نماز جنازہ کی پڑہی تو یہہ وصیت
باطل ہی اور یہہ حق اوسکی اولیا کا ہی جسکو چاہیں حکم دیں یا خود آپ کریں **مسئلہ** اسقاط کا ایک شخص مرا
فرض نمازیں اور واجب اور روزی ماہ رمضان المبارک کی اور کفارہ قسم کا اور سجدی کا سہو
یا اور کوئی واجب یا فرض اوسکی ذمی پر تہی کہ ادا نہیں کیں یا ادا تو کیں تہیں لیکن نقصان کی سات
پس اگر اوسنی وصیت کی کہ مجہہ پر یہہ حقوق باقی ہیں میری مال سی ان حقوق کا فدیہ دیجیو پس اگر تہائی
اوسکی مال کی لیی کافی ہو تو دیا جاوی اسطور سی کہ جتنی اوسپر فرض نمازیں ہیں وتر دون سمیت

[illegible]

| صفحہ | سطر |
|---|---|
| ۱۱۰ | ۴ |
|  | ۱۹ |

اور ماہ رمضان کی روزی شمار کرکی ہرایک کی عوض مین آدہا صاع کہ
اور باقی حقوق کا حال حیلی کی بیان مین آگی آتا ہی انشاء اللہ تعالی معلوم ہوگا
تو چاہیی کہ فدیہ پورا کرنی مین حیلہ کیا جاوی اور اگر ورثہ اپنی طرف سی پورا
پہر اس صورت مین حیلہ کرنا مناسب نہین ہی جیسی کہ اگر میت نی وصیت نکی ہو
فدیہ دیدین تو درست ہی حیلہ یہہ ہی کہ عمر اوسکی حساب کیجاوی پہر اوسمین سی اب
نکال ڈالین مثلاً بارہ برس اور جو عورت ہو تو نو برس پہر ہر روز کی پانچ فرض نماز و وتر
بدلی دو دو سیر گیہون ہر نماز کی مقرر کرین پس ایکروز کی بارہ سیر ہوی اور ایک مہینی کی چالیس
من سی نو من اور ایک برس کی ایک سو آٹہہ من اور ایک ماہ رمضان کی روزونکی بدلی ڈیڑہ من پس یہہ مجموع
ایک سو ساڑہی نو من ہوی اور چاہیی کہ بدلی سجدی سہو کی اور کفارہ یمین کی یا مثل انکی اور واجبات
کہ واجب الاداہین اور بندہ بسبب بشریت کی قاصر رہتا ہی فکر کری کہ مثلاً اسقدر یہہ امور اوسکی ذمی ہونگی
ہرایک کی بدلی آدہی صاع گیہون مگر کفارہ یمین کی بدلی پانچ صاع حساب کرکی اندازہ کیسی اوپر زیادہ کیجیی
پہر جتنی کہ اوسکی عمر مقرر کی جاوی اوتنی ہی گیہون اوسی حساب سی مقرر کرکی قرآن مجید یا کوئی اور شی
ذی قیمت اونہین گیہون پر ایک مسکین کی ہاتہہ بیچ ڈالین اگر قرآن مجید دینا منظور ہو تو اوسی لیکی بخشنا لین
والا اوسی چہوڑ دین پس قران بیچنی والیکی اوس مسکین پر گیہون ثابت ہوجاینگی پہر قران بیچنی والا اوس مسکین کو
کہی کہ اس میت کی ذمی پر جو اتنی مدت کی فرض نمازین اور واجب اور سجدی سہو اور ماہ رمضان کی روزی
اور کفاری یمین کی اور سوا انکی بعضی حقوق اللہ تعالی کی کہ واجب الاداہین اور راستی اون سب سی بعضی ادا
کیی ہین اور بعضی باقی ہین یا سبہی باقی ہین تو ہمنی تجکو وہ گیہون کہ میری تجہپر ہین اس میت کی ان حقوق کی فدیہ مین
دیی پہر وہ مسکین کہی مینی قبول کیی پس امید قوی ہی خدا کی جناب مغفرت مآب سی کہ اپنی فضل اور کرم سی
اوس میت کو مخلصی بخشی چاہیی کہ جس مسلمان کی وفات ہو تو یہہ قاعدہ اوسکی اسطور سی کیجاوی پس اگر
وہ صاحب مال ہو تو اوسکی مال مین سی دین یا اگر ورثہ اپنی طرف سی ادا کر دین تو بہی بہتر ہی ورنہ یہہ حیلہ کرین
اور اس امر سی غافل نہون واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب گیارہوین **فصل** تعزیت مین تعزیت کرنا
مصیبت والونکی سنت ہی تعزیت کی واسطی مصیبت والونکو تین روز تک بیٹہنا جائز ہی مگر ایکروز بیٹہنا اولی ہی
تعزیت کی لیی بیٹہنا دروازی کی آگی مکروہ ہی دو مرتبہ تعزیت کرنی مکروہ ہی موت کی بعد سی تین روز تک
تعزیت درست ہی قبل دفن کرنی کی تعزیت بہتر نہین ہی مگر جو اہل میت پر کثرت غم والم ہو تو قبل بہی مضایقہ
نہین تعزیت کرنی میت کی نسب اقربا کی پاس جاکر مستحب ہی لیکن جوان عورت کی پاس جانا منع ہی مگر جسکی
کہ اوسکا اندیشہ شر کی یا پردہ حجاب نہو تو اوسکو درست ہی تعزیت کرنی والا اہل مصیبت کو یوں کہی
اعظم اللہ اجرک واحسن عزاک وغفر لمیتک اگر میت غیر مکلف ہو یعنی صغیر یا مجنون اصلی تو

ن یہہ ہین اجر عظیم دی اللہ تعالے تجکو اور نیک کری صبر تیرا اور بخشی مردی تیری کو
معنی یہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے اہل مصیبت کے ا... تیرا اور تسکین منسی حاصل ہو آور مضائقہ نہین کری اہل مصیبت سی کہ یہہ
سورۂ یٰسین پڑہنا کہ ... کہ اہل مصیبت اکثر اوقات پڑہتا رہی لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
سورۂ اخلاص بھی کیا ویسی ہی کہی کہ جیسا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ
ن ہو گی تعزیت کی نصیحت مین فرمایا تہا اوسکا حاصل یہہ ہی مال ہمارے اولاد و قبائل ہمارے خدا کی
کہری چیزین تہین اور اوسکی عاریتین ہین ہمارے پاس کہ نفع اٹہاتی ہین ہم اونسی چند روز پہر ان کو
ن تعالی ہم سی پس جسوقت کہ دین اونسے یہہ سب نعمتین ہمکو تو حق اوسکا شکر ہی آور جب کہ لیلی تو حق اوسکا صبر ہی
آور تہا بیٹا تیرا خدا کی بہتر بخششون سی اور اوسکی عاریتون سی فائدہ لیا تو نے اوس سی خوشی اور رشک حال مین پہر
خدا نے اوسی تاکہ اجر دی تجکو جزع فزع مت کر کہ یہہ ضائع کر دیگا اجر تیرا کیو اگر ظاہر کیا جای کچھ ثواب مصیبت تیری
تو خواہ مخواہ تہوڑا جانی تو اوسکی مقابل مین مصیبت اپنی کو پس امیدوار ہو تو اللہ تعالی کی وعدی کا یہان تک تمام ہو
پس چاہیے مسلمانون کو کہ ایسی ہی کلمات تعزیت مین کہین مردی کی برائیون سی ذکر کرنا منع ہی آیا ہی کہ جب اوسکی
برائی کوئی ذکر کرتا ہی تو فرشتہ قبر مین اوسی جہڑکی سی کہتا ہی کہ تو ایسا تہا جیسا یہہ کہتی ہین کافر کی واسطی بھی
تعزیت کرنا درست ہی مگر اوسی یون نکہی کہ بخشی اللہ تعالی تیری مردی کو بلکہ یون کہی کہ اللہ تعالے تجکا عوض دی تجکو اور تجکو
شمار مین کم نکری بارہوین فصل اہل مصیبت کے لیے طعام بہیجنا اور میت کی لیے صدقہ دینی مین مستحب ہی محلی والون کو
اور اون اپنون کو جو قرابت بعید رکہتی ہون کہ طعام پکا کر مصیبت والون کو بہیجین اگر اہل مصیبت طعام نکہائین تو اوسکی لئے
نہین مستحب ہی کہ منت کرکی اونکو طعام کہلائین ضیافت لینا اہل مصیبت کی مکروہ اور بدعت شنیع ہی جیسی عوام الناس
اسی زمانی مین لیتی ہین خصوصاً دیہات مین کہ اگر اہل مصیبت ضیافت ندی تو نہایت مطعون اور بدنام کرتی ہین اگر
اہل مصیبت صاحب مقدور ہو اور اپنی رضا سی کچھ خیرات کری تاکہ میت کو ثواب پہنچی تو بہتر ہی مستحب ہی کہ
والی میت کا اول شب کو کچھ تصدق موافق اپنی مقدور کی کری آور اگر محتاج تنگدست ہو تو چاہیے دو رکعت نفل پڑہکی
ثواب اوسکا اوسکی روح کو بخشی امید ہی کہ اللہ تعالی میت کو بخش دیگا اس نماز کی ہر رکعت مین بعد الحمد کی دس دس بار
آیۃ الکرسی اور سورۂ الہکم التکاثر پڑہتا ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ اول شب میت پر بہت سخت ہوتی ہی پس رحم
کرو تم اپنی مردون پر خیرات کرنی مین پختہ طعام یا اور کچھ یا شیرینی میت کی پیچہی قبر پر بہیجنا مکروہ ہی شیخ عبد الحق دہلوی
رحمۃ اللہ علیہ نے جامع البرکات مین لکہا ہی کہ کتاب طالب المومنین مین مذکور ہی کہ وہ جو اسی زمانی کی آدمی تکلفات کرتی ہین مثلاً
سوم کو فرش بچہانا خیمہ کہڑا کرنا خوشبو تقسیم کرنا اور مانند اسکی سب بدعت شنیع اور غیر جائز ہین تو بخشی اللہ تعالے اونکو ان
کامون سی اور عفو کری اگر تعزیت کرنی والا اہل مصیبت کو کہی کہ بڑی مصیبت پہنچی تجہی بعضون نے کہا ہی کہ یہہ کفر ہی
بعضون نے کہا ہی کفر تو نہین ہی لیکن خطا بڑی ہی بعضون کی فتوی اسکی جواز پر دیا ہی آور اگر کہی جو کچھ کہ اوسکی عمر
کم ہوئی ہی تیری عمر مین زیادہ ہو جیو تو خوف کفر کا ہی اگر کہی عمر تیری زیادہ ہو جیو یہہ بہی خطا اور جہل کی

# صحت نامہ رسالہ تجہیز و تکفین

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۱۰۱ | ۸ | شکوک | شکوک |
| ۱۰۲ | ۱۰ | غنیۃ المصلی | فتاوی قاضیخان شرح کبیر للحلبی فتح القدیر غنیۃ المستملی |
| ایضاً | ۲۴ | تغرغر | تغرغر |
| // | // | یکلیین | کلیبین |
| // | ۲۵ | شہاتین | شہادتین |
| ۱۰۳ | ۱ | اسکوا سطلے | اسواسطے |
| // | ۱۰ | یبتر | یبتیر |
| ۱۰۳ | ۱۲ | نجاوین | جاوین |
| ۱۰۴ | ۱ | انگلی | اونگلی |
| // | ۱۲ | نکلی | نکلی |
| // | ۲۴ | مضاۃ لقیہ | مضامۃ لقیر |
| ۱۰۶ | ۱۵ | ذرع | درع |
| ۱۰۷ | ۲۳ | ولو | دونو |
| ۱۱۰ | ۴ | اکر | اکثر |
| ۱۱۴ | ۱۹ | اوسکا | اونکا |
| ۱۱۵ | ۳ | تحل | تحمل |
| // | ۶ | جنب | یا جنبہ |
| // | ۲۷ | بمین | یمین |
| ۱۱۶ | ۱۴ | اونکی | اوسیکے |
| ۱۱۹ | ۳ | ی بائز | بے جائز |
| ۱۲۰ | ۶ | ہوئی | ہوئیں |
| // | ۲۳ | طالب المومنین | مطالب المومنین |

تمام شد

یہانتک کلام تہا شیخ عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا اور میّت کی پیشانی یا عمامی یا کفن پر یہہ عہد نامہ لکہدین تو امید ہی کہ اللہ تعالیٰ اوسکو بخش دیگا عہد نامہ یہہ ہی اللّٰہُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّہَادَۃِ اِنِّیْ اَعْہَدُ اِلَیْکَ فِیْ ہٰذِہِ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا بِاَنِّیْ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ وَاِنَّکَ اِنْ تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ تُقَرِّبْنِیْ اِلَی الشَّرِّ وَتُبَاعِدْنِیْ مِنَ الْخَیْرِ وَاِنِّیْ لَا اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِکَ فَاجْعَلْ لِّیْ عِنْدَکَ عَہْدًا تُوَفِّیْنِیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ اور بعضی اگلے لوگون نے وصیت کی تہی کہ میری مرنے کے بعد میری ماتہی اور سینی پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکہدیجیو اور روایت معتبر ہی کہ ایک شخص صالح نیک بخت نے مرنے کے وقت اپنی بیٹی کو وصیت کی کہ میری مرنے کے بعد سینے اور ماتہی پر میری بسم اللہ الرحمن الرحیم لکہہ دیجیو چنانچہ بیٹی نے ایسے ہی کیا پہر اوسنی جو خواب مین اپنی باپ کو دیکہا تو پوچہا کہ کیونکر گذری اوسنی کہا کہ جب مجکو قبر مین رکہدیا اور فرشتے عذاب کی آئی میری ماتہی اور سینی پر فرشتون نے بسم اللہ الرحمن الرحیم لکہا ہوا دیکہکر کہا تجہہ پر امن ہی عذاب سے

# تمت

## خاتمة الطبع

شکر ہی اوس خالق بیمثال کا کہ سبحان الذی بیدہ ملکوت جسکی شان ہی ٭ احسان اوس منعم بیہمال کا کہ یحیی و یمیت اوسکی پہچان ہی ٭ اگر حیات عمدہ نعمای الہی سی ہی ٭ تو موت بہی اوسکی حکمتون نامتناہی سی ہی ٭ سراج عالم نبی آخر الزمان کو پیدا کیا ٭ تاریکی کفر کو اوسکی نور ہدایت سی کہو دیا ٭ بہر رؤف و رحیم اونکو فرمایا ٭ شرع محمدی ایسی زیادہ وہمیرہانیا اونکی لئے راہ سیدہی شریعت کی ہدایت فرمائی ٭ جو اوس راہ پر چلا اوسنی ہرگز خطا نپائی ٭ اصحاب اونکی سب ہردم ہمراہ رہی ٭ زندگی بہر ترویج دین مین کوشش کرتی رہی ٭ کفر و شرک کا کیا حساب ہی بدعت کی کہود کے تنکے تر و خشک کو مٹا دیا بنا رسوم شیطانی کی کہو دی ٭ بڑا اجر مجتہدین کو کہ مسائل کا استنباط کیا ٭ مسائل کو ہمیشہ نکال کر صاف تقریرین لکہدیا ٭ احسان زیادہ متاخرین کا کہ ترجمے زبان مختلفہ مین کیے ٭ تا ہر مسلمان ضروریات دین کو اپنی زبان مین سمجہہ لی ٭ اب بڑا ثواب اون مسلمانونکو کہ جنہون نی اون مسائل کو چہپوایا ٭ شہر شہر کو کون کون گاؤن گاؤن پہیلایا ٭ بڑہکی سب عبد الرحمن خان صاحب کو کہ ایسی ہی کتابونکی چہپوانے مین مصروف ہین ٭ اور امور خیر مین بیسی والہ اور مشغوف ہین ٭ شعبان سن بارہ سو چہیاسٹہ ۱۲۶۶ ہجریہ مین یہہ چار کتابین ہندی زبان مسائل ضروریہ کی مجمع البحرین ملی مختصر حال کی مطبع مین اونکی فرمایش سی چہپین ٭ جنکا نام یہہ مجموعہ آیا اور سکو مسائل ضروریہ شادی و غم روز مرہ مین حاجت عالم کی نبلین ٭ چاہی مسلمانونکو یہہ کہ اس مجموعہ کو دیکہا کرین ٭ اور وقت استجابت دعا کی خانہ مطبع کو یاد رکہین ٭